اہمیتِ رمضان
(مجموعہ بیانات اکابرین و بزرگانِ دین)
دنیا اور آخرت کی زندگی سنوارنے کے لیے بہترین موقعہ
حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب قدس سرہ
حضرت مولانا رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ادارۃ اسلامیات

اہمیتِ رمضان

(مجموعۂ بیانات اکابرین و بزرگانِ دین)

دنیا اور آخرت کی زندگی سنوارنے کے لیے بہترین موقعہ

- حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب قدس سرّہ
- حضرت مولانا رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی
- حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
- حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

لاہور — کراچی

نام کتاب

اہمیتِ رمضان

اشاعت اول

شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ بمطابق اگست ۲۰۰۹ء

قیمت: -/۹۰ روپے

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۵۳۲۵۵ فیکس ۳۷۳۲۴۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور - پاکستان فون ۳۷۲۲۳۹۹۱ - ۳۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی - پاکستان فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

www.idaraeislamiat.com

E-mail:idara.e.islamiat@gmail.com

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ معارف القرآن، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ اردو بازار، کراچی

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

فہرست

☆ ☆ ☆

تعارف

جناب ڈاکٹر نعیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

(خلیفۂ مجاز حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی قدس سرہ) (خلیفۂ مجاز حضرت صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اس چھوٹی سی تالیف میں اس بات کی ایک ناتمام کوشش کی گئی ہے کہ ہمارے دلوں میں رمضان المبارک جیسے عظیم اور بابرکت مہینہ کی عظمت اور اہمیت پیدا ہو جائے تاکہ ہم اس کے انوار و انعامات سے محروم نہ رہ جائیں۔ اس ماہِ مبارک کی جتنی عظمت، محبت اور قدر و منزلت ہمارے دلوں میں ہونی چاہیے تھی وہ نہیں ہے۔ کاش! ہم اس کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھیں اور اس سے وہ بھرپور فائدہ حاصل کریں جس سے ایک عالم محروم ہے۔ اس کی نعمتیں اور انوار اللہ تعالیٰ نے محض اپنے مومن بندوں کے لیے رکھی ہیں۔ وہ بندے جو ان کے محبوب نبی الرحمہ ﷺ کے امتی ہیں۔

امتدادِ زمانہ سے اور دنیا کی عارضی اور بے ثبات چیزوں کی وجہ سے حقیقتیں ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں، غفلت چھا جاتی ہے۔ صحیح اور غلط کا امتیاز مٹ جاتا ہے۔ حق تعالیٰ جل شانہ کا کرم عمیم اور احسان عظیم ہے کہ اپنے غفلت زدہ بندوں کی ہدایت کے لیے ہر دور میں اپنے مقرب مقبول اور صحیح فہم دین رکھنے والے بندوں کو بھیجتے رہتے ہیں، جن کے ارشادات اور نصائح سے ہماری بھٹکی ہوئی سمت صحیح رخ پر آجاتی ہے۔ زاویۂ نگاہ درست ہو جاتا ہے۔ اس تالیف میں ایسے برگزیدہ بندوں کی کچھ تقاریر جمع کردی گئی ہیں، جن میں ان حضرات نے رمضان شریف کے شرف اور اس کی اہمیت کو ذہن نشین کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔ ہم اس ماہِ مبارک کے کس قدر محتاج ہیں۔ اس کی کیا کیا فضیلتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انوار و انعامات اور رحمت کی بارشیں کس طرح موسلا دھار

برستی رہتی ہیں۔ ہر ہر عمل کا اجر کس قدر بڑھا کر دیا جاتا ہے۔ ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کی مغفرت ورحمت کے مورد بن سکتے ہیں اور محرومیوں سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ یہ سب ان بیانات میں تفصیل کے ساتھ ذکر کردی گئی ہیں۔ اگر ہم اس ماہِ مبارک میں کوتاہیوں غلطیوں اور گناہوں سے بچتے رہیں اور بقدر فرصت وہمت نیک اور اچھے اعمال کرتے رہیں تو امید ہے اللہ تعالیٰ ہم کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ بصورت دیگر محرومی یقینی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو اس مہینہ کی خیروبرکات سے محروم رہ گیا وہ حقیقتاً محروم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محرومیوں سے بچا کر رکھیں اور اپنے درِ کریم سے سب کچھ عطا فرمادیں کہ وہ اسی لائق ہیں مگر ہمیں بھی تو شوق محبت اور طلب صادق کے ساتھ ان نعمتوں کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔ واللہ الموفق

اس کتاب میں پہلے تین بیانات احقر کے شیخ ومربی عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی قدس اللہ سرہ کے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ العالی کا سبق آموز بیان ہے۔ اس کے بعد مفکرِ اسلام جسٹس (ریٹائرڈ) حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی کی تقریر رکھی گئی ہے اور پھر رمضان شریف سے متعلق بہت پر درد اور دل سوز چھ بیانات احقر کے والد مکرم قطب الارشاد حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مدنی کے ہیں۔ اور بالکل آخر میں انہی کی دعا نقل کی گئی ہے جو رمضان شریف کے آخری لحات میں مانگی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے بہرور ہونے اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ حق تعالیٰ سے امید واثق ہے کہ امتیانِ محمد ﷺ کو وہ محروم نہیں فرمائیں گے بشرطیکہ ہم اس کے حریص ہوں۔

احقر دینی کتب کی نشرواشاعت کے معروف ادارے ''ادارۂ اسلامیات'' کا ممنون ہے کہ اُس نے اس تالیف کی ترتیب، کمپوزنگ اور اشاعت کا کام اپنے ذمے لیا، بہت اخلاص اور خوش اسلوبی سے اسے انجام دیا اور اس کام میں پیش آنے والی مشکلات کو

نہایت خندہ پیشانی سے حل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجرِ جزیل عطا فرمائیں اور اشرف برادران کو اپنے قرب و رضا میں پیہم ترقی درجات عطا فرمائیں۔ (آمین)

☆ ☆ ☆

رمضان المبارک کے انوار و انعامات

رمضان المبارک سے قبل

بیان حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ عارفی قدس سرہ

مجلس بروز جمعہ ۲۲۔شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اہمیت عبادت:

اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ آج ہم اور آپ پھر کچھ دیر کے لیے اللہ جل شانہ اور ان کے نبی ﷺ کے ذکر کے لئے جمع ہوگئے ہیں جو ہمارے لئے ان شاء اللہ بڑا سرمایہ سعادت ہے۔

بہت سی باتیں جاننے کے پیچھے نہ پڑیے بس جتنی بات معلوم ہے، اس پر عمل ہوجائے تو یہ بڑے کام کی بات ہے، ہماری عبادات واطاعات بھی کچھ رسمی صورت کی ہوکر رہ گئی ہیں اور اس بدحواس زندگی میں نفسانی وشہوانی ماحول میں ان کی حقیقت اور اہمیت جیسی ہونی چاہیے ہمارے دلوں میں نہیں ہے، اس لئے پہلے تو اللہ پاک سے دعا کریں کہ یا اللہ! جب آپ نے توفیق دی ہے تو آپ ہی ان عبادات کی اہمیت برکات وتجلیات اور ان کے ثمرات، فہم سلیم وتوفیق اعمال صالحہ اور حیات طیبہ عطا فرمادیں۔ آمین!

حصول رضا کا موقع:

یہ شعبان کا آخری جمعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہفتے کے بعد ماہ مبارک رمضان شریف کا آغاز ہورہا ہے، کاش! ہم کو اپنے ایمان کی عظمت، قدر ومنزلت ہوتی تو اس ماہ مبارک کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے کہ ہمارے ضعف ایمان اور ناکارہ اعمال کو از سر نو قوی اور کامل بنانے کے لئے رمضان المبارک کے چند گنتی کے دن عطا فرمائے ہیں۔ اس لئے ان کو غنیمت سمجھ کر ہمیں

بڑے ذوق وشوق کے ساتھ ان ایام معدودہ کی قدر کرنی چاہیے، یوں تو اللہ جل شانہ نے ہماری دنیا وآخرت کے سرمائے کے لئے ہم کو چند فرائض وحقوق واجبہ کا مکلف بنایا ہے مگر اس ماہ مبارک میں چند نوافل ومستحبات کے اضافے کے ساتھ ہم کو زیادہ سے زیادہ حلاوت ایمانی اور اعمال کی پاکیزگی اور اپنے حصول رضا کا موقع عطا فرمایا ہے، اس کی قدر کرو اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھاؤ اور اس کے شروع ہونے سے پہلے اپنے ظاہری وباطنی اعضا کو خوب توبہ، استغفار سے پاک وصاف کرلو، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب نبی الرحمہ ﷺ کی امت پر اس لئے یہ احسان وانعام فرمایا کہ ان کے محبوب ﷺ اپنی امت کے فائز المرام ہونے پر خوش ہوجائیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس اعلان کا مصداق بنیں۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

احتیاط واہتمام:

اس لئے ہمارے ذمے بھی شرافت نفس کا تقاضا یہی ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اور اپنے آقائے نامدار نبی الرحمۃ ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے حتی الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں، اس لئے ہم اس وقت عہد کرلیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس ماہِ مبارک کے تمام لمحات، شب وروز اسی احتیاط اور اہتمام میں گزاریں گے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ ہیں، اس کے لئے ابھی چند روز باقی ہیں ہم ابھی سے اس کی تیاری شروع کردیں۔ احتیاط اس بات کی کہ تمام ظاہری وباطنی گناہوں سے بچیں گے اور اہتمام اس بات کا کہ زیادہ نیک کام کریں گے اور عبادات وطاعات میں مشغول رہیں گے۔

یوں تو سب دن اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، ہر وقت اور ہر آن انہیں کی مشیت کارفرما ہے اور ہماری تمام عبادات وطاعات انہیں کے لیے ہیں اور وہی ہم کو دنیا وآخرت میں اس کا صلہ مرحمت فرمائیں گے مگر امتیان نبی الرحمہ ﷺ کے ساتھ ان کا لامتناہی

احسان خصوصی یہ ہے کہ فرمایا: یہ مہینہ میرا ہے اور اس کا صلہ میں خود دوں گا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو صلہ اور اجر اس ماہ کے اعمال کا ہوگا وہ بے حد و بے حساب ہوگا۔ اور یہ بے حد و بے حساب ہونا اللہ تعالیٰ علیم و خبیر کے علم میں ہے، اس احسان شناسی کے جذبے کو قوی کرنے کے لئے توکلاً علی اللہ ہم کو بھی عزم بالجزم کر لینا چاہیے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم جو کچھ بھی کریں گے وہ للہ رب العالمین ہے ان شاء اللہ ہم خود مشاہدہ کریں گے۔

تہیہ کر لیجئے کہ اب ایک پاکیزہ محتاط زندگی گزاریں گے، آنکھوں کا غلط اندازہ نہ ہونے پائے، سماعت میں فضول باتیں نہ آنے پائیں، بے کار باتوں میں مشغول نہ ہوں۔ اخبار بینی سے زیادہ شغف نہ ہونے پائے، اس کے علاوہ تمام غیر ضروری تعلقات بھی کم کردیں۔ ایسی تقریبات میں شریک نہ ہوں جہاں شریعت کے خلاف کام ہوں تو ان شاء اللہ پاک وصاف رہیں گے اور یاد رکھو کہ ناپاکیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا نہیں ہوسکتا۔

اعلان رحمت:

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا کس قدر بڑا احسان ہے کہ اپنے گناہ گار غفلت زدہ بندوں کو پہلے ہی سے متنبہ کردیا کہ جیسے ہی رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو تم اپنے عمر بھر کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کرالو تاکہ تم کو مربی حقیقی سے صحیح وقوی تعلق پیدا ہوجائے اور اگر تم نے ہماری مغفرت واسعہ ورحمت کاملہ کی قدر نہ کی تو پھر تمہاری تباہی و بربادی میں کوئی کسر باقی نہ رہے گی۔ اب اس اعلان رحمت پر کون ایسا بدنصیب بندہ ہے جو اس کے بعد محروم رہنا چاہے گا، اس لئے ہم سب لوگ یقیناً بڑے خوش نصیب ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ اپنی زندگی میں پارہے ہیں اب تمام جذبات عبدیت کے ساتھ اور قوی ندامت کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں اور اس ماہِ مبارک کے تمام برکات اور انوار وتجلیات الٰہیہ سے مالا مال ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق ہم سب کو عطا فرمائے۔ (آمین)

جی بھر کر دو دن تین دن چار پانچ دن اپنے تمام گناہ عمر بھر کے جتنے یاد آور تصور میں

آسکیں اور جہاں جہاں نفس وشیطان سے مغلوب رہے ہیں۔ چاہے وہ دل کا گناہ ہو، آنکھ زبان کا یا کان کا، سب ندامت قلب کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں پیش کردو اور کہو کہ اب وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔ یا اللہ! ہم کو معاف فرمادیجئے یا اللہ! ہم سے غفلت ونادانی کی وجہ سے نفس وشیطان کی شرارت سے عمداً وسہواً جو بھی گناہ کبیرہ وصغیرہ صادر ہوچکے ہیں جو ہماری دنیا وآخرت کے لئے انتہائی تباہ کن ہیں اور جن کی شامت اعمال کا خمیازہ ہم ہر روز بھگت رہے ہیں، اپنی مغفرت کاملہ اور رحمت واسعہ سے سب معاف فرمادیجئے۔ ہم انتہائی ندامت قلب کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں منت وسماجت کے ساتھ دست دعا اور سر بسجود ہیں۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

ہر وہ بات جو قابل مواخذہ ہو معاف فرمادیجئے دنیا میں قبر میں دوزخ میں حشر میں، پل صراط پر جہاں بھی مواخذہ ہوسکتا ہے سب معاف فرمادیجئے اور یا اللہ! آپ جتنی زندگی عطا فرمائیں گے، وہ حیات طیبہ ہو، اعمال صالحہ کے ساتھ، یا اللہ! ہمارے ایمان کو مضبوط اور قوی فرمادیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حسب وعدہ الٰہی ہماری یہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

گزشتہ معاصی کے بارے میں تنبیہ:

اب خبردار اپنی گزشتہ غفلتوں اور کوتاہیوں کو اہمیت نہ دینا، زیادہ تکرار نہ کرنا، مایوس وناامید نہ ہونا، جب ان کا وعدہ ہے تو سب ان شاء اللہ معاف ہوجائے گا۔ لیکن ہاں چند گناہ ایسے ہیں جن کی معافی مشکل ہے۔ مسلمان مشرک تو ہوتا نہیں لیکن کبھی کبھی یہ ممکن ہے کہ پریشان ہوکر عالم اسباب کی کسی قوت کو مؤثر سمجھ لیا ہو۔ دنیاوی وسائل و ذرائع کے سامنے اس طرح جھک گئے ہوں جس طرح ایک مومن کو جھکنا نہ چاہیے تو یا اللہ! آپ یہ سب لغزشیں بھی معاف کردیجئے۔ بس اب مغفرت کا معاملہ ہوگیا اب ان کی رحمت واسعہ طلب کرو۔ اسی طرح ایک ناقابل معافی گناہ کبیرہ یہ ہے کہ ایک مسلمان

کو دوسرے مسلمان سے کھوٹ اور کینہ ہو، کینہ رکھنے والے کے متعلق حدیث ہے کہ یہ ایسا شخص ہے، جو شب قدر کی تجلیات، مغفرت اور قبولیت دعا سے محروم رہے گا۔ عالم تعلقات میں اپنے اہل وعیال، عزیز واقارب، دوست احباب سب پر ایک نظر ڈالو اور دیکھو کہ ان میں کسی کی طرف سے دل میں کسی قسم کا کھوٹ کینہ اور غصہ تو نہیں ہے کسی کی حق تلفی تو نہیں ہوئی ہے، کسی کو ہماری ذات سے تکلیف تو نہیں پہنچی ہے، اللہ پاک اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک ان کی مخلوق ہم سے راضی نہیں ہو جاتی۔ دیکھو! اگر تم اس معاملے میں حق بجانب اور دوسرا باطل پر ہے تو پھر جب تم اللہ پاک سے مغفرت چاہتے ہو تو اس کو معاف کر دو اور اگر تمہاری زیادتی ہو تو اس سے جا کر معافی مانگ لو، اس میں کوئی شرم کی بات نہیں ہے، اگر بالمشافہ ہمت نہ ہو تو ایک تحریر لکھ کر اس کے پاس بھیج دو کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ اس میں اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ دلوں کو صاف رکھنا چاہیے، اس لئے ہم اور آپ بھی آپس میں دل صاف کر لیں اور ایک دوسرے کو معاف کر دیں۔

اس کے بعد ان سے نہ بدخواہی کرو، نہ دل میں انتقام لینے کے خیال کرو، اپنی بیوی بچوں پر بھی نظر ڈالو کہ ان میں سے کوئی تم سے ناراض تو نہیں! یعنی ان کے ساتھ کوئی بے جا تشدد یا زیادتی تو نہیں کی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں، بلکہ خوش اسلوبی سے ایسا برتاؤ کرو جس سے وہ خوش ہو جائیں، اسی طرح بھائی بہن عزیز واقارب۔ غرض کسی سے کسی قسم کی بھی رنجش ہے تو تم ان کو معاف کر دو اس لئے کہ تم بھی آخر اللہ میاں سے معافی چاہتے ہو۔

غیر ضروری مشاغل کا ضرر:

لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ لغو باتیں کرنے سے عبادت کا نور جاتا رہتا ہے۔ لغو باتیں کیا ہیں؟ جیسے فضول قصے، کسی کا بے فائدہ ذکر، سیاسی امور پر بحث یا خاندان کی باتیں اگر شروع ہو جائیں تو اس میں غیبت ہونے کا امکان ضروری ہوتا ہے، پھر اخبار بینی یا کوئی اور بے کار مشغلہ ان سب سے بچتے رہو، صرف تیس دن گنتی کے ہیں اگر کچھ کرنا

ہی چاہتے ہو تو کلام پاک پڑھو، سیرۃ النبی ﷺ پڑھو اور دینی کتاب کا مطالعہ کرو۔

عبادات رمضان:

رمضان شریف میں دو عبادتیں سب سے بڑی ہیں کہ ایک تو کثرت سے نمازیں پڑھنا، اس میں تراویح کی نماز بھی شامل ہے، اس کے علاوہ تہجد کی چند رکعات ہو جاتی ہیں۔ پھر اشراق، چاشت اور اوابین کا خاص طور پر اہتمام ہونا چاہیے، دوسرے تلاوت کلام پاک کی کثرت جتنی بھی توفیق ہو۔

کلام پاک پڑھنے سے کئی فائدے نصیب ہو جاتے ہیں۔ تین چار عبادتیں اس میں شریک ہوتی ہیں اور بہت باعث برکت ہیں، یعنی دل میں عقیدت، عظمت و محبت اور یہ خیال کر کے پڑھنے سے کہ اللہ پاک سے ہم کلامی کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، یہ دل کی عبادت ہے، زبان بھی تکلم کرتی ہے، یہ زبان کی عبادت ہے کان سنتے جاتے ہیں، اور آنکھیں کلام الٰہی کی عبادت کے نقوش کی زیارت کرتی ہیں اور ان تمام اعضا کو عبادات میں جداگانہ ثواب ملتا ہے، ان اعضا کا اس سے زیادہ اور کیا صحیح مصرف ہو سکتا ہے اور یہ سعادتیں ہی نہیں بلکہ ان میں تجلیات الٰہی مضمر ہیں۔ نور حاصل ہوتا ہے اور نور کے معنی روشنی کے نہیں بلکہ طمانیت قلب ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب و رضا ہے۔

جب تلاوت سے تکان ہونے لگے تو بند کر دیں اور پھر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کلمہ طیبہ کا ورد رکھیں۔ دس پندرہ (۱۰/۱۵) مرتبہ لا الٰہ الا اللہ تو ایک بار محمد رسول اللہ ﷺ پڑھتے رہیں، ان متبرک ایام میں اگر ذکر اللہ عادت ہو گئی تو پھر ان شاء اللہ ہمیشہ اس میں آسانی ہو گی۔

اس طرح درود شریف کی بھی کثرت رکھیے۔ ان محسن اعظم ﷺ پر جن کی بدولت ہمیں یہ سب دین و دنیا کی نعمتیں مل رہی ہیں۔ استغفار جی بھر کر تو کر چکے پھر بھی جب یاد آ جائیں چند بار کر لیا کریں، ماضی کے پیچھے زیادہ نہ پڑیئے اور مستقبل کو سوچئے مستقبل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاعات و عبادات میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے۔ اس طرح ایک مومن روزے دار کی ساری ساعتیں عبادت میں ہی گزرتی ہیں۔ "الحمد للہ علی ذالک"

اگر تم کسی دفتر میں کام کرتے رہو تو تہیہ کر لو تمہارے ہاتھ سے، زبان سے، قلم سے خدا کی مخلوق کو کوئی پریشانی نہ ہو کسی کو دھوکہ نہ دو، کسی ناجائز غرض سے کسی کا کام نہ روکو، کوئی بات شریعت کے خلاف نہ ہو، روکے رکھو اپنے آپ کو۔ اگر تم تاجر ہو تو صداقت وامانت سے کام کرو کسی قسم کے لالچ یا نفع سے کام نہ کرو جس سے کسی کو کوئی نقصان پہنچے یا تمہارا معاملہ کسی کو ایذا کا سبب بن جائے۔

آنکھیں گناہوں کا سرچشمہ ہیں۔ ان کو نیچا رکھیں، بدنگاہی صرف کسی پر بری نگاہ ڈالنا ہی نہیں بلکہ کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا، حسد کی نظر یا برائی کی نظر سے دیکھنا بھی آنکھوں کا گناہ ہے۔

روزے کی تائید:

روزے داروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ بات بات پر غصہ آتا ہے۔ گھر کے اندر یا گھر کے باہر کہیں بھی، سو یہ بات اچھی نہیں ہے۔ روزہ تو بندگی وشائستگی پیدا کرتا ہے۔ عجز و نیاز پیدا کرتا ہے۔ پھر یہ روزے کا بہانہ لے کر بات بات پر غصہ اور لڑنا جھگڑنا کیسا؟ روزہ درماندگی کی چیز ہے۔ اس میں تواضع پیدا ہونا چاہیے۔ جھک جانا چاہئے۔ جھک جانے میں بڑی فضیلت ہے۔ تیس دن تکیہ کر لیجئے اس میں نفس کا بڑا مجاہدہ ہوتا ہے، جو تمام عمر کام آتا ہے یہ عادت بڑی نعمت ہے جو ان دنوں بڑی آسانی سے ہاتھ آتی ہے۔

رمضان کی راتیں عبادتوں میں گزارنے سے دن میں بھی سچائی اور دیانت سے کام کی عادت ہو جاتی ہے، اس کا اہتمام کریں کہ مسجدوں میں باجماعت نمازیں ادا کریں۔

بڑے کام کی بات:

اور اگر توفیق و فرصت مل جائے تو بڑے کام کی بات بتا رہا ہوں تجربہ کی بنا پر کہہ رہا ہوں کہ نماز عصر کے بعد مسجد میں بیٹھے رہیں اور اعتکاف کی نیت کر لیں، قرآن شریف پڑھیں، تسبیحات پڑھیں اور غروب آفتاب سے پہلے **سبحان اللہ وبحمدہ**

سبحان اللّٰہ العظیم اور کلمہ تمجید سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر پڑھتے رہیں اور قریب روزہ کھولنے کے خوب اللہ پاک سے مناجات کریں اور اپنے حالات ومعاملات پیش کریں دنیا کی دعائیں مانگیں۔اکثر دیندار عورتیں اس بات کی شکایت کرتی ہیں کہ ان کا روزہ افطار کرنے سے قبل عصر اور مغرب کے درمیان تسبیحات پڑھنے یا دعائیں کرنے کا موقع نہیں ملتا کیونکہ یہ وقت ان کا باورچی خانے میں صرف ہوجاتا ہے کھانا تیار کرنے میں مشغول رہتی ہیں۔مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ وقت بھی عبادت میں گزرتا ہے، روزہ رکھتے ہوئے وہ کھانا تیار کرنے کی مشقت گوارہ کرتی ہیں جو اچھا خاصا مجاہدہ ہے، پھر روزہ داروں کے افطار اور کھانے کا انتظام کرتی ہیں، جس میں ثواب ہی ثواب ہے اور وہ جن عبادات میں مشغول ہونے کی تمنا کرتی ہیں، یہ ان کی تمنا خود ایک عمل نیک ہے جس پر بھی ان شاء اللہ ثواب ملے گا، پھر یہ ممکن ہے غروب آفتاب سے آدھ گھنٹہ قبل انتظامات سے فارغ ہونے کا اہتمام کرلیں تو پھر ان کو بھی یکسوئی کے ساتھ رجوع الی اللہ ہونے کا موقع مل سکتا ہے اور نہ بھی ملے تو ثواب ان شاء اللہ ضرور مل جائے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شریعت وسنت کے مطابق اپنی زندگی بنائیں۔صرف نماز روزہ ہی اللہ کے فرائض نہیں ہیں اور بھی فرائض ہیں اور بھی احکامات ہیں ان کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔مثلاً: وضع قطع لباس وپوشاک سب شریعت کے مطابق ہوں۔پردے کا خاص اہتمام ہو۔بے پردہ باہر نہ نکلیں اور ویسے بھی شریعت نے جن کو نامحرم بتایا ہے ان سے بے تکلف ملنا جلنا بھی گناہ ہے، اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔آپس میں جب ملیں بات چیت کریں تو فضول تذکرے نہ چھیڑیں ایسے تذکرے میں عورتیں ضرور غیبت کے سخت گناہ میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔نام نمود کے لئے کوئی بات نہ کریں یہ بھی گناہ ہے اگر ان باتوں کا اہتمام نہ کیا تو باقی اور عبادات سب بے وزن ہوجاتی ہیں اور اس سے مواخذے کا قوی اندیشہ ہے۔خوب سمجھ لو۔

عبادت مالی:

اس ماہِ مبارک میں ہر عمل نیک کا ستر گنا ثواب ملتا ہے، چنانچہ جہاں اور عبادات وغیرہ ہیں وہاں اس ماہِ مبارک میں صدقہ وخیرات خوب کرنا چاہیے اپنی حیثیت کے مطابق جس قدر ممکن ہو یہ سعادت بھی حاصل کرے یہ بھی خوب سمجھ لیجئے، اس ماہ مبارک میں جس طرح نیک اعمال کا بے حد و بے حساب اجر وثواب ہے اسی طرح ہر گناہ کا مواخذہ عذاب بھی شدید ہے، اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہ.

اپنے مرحوم اعزا، آباء اجداد اور احباب کے لئے ایصال ثواب کرنا بھی بڑے ثواب کا کام ہے اور بہترین صدقہ ہے۔ میں اپنے ذوق اور قلبی تقاضے سے ایک بات کہتا ہوں جس کا جی چاہے عمل کرے یا نہ کرے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق واجب فرمائے ہیں، انہوں نے ہمیں پالا پرورش کیا، دعائیں کیں، راحت پہنچائی اور جب تک تم بالغ نہیں ہوئے تمہارے کفیل رہے اور جب تم بالغ ہوئے تو تم نے ان کی کیا خدمت کی ہوگی تو دیکھو جتنا سرمایہ ہے اپنے زندگی بھر کے اعمالِ حسنہ کا اور طاعات نافلہ کا سب نذر کردو اپنے والدین کو، ان کا بہت بڑا حق ہے، کیونکہ والدین کو اللہ تعالیٰ نے مظہر ربوبیت بنایا ہے اس عمل خیر کا ثواب تمہیں بھی اتنا ملے گا جتنا دے رہے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ یہ تمہارا ایثار ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے میں تو اپنی ساری عمر کی تمام عبادات وطاعات نافلہ اور اعمال خیر اپنے والدین کی روح پر بخش دیتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اب بھی حق ادا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ سے قبول فرمالیں۔ اپنی عبادات نافلہ کا ثواب احیاءً اموات دونوں کو منتقل کیا جاسکتا ہے۔

عبادات رمضان کا حاصل:

اس ماہِ مبارک میں لیلۃ القدر ہے، لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ کلام پاک میں ہے کہ تم کیا جانو لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے، کہاں پاؤ گے ہزار مہینے

جہاں خیر ہو اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر انعام ہے اور انہیں کے خزانہ لاانتہا ہی میں اس خیر کا سرمایہ ہے، رمضان شریف کے مہینے میں ہر دن تو شب قدر کے انتظار ہی میں ہے۔

ہر شب شب قدر است گر قدر بدانی

(اگر قدر کی جائے تو ہر رات شب قدر ہے)

اس انتظار اور اس کے اہتمام میں وہی ثواب ہر روز ملے گا جو شب قدر میں ہے، اگر شب قدر ۲۷۔ رمضان کو ہے تو جو روزہ پہلے رکھا وہ شب قدر ہی کی جانب تو ایک قدم ہے، اسی طرح دوسرا روزہ رکھا۔ تیسرا روزہ رکھا تو یہ سارے شب قدر سے قریب ہونے کا ذریعہ ہیں یا نہیں: جس طرح مسجد میں جانے پر ہر قدم پر ثواب ملتا ہے اسی طرح پہلے روزے سے شب قدر تک ہر لمحہ پر ان شاء اللہ ثواب ملے گا بشرطیکہ ہم اس کے حریص ہوں، اب ہم لوگوں کی ایک ایک رات شب قدر ہے اور اس کی قدر کرنی چاہیے۔

شب قدر کے متعلق یہ بات بھی ہے کہ اس کا وقت غروب آفتاب سے طلوع فجر تک رہتا ہے، اس لئے اس کا ضرور اہتمام رکھنا چاہئے جس قدر ممکن ہو نوافل و تسبیحات اور دعاؤں میں کچھ اضافہ ہی کر دینا چاہئے، ساری رات جاگنے کی بھی ضرورت نہیں جس قدر تحمل ہو بہت ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ یہ مہینہ میرا ہے تو یہ ایک ذریعہ ہے، اپنے بندوں کو اپنا بنانے کا، اب ہم لوگ بھی اس محبت کا حق ادا کریں اور یہ امید رکھیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا تعلق اللہ میاں سے قوی ہو جائے گا۔

یہ تو خلاصہ ہے رمضان شریف کے اعمال کا لیکن یہ تو ذاتی طور پر تمہاری عبادات ہوئیں۔

مطالبات ایمانیہ:

اب دین کے مطالبات اور بھی ہیں۔ تمام مومنین، مومنات مسلمین و مسلمات کے لئے دعائیں کرو۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی مسلمان روزانہ ستائیس (۲۷) دفعہ تمام مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت ورحمت کرے تو اس کی ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں، ایمان پر خاتمہ ہوتا ہے، رزق میں فراغت ہوتی ہے اور نہ جانے کتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

مطالبات ایمانیہ کچھ اور آگے جاتے ہیں وہ یہ کہ جو مسلمان اس زمانے میں زندقہ والحاد کی طرف جارہے ہیں، ان کی ہدایت کے لئے بھی دعائیں مانگیں۔ اس لئے کہ یہ بھی تو امتیان محمد ﷺ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں دین کی عظمت، ہدایت اور دین کا فہم عطا فرمائیں اور صحیح وقوی ایمان اور اسلام عطا فرمائیں۔ پاکستان اور اہل پاکستان کی سلامتی کے لئے بھی خوب دعائیں مانگیں۔

بطور لطیفہ یہ بات سمجھ میں آئی کہ رمضان المبارک کے تین عشرے اس دعا کے مصداق ہیں۔

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.﴾

(۱) پہلا عشرہ رحمت کا۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

(۲) دوسرا عشرہ مغفرت کا۔ وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

(۳) تیسرا عشرہ دوزخ سے نجات کا۔ وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

﴿واللہ اعلم بالصواب﴾

رمضان کے متبرک مہینے میں یہی دعائیں مانگنی ہیں کہ:

یا اللہ! آپ نے اس متبرک ماہ میں جتنے وعدے فرمائے ہیں اور آپ کے محبوب نبی ﷺ نے جتنی بشارتیں دی ہیں، یا اللہ، ہم ان سب کے محتاج ہیں، آپ ہم کو سب ہی عطا فرما دیجئے۔

یا اللہ! ہم لوگ جو توبہ استغفار کریں وہ سب قبول کر لیجئے، ہمارے متعلقین، دوست احباب کو توفیق دیجئے کہ وہ آپ کی عبادات وطاعات میں مشغول ہوں۔ ہم میں

جو جو خامیاں ہیں سب کو دور کر دیجئے۔ ہم کو قوی سے قوی ایمان عطا فرمایئے زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کی توفیق دیجئے۔ یا اللہ! ہماری آنکھوں، کانوں زبان دل کو لغویات سے پاک رکھئے، یا اللہ! ان میں اپنے ایمان کا نور عطا فرمایئے۔ یا اللہ! سب مسلمین، مسلمات پر رحم فرمایئے، تمام مملکتوں میں جہاں جہاں مسلمان بے راہ روی میں پڑ گئے ہیں، ان کے دلوں میں نفاق پیدا ہو گیا ہے اس کو دور فرما دیجئے۔ ان کو اتباع شریعت اور سنت کی توفیق عطا فرما دیجئے۔ ان کو اپنا بنا لیجئے ان کو توبہ استغفار کی توفیق عطا فرما دیجئے۔

یا اللہ! خصوصاً پاکستان میں جو زندقہ اور الحاد کا بڑھتا ہوا سیلاب ہے یا اللہ! اس کو دور فرما دیجئے اور اس سیلاب بلا سے ہمیں نجات عطا فرمایئے، آئندہ نسلیں نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ جائیں یا اللہ! ان کی حفاظت فرمایئے۔ ان کے دلوں میں دین کی عظمت اور آخرت کا خوف پیدا کیجئے یا اللہ! ان میں انسانیت اور شرافت کے احساسات وجذبات پیدا فرما دیجئے۔

یا اللہ! ہر طرح کی برائیوں سے تباہ کاریوں سے بچا لیجئے۔ یا اللہ! ہمارے ملک میں جو منکرات وفواحش عام ہو رہے ہیں، آپ کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہو رہی ہیں۔ ہم مسلمانوں کو اس تباہی وبربادی سے بچا لیجئے۔ جو لوگ حواس باختہ ہیں ان کی راہنمائی فرمایئے۔

یا اللہ! پاکستان کو قمار خانے، شراب خانے، نائٹ کلب، ریڈیو اور ٹیلیویژن کی لغویات سے، سینما گھروں جن سے روز شب ہماری اخلاقی اور معاشرتی اور اقتصادی زندگی تباہ وبرباد ہو رہی ہے۔ ان تمام فواحش سے ہم کو پاک صاف فرما دیجئے اور یا اللہ! ارباب حل وعقد کو توفیق دیجئے اور اس کا احساس دیجئے کہ وہ اپنے اختیارات سے ان منکرات کو مٹائیں اور آپ کی رضا جوئی کے لئے دین کی اشاعت کریں۔

یا اللہ! امن وامان کی صورت پیدا کر دیجئے، بیرونی سازشوں، دشمنوں کی نقصان رسانی سے ہماری مملکت اسلامیہ کو بچا لیجئے۔ ہمارے دین کی حفاظت فرمایئے۔

یا اللہ! ہم یہ دعائیں آپ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اس ماہ مبارک کی برکت سے قبول فرمالیجئے۔ یا اللہ! جو مانگ سکے وہ بھی دیجئے اور نہ مانگ سکے وہ بھی دیجئے۔ جس میں ہماری بہتری ہو دین و دنیا کی فلاح ہو یا اللہ! وہ سب ہم کو عطا کیجئے۔ نفس و شیطان سے ہم کو بچایئے اور اپنی رضائے کاملہ عطا فرمایئے۔

یا اللہ! آپ کا وعدہ ہے کہ یہ مہینہ آپ کا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں ہم کو اپنا بنالیجئے، یا اللہ! آپ مربی ہیں، رحیم ہیں، غفور ہیں ہمارے پرورش کرنے والے ہیں ہمارے رزاق ہیں، ہمارے کارساز ہیں تو پھر یا اللہ! ہم سے ہماری ان غفلتوں کو دور کر دیجئے۔ اپنا صحیح تعلق عطا فرمائے ہمارے سارے معاملات دین کے ہوں یا دنیا کے، یا اللہ! سب آسان کر دیجئے۔ مرنے کے بعد برزخ کے تمام معاملات آسان کر دیجئے۔ یوم حساب کا معاملہ آسان کر دیجئے اور اپنی رضائے کاملہ کے ساتھ جنت میں داخل کر دیجئے۔

یا اللہ! اپنے محبوب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے حشر میں ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرمایئے، ہم کو حضور ﷺ کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمایئے۔ ہمارے ظاہر کو بھی پاک کر دیجئے اور باطن کو بھی پاک کر دیجئے۔

یا اللہ! ہمیں رمضان مبارک کے ایک ایک لمحے کے انوار و تجلیات چاہے ہم محسوس کریں یا نہ کریں، آپ عطا فرما دیجئے۔ یا اللہ! ہماری عبادات چاہے ناقص ہوں آپ اپنے فضل سے قبول فرمالیجئے اور کامل اجر عطا فرمایئے۔

یا اللہ! جو جو دشواریاں، بیماریاں، پریشانیاں جس میں ہم مبتلا ہیں اور آنے والے خدشات آفات ہیں ان سب سے ہم کو محفوظ رکھئے۔ یا اللہ! کھانے پینے کی چیزوں میں گرانی روز افزوں ہوتی جارہی ہے، ملاوٹ ہورہی ہے۔ وبائیں آرہی ہیں۔ بیماریاں پھیل رہی ہیں سب سے حفاظت فرمائے۔ ہم کو پاکیزہ اور ارزان غذائیں عطا فرمایئے۔ یا اللہ! ایمان والوں کے لئے آج کا معاشرہ (تہذیب و تمدن کی لعنتوں کا ماحول) جہنم کدہ بنا ہوا ہے، اس کو گلزار ابراہیم بنا دیجئے ہماری تمام حاجات پوری

فرمایئے۔ ہم کو اسلام پر قائم رکھئے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمایئے، آمین۔
بحق سید المرسلین ﷺ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین رضی اللہ عنہم۔

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ﴾

☆ ☆ ☆

رمضان المبارک
ہدایات و تنبیہات

بیان حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی قدس سرہ

مجلس بروز جمعہ ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۸ جون ۱۹۸۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

حاضرین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہمارا یہ اجتماع اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ توفیق سے ہے، اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشیں اور توفیق عطا فرمائیں کہ ہمارے پاس جو کچھ ایمان ہے اس کے مطابق ہمارا اندازِ زندگی صحیح ہو جائے۔ دعا کرلیا کرو: "**وماتوفيقي الا بالله**" توفیق تو اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتے ہیں۔ جس کو جتنی نصیب ہو جائے۔

آسماں سجدہ کند بہر زمینے کہ براں
یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند

آج شعبان المعظم کا آخری جمعہ ہے، اس طرح ان مجالس کا یہ سال ختم ہو گیا بشرط حیات ہم پھر انشاء اللہ تعالیٰ ماہ شوال میں جمع ہوں گے۔

عزیزو! علم حاصل کرنے کے لئے تو گیارہ مہینے ہیں، لیکن ماہ رمضان المبارک محض عمل کے لئے ہے۔ اس ماہ مبارک میں عمل ہی عمل ہے۔ اعمال کی تفصیل، فضائل رمضان اور انوار وانعامات رمضان میں بہت کچھ آ گئی ہے، ان کو پڑھیں۔ اگر ان کے مطابق آپ کا عمل ہو جائے تو بہت بڑی سعادت ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ رمضان شریف کے متعلق ہمارے حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعدد مواعظ ہیں، اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ان کا مطالعہ کیجئے ان کے علاوہ فضائل رمضان اور بہت سے کتابچے ہیں، میسر آ جائیں تو ضرور پڑھ لینا چاہیے۔

اس سے علم میں اضافہ ہوگا اور معلوم ہو جائے گا کہ اس ماہ مبارک میں ہم کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ توفیق عمل بھی ہو جائے گی۔

اس زمانے میں دین کا ضروری علم نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے اپنے دین کو ایک رسمی مذہب سمجھ لیا ہے، جیسے دوسرے مذاہب ہیں جن میں عبادت کی چند بے سند رسومات کے ادا کر لینے سے مذہب کا حق ادا ہو جاتا ہے لیکن ہمارا دین اسلام ایسا نہیں ہے۔ ہمارا دین قرآن وسنت کے تابع ہے۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قیامت تک کے لئے ضابطہ حیات وممات بنا کر بھیجا ہے اور اعلان فرمادیا ہے کہ یہ ہماری آخری کتاب جو آخری نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی۔ ہم لوگ کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تلاوت کلام اللہ سب سے اہم عبادت ہے اور بڑی نعمت ہے مگر صرف کلام اللہ کی تلاوت کافی نہیں بلکہ اس کلام کے اندر جو ضابطہ حیات اور اوامر ونواہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونا ہم پر فرض ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ایسا ضابطہ حیات ہے جس کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں سے ہے اور نبی الرحمۃ ﷺ نے اس پر عمل کر کے ہمارے لئے ایک معیار کامل پیش فرمادیا ہے جس کے مطابق عمل کرنے سے دنیا اور آخرت میں حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے، اسی ضابطۂ حیات کا نام دین ہے۔

عملی دین:

دوسری بات یہ ذہن نشین کر لینے کی ہے کہ اسلام دین عمل ہے قرآن کریم میں جگہ جگہ اچھے اعمال کرنے کی تاکید ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ وَاعْمِلُوْا الصَّالِحَاتِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ.

اور یہ سمجھ لیجئے کہ اچھے اعمال یا دین صرف عبادات ہی تک محدود نہیں ہیں۔

نماز پڑھ لینے روزہ رکھ لینے یا زکوٰۃ دے دینے اور حج وعمرہ کر لینے سے دین کا حق پورا ادا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اوامر ونواہی ان کے علاوہ اور بھی ہیں

جن کا تعلق (عقائد وعبادات کے ساتھ) ہمارے معاملات معاشرت اور اخلاقیات سے ہے۔اس طرح دین کے پانچ شعبے ہیں جب تک ان تمام شعبوں میں اللہ جل شانہ کے احکام کے مطابق عمل نہ ہوگا نہ ایمان کامل ہوسکتا ہے نہ اسلام، انہیں احکام الٰہیہ کے تحت ان حقوق کا ادا کرنا بھی شامل ہے جو والدین زوجین، اولاد، پڑوسی، عزیز واقارب، احباب محلہ، حکومت عام مسلمانوں بلکہ عام انسانوں سے ہے۔ یاد رکھئے حقوق العباد میں احکامات الٰہیہ کی خلاف ورزی بہت سنگین جرم ہے، عبادات میں کوتاہی ہو جائے تو اللہ پاک اپنی شان کریمی ورحیمی سے معاف فرمادیں گے لیکن اگر حقوق العباد میں کوتاہی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تک مخلوق خدا جن کی تم نے حق تلفی کی ان کے حقوق کی تلافی نہ کروگے یا ان سے معافی نہ مانگ لوگے ہرگز مواخذے سے نہیں بچ سکتے یہ بات اہم ہے خوب سمجھ لینا چاہیے۔

اسی طرح احکام الٰہیہ ہمارے معاشرے سے متعلق بھی ہیں کہ یہ بات جائز ہے یا ناجائز ہے، یہ حلال ہے یا حرام فی زمانہ ہمارے معاشرے کے اندر کبائر اور سنگین گناہ رائج الوقت ہوگئے ہیں۔جن کو ہم نے محض تفریح کا مشغلہ سمجھ لیا ہے ایسے کبائر کہ جب تک وہ ترک نہ کئے جائیں جب تک ان سے توبہ استغفار نہ کی جائے، ہرگز معاف نہیں ہوں گے، گھر گھر ریڈیو ٹیلی ویژن چل رہے ہیں گانا بجانا، فحش ڈرامے اور فلمی گانے رائج الوقت ہورہے ہیں۔سینما نائٹ کلب وغیرہ فواحش ومنکرات کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔قہر الٰہی کو متوجہ کرنے والے گناہ کبیرہ ہیں، روزمرہ کی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ بے باکانہ جھوٹ بولتے ہیں، غیبت کرتے ہیں، لین دین میں فریب خرید وفروخت میں بدمعاملگی، چور بازاری کرنا عام طور پر رائج ہے۔اور پھر یہ احساس بھی نہیں کہ یہ گناہ کبیرہ ہیں۔ایسے سنگین کبائر کہ جب تک وہ ترک نہ کئے جائیں اور سچی توبہ نہ کی جائے ہرگز لائق معافی نہیں عام لوگوں نے اپنی زندگی کے معاملات تہذیب حاضر کے سانچے میں اس طرح ڈھال لئے ہیں کہ اسلام سے کوئی مناسبت باقی نہیں رہی، لیکن خوب سمجھ

لیجئے کہ دین وایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ تم اسلام کا صحیح علم حاصل کرو اور اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے انداز زندگی اختیار کرو اور اگر تم نے ایمانی تقاضوں کو اہمیت نہ دی اور ان رائج الوقت کبائر کی طرف التفات نہ کیا بلکہ سمجھتے رہے کہ ہم مجبور ہیں۔ دور حاضر کے یہی تقاضے ہیں۔ ہم کو ایسا ہی معاشرہ رکھنا چاہیے، سب لوگ ایسا ہی کر رہے ہیں ہم کہاں کے ایسے متقی ہیں۔ یہ شدید غلطی ہے اس خوش فہمی سے توبہ کیجئے، ورنہ توبہ کی توفیق نہ ہوگی کیونکہ جس چیز کو تم ناجائز اور گناہ ہی نہیں سمجھتے تو پھر اس سے توبہ کیا کرو گے۔

اہمیت معاشرت:

دیکھئے میرا مشورہ یہی ہے اور کئی دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ خدا کے لیے اپنا ایمان واسلام ٹھیک کرلو۔ ذرا یہ بھی سوچ لو کہ تمہارے ایمان کا تم سے کیا مطالبہ ہے؟ تم مسلم ہو تو کس صورت سے مسلم ہو؟ اور مومن ہو تو کیسے مومن ہو؟ اللہ اور اس کے رسول نے کیا بتایا ہے؟ اس کی کیا تشریح کی ہے کہ ایمان والے کون ہوتے ہیں اور مسلم کیسے ہوتے ہیں؟ خدا کے لئے یہ تو معلوم کرلو ورنہ دنیا اور آخرت کے بڑے خسارے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میری نظر میں یہ بڑی اہم بات ہے، میں صاحب اقتدار لوگوں کو دیکھ رہا ہوں گھریلو زندگی کے حالات میرے سامنے ہیں۔ سب کے سب شعور اور شعائر اسلام سے بے گانہ ہوئے جا رہے ہیں۔

﴿فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِى الْاَبْصَارِ﴾

اس وقت ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے دین کے بنیادی اصول اور تعلیمات کو حاصل کرنا فرض وواجب ہے، حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ہے "تعلیم الدین" یہ مختصری کتاب ہے، اس میں پورا ایمان اور اسلام آگیا ہے؟ ایمان کے تقاضے کیا ہیں، ہم کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے" دوسری

کتاب ''حیاۃ المسلمین'' ہے اس میں بھی بڑی جامعیت ہے۔اس کے اندر بھی پورا دین آ گیا ہے کہ مسلمان کا معاشرہ ایسا ہونا چاہیے معاملات ایسے ہونے چاہئیں اخلاق ایسے ہونے چاہئیں کم از کم یہ دو چھوٹی کتابیں ہیں ان کو پڑھ کر اپنے ایمان کا جائزہ لے لیجئے، جہاں کوتاہیاں ہوں توبہ استغفار کیجئے۔ جہاں سمجھ نہ آئے علماء سے پوچھتے رہیے۔ بھائی آخرت کا معاملہ بڑا سنگین ہے، جہالت میں پڑ کر مطمئن نہیں رہنا چاہیے۔ایک ایک بات کا سوال ہوگا،تمہارے معاملات کے بارے میں،معاشرے کے معاملے میں اخلاقیات کے معاملے میں جب تک دین کے اجزا صحیح نہیں ہوں گے یاد رکھو تمہاری نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب بے روح بلکہ بے معنی ثابت ہوں گے۔

گرانقدر دولت:

اب جائزہ لیجئے کہ دین کے ہر شعبے میں ہم کس قدر فرائض واجبات ادا کر رہے ہیں اور کس قدر گناہوں سے بچ رہے ہیں۔دین کے پانچ اجزا ہیں عقائد عبادات معاملات ،معاشرت ،اخلاقیات انہیں پانچ شعبوں سے متعلق احکامات الہیہ کا نام دین ہے۔جس پر ہم کو عمل کرنا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بے انتہا فضل و کرم ہے کہ ہمیں نبی الرحمہ ﷺ کے توسل سے وہ دولت گراں قدر حاصل ہے کہ عالم امکان میں کسی امت کو حاصل نہیں۔ابتدائے آفرینش سے بعثت نبی آخر الزمان ﷺ تک اللہ تعالیٰ نے حجت نہیں کی تھی تدریجا ایمان کی ترقی کے لئے نبی آتے رہے لیکن جب نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا تو انسانوں پر اتمام حجت فرما دیا اور اپنے کلام پاک میں اعلان فرما دیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً

(سورۃ المائدہ: آیت ۳)

یعنی آج ہم نے تمہارے دین کو کامل و اکمل کر دیا اور اپنی جتنی نعمتیں بنی نوع انسان کے لئے ضروری تھیں سب دین اسلام کے اندر رکھ دیں تو اسلام ایسی چیز ہے کہ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں دنیا کے لحاظ سے بھی اور آخرت کے لحاظ سے بھی باری تعالیٰ نے جمع فرمادی ہیں۔

رمضان المبارک مغفرت عامہ:

آپ نے یہاں ایمان کا مفہوم اچھی طرح سمجھ لیا۔اب رمضان شریف کے برکات حاصل کرنے کا طریقہ کار سنئے ۔میں یہاں فضائل رمضان بیان نہیں کروں گا، وہ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے دوسری کتابوں سے بھی حاصل ہوسکتا ہے میں تو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ صاحب ایمان ہونے کے بعد ہم کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات واحسانات اور رحمتیں کس قدر ہم پر نازل فرمائی ہیں۔ایک عظیم احسان اللہ تعالیٰ کا ہم پر قرآن کریم کی صورت میں ہے جو اس ماہِ رمضان المبارک میں نازل ہوا ہے۔قرآن کریم ایک اعجاز ہے جو ابدی و سرمدی ہے۔جس کی مثال عالم امکان میں نہ کبھی تھی نہ قیامت تک کبھی ہوگی۔

دوسرا بے مثال انعام رمضان شریف کے مہینے میں شب قدر ہے۔احادیث میں ہے کہ شب قدر میں اللہ تعالیٰ کے ایسے عظیم الشان احسانات کا ظہور ہوتا ہے کہ عالم امکان میں کبھی نہیں ہوا۔شب قدر کے متعلق یہ بھی ہے (۱۵ شعبان براءت کے متعلق بھی ہے) کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اس قدر جوش ہوتا ہے کہ اپنے فرماں بردار بندوں کے تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں لیکن بعض گناہ اس قدر سخت ہیں کہ ان کی نحوست سے ان مبارک راتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ اور مغفرت عامہ سے محرومی رہتی ہے۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ!**

احادیث میں شب قدر کے متعلق جہاں یہ خوش خبری ہے کہ گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، وہاں یہ بھی ہے کہ چار شخصوں کے گناہ معاف نہیں ہوتے،

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جو شراب کا عادی ہو۔ دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور رشتہ ناطہ توڑنے والا ہو۔ چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔ یہ محرومی بہت ہی بڑی محرومی ہے جس کا احادیث نبوی میں ذکر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا، مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ روزے کے ثمرات بجز بھوکا رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات جاگنے کی مشقت کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے، جو شخص رمضان المبارک میں بھی اپنے گناہوں کو معاف نہ کرائے اس کی محرومی کا اندازہ ذیل کی حدیث سے ہوسکتا ہے۔

حضور ﷺ نے منبر مبارک پر ایک قدم رکھا اور آمین فرمایا، پھر دوسرا قدم رکھا اور آمین فرمایا کہ پھر تیسرا قدم رکھا اور آمین فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے، جب میں نے پہلے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہوجائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے دوسرا قدم دوسرے درجے پر رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجے

پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی دعا کیا کم تھی، پھر حضور ﷺ کی آمین نے جتنی سخت بددعا بنادی اس کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچائے۔ آمین!

جبر و مجاہد:

سب سے پہلی حدیث میں شب قدر کی محرومی باقی تین احادیث میں رمضان کے مہینے کی محرومیوں کا ذکر تھا۔

اب ذرا غور کیجئے کہ شب قدر جیسی رات جس کے متعلق قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ اور اس کا کچھ اندازہ نہیں کہ ہزار مہینے سے کتنا افضل ہے، یہ شب قدر جو صرف حضور کی امت کو نصیب ہوئی ہے، پہلی امتوں میں کسی کو نہیں ملی۔ اب اس میں بھی کوئی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہا تو اس سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا خدا نہ کرے کہ ایسا مومن ہو کہ جس کے دل میں رمضان المبارک میں شب قدر میں کسی اپنے عزیز واقارب کی دوست احباب یا کسی مسلمان سے کینہ وبغض ہو، یہ بڑے خوف کی بات ہے آپ کو اپنا جائزہ لینا چاہیے، اگر عزیزوں سے، دوستوں سے کسی سے بھی تعلقات خراب ہو چکے ہوں اور دل میں ان سے ناراضگی کے باعث بغض اور کینہ ہے تو اگر اللہ تعالیٰ سے اپنی نجات چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت چاہتے ہو تو یہ مجاہدہ کرنا پڑے گا اور جبر کرنا ہوگا کہ جن لوگوں سے تعلقات میں غصہ اور بغض ہے، ان سے معافی مانگ لی جائے یا ان کو معاف کر دیا جائے اس میں کوتاہی نہ ہونی چاہیے اگر کسی کے والدین زندہ ہیں اور وہ کسی وجہ سے ناراض ہیں تو چاہیے کہ جس طرح ممکن ہو والدین کو راضی اور خوش کرے ورنہ اس کا وبال دنیا اور آخرت میں ضرور ہوگا۔

آپس کے تعلقات کی صفائی کے لئے ایک ترکیب بزرگوں نے بتلائی ہے وہ بھی میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں سنیئے اعلیٰ اور اَولیٰ تو یہی ہے کہ بالمشافہ معافی اور تلافی کر لی جائے اور اگر بالمشافہ معافی کی ہمت نہیں پاتے تو دل کو سمجھائے کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا ہے۔ مجھے بھی اس کی معافی، مغفرت اور رحمت کی ضرورت ہے۔ میں اپنے بھائی کو معاف کر دوں یا اس سے معافی مانگ لوں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی معاف کر دیں گے۔ اگر یہ روبرو زبانی نہیں کر سکتے تو تحریراً یوں لکھ دو کہ یہ رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخششیں عام ہیں، لیکن چند لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت میں قید لگا دی ہے۔

بھائی ہمارے اور تمہارے تعلقات میں جو ناگواریاں ہیں جن کا ہم کو بھی قلق ہے اور تم کو قلق ہوگا۔ یہ مہینہ ایسا ہے کہ خدا کے لئے تم ہمیں معاف کر دو ہم تمہیں معاف کرتے ہیں، مجھ سے جو غلطیاں ہو گئی ہوں اور آپ کے دل میں میری طرف سے ناگواری ہو تو اللہ مجھے معاف فرما دیجئے۔

بھائی یہ تو کر سکتے ہو یہ مجاہدہ تو کرنا ہی پڑے گا اور معاملہ صاف کرنا ہوگا، ورنہ شب قدر کی شایان شان قدر نہ ہوگی رمضان المبارک کے فضائل رہ جائیں گے۔ اور تمام برکات سے محرومی ہو جائے گی، اس لئے کچھ بھی ہو دل کو صاف اور معاملے کو حل کرنا ہی پڑے گا۔ اگر تم نے اپنی طرف سے یہ کام کر لیا اور اس شخص نے معاف نہیں کیا تو ان شاء اللہ تم بریٔ الذمہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو جائیں گے۔ اب فریق ثانی کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے اگر اس کو بھی توفیق ہو گئی وہ بھی بری ہو جائے۔ اس طرح اگر تم سے کوئی معافی مانگتا ہے اور تم معاف نہ کرو تو وہ بریٔ الذمہ ہوگا اور تم سے مواخذہ ہو گیا کہ تم نے کیوں معاف نہیں کیا۔ اس معاملے کو ضرور صاف کرنا چاہیے۔

احترام رمضان:

دیکھیے میں شروع میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ اس وقت ہمارے عوام کی یہ حالت

ہے کہ دوسرے مذاہب کی طرح ہم نے بھی اپنے اسلام کو ایک رسمی مذہب سمجھ لیا ہے۔
اسی بنا پر اپنی فہم کے مطابق رمضان المبارک کو بس اتنا سمجھ لیا کہ دن میں روزہ رکھ لیا، رات کو تراویح میں قرآن شریف سن لیا ہے اور صبح صادق سے پہلے سحری کھالی تو بھائی رمضان کا معاملہ یہیں تک نہیں ہے۔ رمضان شریف کا مرتبہ بلند ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر وقت رمضان کا احترام عملاً ضروری ہے کہ رمضان شریف کے برکات حاصل ہوں مگر ہمارا یہ حال ہے کہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں، تلاوت بھی کرتے ہیں تسبیحات بھی پڑھتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ شرعی احکام کی نافرمانی بھی ہوتی رہتی ہے۔ گناہ کبیرہ وصغیرہ بھی سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ آنکھ بھی بہکتی رہتی ہے، زبان بھی بہکتی ہے اور غیبت بھی ہوتی رہتی ہے، دل بھی بہکتا ہے ناپاک گندے خیالات بھی جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اور فضول لغو افعال میں بھی وقت صرف ہوتا رہتا ہے۔ ایسے روزے کو حدیث شریف میں فاقہ کہا گیا ہے۔ ایسا روزہ بھی کس کام کا جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی ہوتی رہے اور اس کا احساس بھی نہ ہو۔ ایسی صورت میں توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ روزہ تو پاکی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب تک آنکھیں، زبان دل اور اعضاء و جوارح سب پاک نہیں ہوں گے تمہارا روزہ بے جان اور بے روح ہوگا اور روزے پر اللہ تعالیٰ نے جن انعامات کا وعدہ فرمایا ہے اور روزہ دار کے لئے جو اجر عظیم رکھا ہے اس سے محروم رہتی ہے، ہم خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم نے روزہ رکھ لیا۔ کس دل سے توقع کرتے ہو کہ ایسی حالت میں تم پر رمضان شریف کے انوار و برکات اور تجلیات کا ظہور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے موعودہ انعامات واحسانات تم کو کیسے حاصل ہوں گے؟ بلکہ رمضان کی حق تلفی سے اجر و ثواب کے بجائے اندیشہ ہے کہ الٹا مواخذہ نہ ہونے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کی یہ بے قدری کی گئی۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں۔ ہمارا ایمان اور اسلام کیا مطالبہ کرتا ہے کہ جب تم اللہ کے محبوب نبی کریم ﷺ کے امتی ہو تو ان کی محبت وعظمت کا کیا حق ادا کر رہے ہو۔ حضور ﷺ کے اتباع کا دل میں کتنا ذوق وشوق رکھتے ہو؟ اپنی وضع قطع لباس پوشاک، رہن سہن میں

سنت کا اتباع کرتے ہو؟ اسلامی تہذیب و معاشرہ اور شعور شعائرِ اسلام کا کتنا پاس ولحاظ کیا مگر افسوس! ہم نے تو کفار ومشرکین ،فساق وفجار، یہود و نصاریٰ ،مغضوبین اور ضالین کا معاشرہ اختیار کر رکھا ہے۔ ہمارے دلوں میں نفسانی اور شیطانی گندگی اور ناپاکی گھسی ہوئی ہے، لیکن ہم کو نہ ان باتوں کا احساس ہے اور نہ ہم ان کو برا سمجھتے ہیں۔

عفوو عام:

دل کی گہرائیوں سے ان حالات پر غور کرنا چاہیے۔ اگر ہمارے پاس خاطر جواب نہیں ہیں تو پھر بتاؤ اس ماہ مبارک میں ہمارے ایمان میں کیسے تقویت آئے گی؟ ہمارے دلوں میں کیسے عبادات کا نور آئے گا، ہماری روحانیت کیسے ترقی کرے گی؟ ہمارا تعلق مع اللہ کیسے قائم رہے گا؟ رمضان المبارک کے برکات وثمرات اور انعامات واحسانات ہمیں کیسے نصیب ہوں گے؟ شب قدر کی تجلیات وانوار کا ہم پر کیسے ظہور ہوگا؟ ان سب باتوں پر اچھی طرح غور کرنا چاہیے اگر سال بھر کے گیارہ مہینے بلکہ ساری عمر بھی اب تک غفلت میں گزری بے حیائی، بے غیرتی، بے شرمی اور حکم عدولی مشاغل میں گزری تو پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے موقع دیا ہے کہ ہم ہوش میں آجائیں اور اپنی زندگی کے جو لمحات بھی حاصل ہیں اور جو فرصت عمر ملی ہوئی ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی گھڑیاں ابھی نصیب ہیں۔ مولائے کریم کے رحم وکرم کو طلب کر لینے کا ابھی وقت موجود ہے، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا تو کفر ہے۔ اللہ وتبارک تعالیٰ کی طرف سے اس ماہِ مبارک میں تمام مسلمانوں کو توبہ واستغفار کے لئے اعلان ہو رہا ہے اور عفو ومغفرت کا وعدہ فرمایا جا رہا ہے اور بہت محبت کے ساتھ فرمان ہے۔

محبت کے ساتھ فرمان ہے:

﴿ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ

رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

''اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید مت ہو! بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت کرنے والا ہے۔''

استقبال رمضان:

اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا اعلان ہے اس کی قدر کرو، خدا کے لئے اب بے حسی اور غفلت کو دور کرلو۔ غیر ضروری امور اور تعلقات آج ہی سے ختم کردو۔ یکسوئی کے ساتھ رمضان شریف کے مبارک دنوں کے استقبال کے لئے تیار ہو جاؤ۔ توبہ واستغفار سے قلب کی پاکی حاصل کرلو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرلو اور تہیہ اور عزم کرلو کہ تیس دن تک ہر طرح کی معاصی سے پرہیز کریں گے۔ نافرمانیوں سے بچیں گے، آنکھوں اور زبان کی حفاظت کریں گے۔ اس طرح اگر آپ رمضان المبارک میں داخل ہوں گے تو پھر آپ ان شاء اللہ اس کی پوری برکات اور ثواب آپ کو نصیب ہوں گے اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ بغیر اس تیاری کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

بے پردہ عورتوں کا روزہ:

اب عورتوں کے متعلق بھی عرض کرنا چاہتا ہوں عورتوں کی آزادی اور بے راہ روی کا ایک ایسا سیلاب آچکا ہے کہ الامان والحفیظ ہمارے اور آپ کے قابو سے باہر ہوگیا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ ہی اس امت پر اور اس قوم پر رحم فرمائیں، تاریخ بتا رہی ہے کہ جہاں جہاں تباہیاں آئی ہیں، جو جو ملک برباد ہوئے ہیں وہ عورتوں کے بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی، گانا بجانا، عیش وعشرت، ناچ رنگ، لہو ولعب کی باتوں سے برباد

ہوئیں اور مسلمانوں پر بھی تباہی آئی۔ اللہ بچائے ہمارے ملک میں اب وہی انداز ہے، وہی آثار شروع ہوگئے ہیں۔ عورتوں کی آزادی کا یہ عالم ہے برقع اتارا بالکل بے محابا آزاد ہوگئیں، بے حیائی، بے شرمی سے سر کھلا، بازو کھلے، پیٹ کھلا، رنگین کپڑے پہنے ہوئے بلا تکلف مردوں کے ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں دوش بدوش ہورہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایسی عورتوں پر فرشتے بھی لعنت بھیجتے ہیں اور تمام مخلوق ان پر لعنت بھیجتی ہے اور یہ ایسا گناہ کبیرہ ہے جس سے توبہ کی بھی توفیق نہ ہونے کا اندیشہ ہے، یہ بڑی سنگین بات ہے، یہ تو ایسا سیلاب آچکا ہے جس پر مرد بھی راضی ہیں اور عورتیں مطمئن اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور لطف یہ کہ ایسی عورتیں سمجھتی ہیں کہ ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ تو ایسی عورتیں اچھی طرح سمجھ لیں کہ جب تک خلاف شرع کاموں سے توبہ نہ کریں گی ان کا نماز روزہ کسی کام نہ آئے گا اللہ تعالیٰ کے رسول نے یہی اعلان فرمایا ہے کہ روزے کے لئے واجب ہے کہ وہ تمام کبائر سے بچے اور اللہ تعالیٰ کی عدول حکمی سے بچے جب تک یہ نہیں ہوگا ایمان کامل نہیں ہوگا۔ کامل ہونا کیا معنی اندیشہ ہے کہ ایمان قائم بھی رہے گا یا نہیں، یہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ رہا ہوں اللہ اور اس کے رسول کا یہی حکم ہے۔

حیاء عفت:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شرم وحیا ایمان کی علامت ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے، بے شرمی بدخوئی کی بات ہے اور بدخوئی دوزخ میں لے جاتی ہے ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے الحیاء من الایمان۔ شرم وحیا ایمان کی نشانی ہے۔ اگر شرم وحیا رخصت ہوئی تو پھر ایمان کی کہاں خیر اور پھر غضب یہ کہ بے پردگی، بے غیرتی، بے شرمی بے حیائی اور گناہ کبیرہ کو گناہ نہیں سمجھا جاتا کہا جاتا ہے کہ یہ تو رائج الوقت چیز ہے۔ آج کی تہذیب ومعاشرہ اسی طرح ہے تو کیا تمہارے ایسا کہنے سے قانون الٰہی بدل جائے گا۔

اس کا وبال بھی گھر گھر دیکھ رہے ہو، نہ چین ہے نہ سکون، نہ امن ہے نہ عافیت طرح طرح کے مصائب، نئی نئی مشکلات پریشانیاں، بیماریاں، الامان والحفیظ۔

شامت اعمال کا ایک ہمہ گیر وبال ہے جو آج کل ساری قوم پر طاری ہے۔ اللہ محفوظ رکھے اپنے قہر سے، اپنے غضب سے یہ معمولی بات نہیں کہ احکامات الٰہیہ کی خلاف ورزی کرو، کبائر کا ارتکاب کرو اور سمجھو کہ یہ تہذیب حاضرہ ہے آج کل تقاضا ہی ایسا ہے۔ ہم مجبور ہیں ایسا ہی ہوتا ہے مگر تم سمجھ لو کہ مجبوری سمجھ کر یا خوشی سے کرو مگر اللہ کے غصے اور غضب سے نہیں بچ سکتے کبائر کرنے کے بعد عصیان وطغیانوں کے بعد اس پر اصرار کرنے اور جری رہنے کے بعد، اس کو ترک نہ کرنے کے ارادے کے ساتھ کیسے نجات اور مغفرت کی امید رکھ سکتے ہیں، بلکہ اندیشہ ہے کہ کہیں توبہ کی توفیق ہی نہ سلب کر لی جائے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ!

جوشِ رحمت:

دیکھو ہوش میں آجاؤ، سنبھل جاؤ۔ رمضان شریف کے روزے آرہے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت دھواں دار برستی ہے۔ توبہ کرلو گناہوں کو ترک کردو۔ رمضان المبارک جیسے برکت ورحمت کے مہینے میں توبہ واستغفار سب قبول ہونے کا وعدہ خداوندی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے جوش رحمت کو دیکھو کہ فرماتے ہیں یہ مہینہ میرا ہے اس کا اجر میں دوں گا۔ صاحب ایمان کے لئے ذرا سوچنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کیا فرمادیا۔ ماہ رمضان کو اپنے ساتھ کیوں مخصوص کیا کہ یہ مہینہ میرا ہے؟ سنو یہ مہینہ اس لئے مخصوص کرلیا کہ جتنی بھی نعمتیں اور رحمتیں باری تعالیٰ اپنے نبی الرحمہ ﷺ کو دینا چاہتے تھے، اور ان کو راضی کرنا چاہتے تھے۔ اور ان کی امت پر جتنا رحم فرمانا چاہتے تھے۔ سب اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں عطا فرمادیں۔ اب بد نصیب ہے وہ شخص جو نبی کریم ﷺ کا امتی ہو اور اس ماہ مبارک سے فائدہ نہ اٹھائے، اس ماہ مبارک میں تین عشرے ہیں ایک رحمت کا دوسرا مغفرت کا، تیسرا عذاب دوزخ سے نجات کا اب تصور اور خیال میں لاؤ کہ اس کے

علاوہ کوئی چوتھی چیز بھی ہے جس کی تمہیں حاجت ہو؟ جس کی تمہیں دنیاوآخرت میں ضرورت ہو؟ بزرگان دین کہتے ہیں کہ رمضان کے تین عشرے ہیں اورآدمی بھی تین ہی طرح کے ہیں۔ایک تووہ جواللہ کے فرمانبرداراور مطیع بندے ہیں جن کے اوپر گناہوں کا بوجھ نہیں، ان کے لئے تو شروع رمضان ہی سے رحمت اورانعام کی بارش شروع ہوجاتی ہے، دوسرے وہ لوگ جو معمولی گناہ گار ہیں اوران کے لئے کچھ حصہ روزہ رکھنے کے بعد ان روزوں کی برکت سے مغفرت ہوجاتی ہے۔اورتیسرے وہ جوزیادہ گناہ گار ہیں ان کے زیادہ حصہ روزہ رکھنے کے بعد آگ سے خلاصی ہوجاتی ہے، جب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرا مہینہ ہے تو ہوشیار ہوجاؤ اوردیکھو کے اللہ میاں اپنے مہینے میں ہم سے کیا چاہتے ہیں۔اس پرغورکرواوران کے احکامات پرعمل کرو۔اللہ پاک نے اپنے کلام پاک میں اپنی مرضیات اورنامرضیات کی تفصیل بیان فرمادی ہے ان کو مستحضر کرواوراللہ پاک نے دنیا اورآخرت میں جن اعمال صالحہ کے ثمرات وبرکات کی وضاحت فرمادی ہے ان کو سمجھو اوراختیار کرو، اپنی اہلیت اوراستعداد کودرست کرلو اللہ کی رحمت کے طلب گار بنو۔اوراپنے کو اللہ کی رحمت ومغفرت کے قابل بنالواوردعا کرو کہ یااللہ یہ آپ کا مہینہ ہے تو پھرآپ ہم کواپنا بنالیجئے۔ہم اب تک جو بھول اورغفلت میں پڑے رہے۔کبائر میں مبتلا رہے فسق وفجور میں گرفتار رہے۔غیرقوموں کا تمدن اختیار کیا، مشرکین وکفار یہود نصاریٰ، مغضوبین و ضالین کی وضع قطع۔لباس پوشاک اختیار کی اوراپنی شامت اعمال سے غافل رہے، ہم کو اب معاف فرمادیجئے اوران سب گناہوں کوترک کرنے کی توفیق عطا فرمایئے۔(آمین)

عورتیں ہوں یا مرد سب ہوشیار ہوجائیں اگراللہ کے نیک بندے اورنیک بندیاں بننا چاہتے ہوتو پھر اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق اپنی زندگی بنالو۔شریعت مطہرہ کے موافق اپنا رہنا سہنا، ملنا جلنا، کھانا پینا اورلباس پوشاک سب بنالو۔عورتوں کے لئے بھی صاف صاف ہدایات موجود ہیں۔مردوں کے لئے بھی واضح اورکھلے احکام ہیں۔خدا کا قانون جاری ہوچکا ہے۔عالم امکان میں کسی کی مجال نہیں کہ قانون الٰہی بدل سکے، جتنے صغائرو

کبائر ہیں سب ترک کرو اور گزشتہ پر توبہ استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے عجز وانکساری کے ساتھ معافی مانگو تو پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کے مورد رحمت بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات واحسانات تم پر ہوں گے۔

تحفہ شب قدر:

شب قدر آئے گی جس پر پاکی اور صفائی کے ساتھ شب قدر نازل ہوگئی، اس کا درجہ کیا پوچھتے ہو؟ عالم امکان میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ شب قدر ایک ایسا تحفہ ہے کہ اگر اس کے لئے ہزاروں ایمان والے جانیں قربان کردیں تو بھی کم ہے۔ شب قدر کوئی معمولی انعام واحسان ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّـآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بے شک ہم نے قرآن پاک کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے، یہی ایک بات اس رات کی فضیلت کے لئے کافی ہے کہ قرآن پاک جیسی باعظمت چیز اس میں نازل ہوتی پھر ارشاد ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور اس بہتری اور زیادتی کا علم بھی نہیں کہ کتنی زیادہ ہے گویا یہ رات ایسی رات ہے کہ ہزار مہینے بھی اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتیاں نازل ہوتی ہیں۔ رحمتوں کی بارش ہوتی ہیں، حضرت جبرئیلؑ مع ملائکہ رحمت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا تحفہ لے کر آتے ہیں۔ اس رات کی قدر کرو مگر تمہیں اس کی قدر کیسے آئے گی جب تک تم گناہوں سے، فسق فجور سے توبہ استغفار نہ کرلو گے اور پاک صاف نہ ہو جاؤ گے، اس لئے اپنے قلب کی صلاحیتیں اور استعداد درست کرلو، اگر اللہ تعالیٰ کی شب قدر سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ اللہ کی رحمتوں کے نزول سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ کلام اللہ کے برکات وانوار سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ ان شاء اللہ اس اہتمام اور پاکی کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور مالا مال ہو جائیں گے۔

میری ان تمام گزارشات کا مقصد سمجھ لیجئے اب خدا کے لئے پاک صاف

ہو جائیے۔تہیہ کرلو کہ تیس دن تک گناہ نہ کریں گے نہ آنکھوں سے، نہ کانوں سے، نہ زبان سے، عورتیں بھی تہیہ کرلیں کہ حجاب اور پردے کے ساتھ رہیں گی۔ بغیر کسی ضرورت شدیدہ کے باہر نہیں نکلیں گی،تیس دن اہتمام کرلو۔تیس دن کوئی بڑی بات نہیں اس کے بعد پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کاظہور کن کن عنوانات سے ہوتا ہے۔

مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا کہ رمضان شریف کی قدر کرو اور یہ سمجھ کر قدر کرو کہ مبارک مہینہ پھر نہیں ملے گا۔خدا معلوم زندگی رہے یا نہ رہے، بڑے بڑے بزرگان دین نے بڑے بڑے عارفین نے تمنائیں کی ہیں کہ رمضان شریف کا ماہ مبارک مل جائے۔ رمضان شریف میں جو داخل ہو گیا تو گویا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ اس میں بے انتہا اور بے حساب رحمتوں کا نزول ہوتا ہے بے انتہا مغفرتوں کا نزول ہوتا ہے، بے انتہا عذاب نار سے بچانے کے سامان ہوتے ہیں، اس مبارک مہینے میں اکثر مسلمانوں کی عبادات رات بھر تو ہو ہی جاتی ہیں انطار سے لے کر صبح کی نماز تک، دن کے معاملات میں بھی اپنے آپ کو بچاؤ۔ جی بھر کے توبہ استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرو۔

مانگنے کا ڈھنگ:

بس اب دعا کرو ! یااللہ! رمضان المبارک آرہا ہے، آپ کی ہزاروں رحمتوں اور نعمتوں کے ساتھ آرہا ہے، جنت کی نشانیوں کے ساتھ آرہا ہے، آپ کا وعدہ ہے کہ تمام گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

یااللہ! رمضان المبارک کی جتنی رحمتیں ہیں، جتنے انعامات واحسانات ہیں۔ جتنے انوار وتجلیات ہیں، ہم سب کو ان کے حاصل کرنے کی استعداد صلاحیت عطا فرمادیجئے کسی چیز سے ہمیں محروم نہ فرمائیے۔

یااللہ! ہم کو اپنی عبادات وطاعات خاصہ کی توفیق اپنے نبی الرحمہ ﷺ کے اتباع کی توفیق فرمائیے۔ یااللہ !لغزشوں سے نفس وشیطان کے مکائد سے ہم کو محفوظ فرمائیے۔ یااللہ! مجبوراً معاشرے کے غلبے سے اور نفس وشیطان کے غلبہ سے ہم سے

جو فسق و فجور کے کام ہوئے ہیں، ہم ان سے نفرت کرتے ہیں اور چھوڑ دینے کا عزم کرتے ہیں، مگر ڈرتے ہیں کہ پھر ہم سے ان کا ارتکاب ہو جائے۔ یا اللہ! آپ ہی محافظ حقیقی ہیں، رحم کرنے والے ہیں ہم پر رحم فرمایئے، ہمیں محفوظ رکھئے اور اپنا مورد رحمت بنا لیجئے۔ یا اللہ! یہ رمضان آپ کا مہینہ ہے اور آپ اس کا اجر خود عطا فرمائیں گے تو یا اللہ! ہم سے زیادہ محتاج اور کون ہے۔ ہم آپ کے فضل و کرم کے بہت محتاج ہیں، ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لیجئے اپنے نبی الرحمہ ﷺ کا وفادار، سچا امتی بنا دیجئے، یا اللہ! ہم کو اب ان کاموں کی توفیق عطا ہو جو آپ پسند فرماتے ہیں جو آپ کے نبی الرحمہ ﷺ نے پسند کئے ہیں۔ یا اللہ! تمام لعنت زدہ کاموں سے ہمیں بچا لیجئے کہ جن سے آپ ناراض ہوتے ہیں۔ یا اللہ! ہم آپ کے مواخذہ کو برداشت نہیں کر سکتے، نہ دنیا میں نہ آخرت میں

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ. (سورۃ البقرہ: آیت ۲۸۶)

ہم پر جو شامت اعمال طاری ہے ہم سے اس کا تحمل نہ ہو سکے گا، دنیا میں نہ آخرت میں واعف عنا ہمیں معاف فرما دیجئے واغفرلنا ہماری مغفرت فرما دیجئے وارحمنا ہم پر رحم فرمایئے انت مولنا آپ ہمارے مولا ہیں ہم کو اپنا بنا لیجئے آپ قادر مطلق ہیں۔ جس کو چاہیں بنا سکتے ہیں۔ یا اللہ! ہم آپ ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور آپ سے رحم کی درخواست کرتے ہیں۔ اپنے نبی الرحمہ ﷺ کے صدقے اور طفیل میں ہماری دعائیں قبول فرما لیجئے۔

یا اللہ! ہمارے پاس اور کوئی سرمایہ نہیں کوئی وسیلہ نہیں اقرار جرم کرتے ہیں۔ آپ کے نبی الرحمہ ﷺ کا وسیلہ پیش کر کے آپ کی رحمت کے طلب گار ہیں، یا اللہ! ہمیں ہر خطا و عصیان سے محفوظ رکھئے ہر تقصیر و کوتاہی سے محفوظ رکھئے۔ ہمیں اس ماہِ مبارک میں اپنی رحمتوں کا مورد بنا دیجئے۔ اپنی مغفرت کا مورد بنا دیجئے۔ اور عذاب نار سے بچایئے۔

یا اللہ! آپ نے توفیق دی ہے اور آپ چاہتے بھی یہی ہیں کہ آپ کے بندے آپ

کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں۔ عجز و نیاز کا اظہار کریں، اقرار جرم کریں۔ یااللہ! ہم سب اقرار جرم کررہے ہیں ہم مجرم ہیں، ہم سے اب تک بڑی نالائقیاں سرزد ہوئیں، ہمارے اندر شیطانیت تھی، ابلیسیت تھی جس میں ہم مبتلا رہے لیکن اب ہم اس ماہ مبارک میں داخل ہورہے ہیں۔ اس میں ہمیں پاک صاف کرکے داخل کردیجئے اس کے ایک ایک لمحے میں جو آپ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اس کا ہم کو مورد بنا دیجئے مستحق بنا دیجئے اور دائماً اس پر یااللہ ہماری حیات کو قائم رکھئے ہم کو بھٹکنے اور بے راہ رو ہونے سے بچا لیجئے۔"

یااللہ! ہم کو اپنے نبی الرحمہ ﷺ کے سامنے شرمندگی سے بچا لیجئے۔ اور نبی الرحمہ ﷺ کو خوش کرنے کے لئے ہم پر اور تمام امت مسلمہ پر رحم فرمایئے! تمام عالم اسلام، سارے پاکستان میں ہر جگہ، ہمارے والدین پر اعزواقرباء پر ہمارے دوستوں احباب پر سب پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمایئے۔

یااللہ! آپ کے محبوب نبی کریم ﷺ کے امتی اس وقت جہاں جہاں بھی ہیں، اور دشمنوں کی زد میں ہیں، سازشوں میں ہیں، ان کی حفاظت فرمایئے۔ ان کو ہدایت دیجئے یااللہ! ان کو دشمنوں سے آزاد کردیجئے اعدائے دین کی سازشوں سے ان کو بچا لیجئے۔ یااللہ! آپ ایک عاجز بندے کی دعا قبول فرما کر سارے عالم اسلام پر اپنی رحمت فرمائیں ہم پر بھی رحمت فرمائیں، ہمارے اہل وعیال پر بھی رحم فرمایئے، ہمارے عزیز واقارب پر بھی رحم فرمایئے۔ یااللہ! جو بیمار ہیں ان کو شفاء عاجلہ وکاملہ عطا فرمایئے جو پریشان حال ہیں ان کی پریشانی رفع فرما دیجئے، یااللہ! جن کے ایمانوں میں ضعف ہے ان کے ایمانوں میں قوت عطا فرما دیجئے ہم کو کسی خیر سے محروم نہ فرمایئے۔

یااللہ! تمام ممالک اسلامیہ میں پھر اسلام کی حیات طیبہ عطا فرما دیجیے۔ ان کی اعانت ونصرت فرمایئے۔ یااللہ! یہ ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا۔ اس کو گمراہیوں سے بچایئے۔ ہر قسم کے فواحش ومنکرات سے جو رائج الوقت ہورہے ہیں ان سے محفوظ رکھئے۔ یااللہ! یہاں کے علماء وصلحاء کو توفیق دیجئے کہ آپ کے دین کی اشاعت کرتے رہیں۔ یااللہ!

جو لوگ صاحب اختیار ہیں جن کو آپ نے اپنی مخلوق کا امین و پاسبان بنایا ہے ان کو حوصلہ دیجئے فہم دیجئے صلاحیت دیجئے ان کی اعانت و نصرت فرمایئے اور ان کے ذریعے پاکستان کو صحیح معنی میں مملکت اسلامیہ بنا دیجئے اور نفاذ شریعت کا اہتمام فرما دیجئے۔

یا اللہ! اس مملکت اسلامیہ کو گمراہی سے ذلت سے، رسوائی سے اور بدنامی سے بچا لیجئے۔ یا اللہ! اس ملک میں کوئی ایسا مرد مجاہد پیدا فرما دیجئے جو اس ملک کی کایا پلٹ دے فسق و فجور کو مٹا دے۔ احکام شرعیہ کا نفاذ کرے اور اسلامی فضا ملک میں پھیلا دے۔

یا اللہ! ہمارے قلوب کی صلاحیتیں درست فرما دیجئے ایمانوں میں تازگی عطا فرما دیجئے، غیرت پیدا فرما دیجئے یا اللہ! ہمیں ظاہری و باطنی ہلاکت سے بچا لیجئے، یا اللہ! اپنی مغفرت و رحمت کا مورد بنا دیجئے اور عذاب نار سے بچا لیجئے۔

اَنْتَ رَبِّی اَنْتَ حَسْبِی اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَہ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَلُکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

"یا اللہ! اس ماہ مبارک میں ہر شر سے بچا لیجئے۔ نفس و شیطان کی شرارتوں سے، گمراہیوں سے، ضلالتوں سے بچا لیجئے، یا اللہ! اپنی رحمتوں کے دروازے ہم پر کھول دیجئے اپنے انعامات و احسانات کے دروازوں کو کھول دیجئے، یا اللہ! ہم میں ہر ایک کو اپنی رحمت کا مورد بنا لیجئے۔ ہم تمام عمر کے گناہوں سے ندامت قلب کے ساتھ توبۃ النصوح کرتے ہیں، معاف فرما دیجئے تمام عمر کے گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔ سب کو پاک صاف کر دیجئے، ہم کو بھی پاک صاف کر دیجئے، یا اللہ! ہم سے راضی ہو جایئے اور ہم کو راضی کر دیجئے۔ یا اللہ! رمضان المبارک کے ایک ایک لمحے کے جو برکات و انوار ہیں ہم سب کو ان سے بہرہ ور فرمایئے، ہمارے استعداد ناقص ہیں تو ان کو درست کر دیجئے ہماری صلاحیتیں بگڑی ہوئی ہیں تو ان کو ٹھیک فرما دیجئے، ہمارے ایمانوں میں تازگی عطا فرمایئے،

ہمارے اسلام میں قوت عطا فرمادیجئے اور کسی خیر سے ہم کو محروم نہ فرمایئے۔

یااللہ! ہم آپ کے نبی کریم ﷺ کی مانگی ہوئی دعا مانگ رہے ہیں جو دعا قبول ہے۔ ہم حضور ﷺ کے امتی ہیں۔ ہم آپ کی بارگاہ میں آپ کے حبیب ﷺ کے الفاظ پیش کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَاتَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَاتُھِنَّا
وَاَعْطِنَا وَلَاتَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَاتُؤْثِرْ
عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا

یااللہ! جو مانگ سکے وہ بھی اور جو نہ مانگ سکے وہ سب عطا فرمادیجئے، یااللہ! کیا ہماری قابلیت اور کیا ہماری قوت اظہار، آپ علیم وخبیر بذات الصدور ہیں۔ آپ اپنے بندوں کے حالات کو خوب جانتے ہیں، ہمیں کسی نعمت سے محروم نہ رکھئے اور ہر شر سے بچا لیجئے اور ہر اس چیز سے بچا لیجئے جس میں آپ کی ناراضگی ہو۔"

اے اللہ! ہم سے راضی ہوجایئے۔ یہ آپ کا مہینہ ہے تو اس مہینے میں ہمیں اپنا بنا لیجئے۔ ضرور اپنا بنا لیجئے، ہماری کوتاہیاں ہم سے دور فرمادیجئے اور یااللہ! ہمیں محرومی سے بچا لیجئے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ. آمین ثم آمین .
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

☆ ☆ ☆

دُعا کی ضرورت اور اہمیت

بیان: حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اب پھر کہتا ہوں کہ جب کسی دینی مجلس میں بیٹھو تو استغفار پڑھ کر بیٹھا کرو، تاکہ پاک وصاف ہو جاؤ۔ اور جب کبھی بھی باتیں سنو تو کہیں جا کر انہیں دہرایا کرو خصوصاً اپنے اہل وعیال کے ساتھ ضرور ایسا کرو اور دعا کرو کہ یااللہ! اس مجلس کی برکات ہم کو عطا فرمائیے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا کیجئے اور جب کبھی اچھی بات سنو تو اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگا کرو۔ دعائیں بگڑے ہوئے قلب کی صلاحیت درست کر دیتی ہیں پہلے اس کو رسماً کر کے ہی دیکھ لو، پھر قلب میں حقیقت خود بخود اتر جائے گی۔

معاشرہ کے متعلق اپنی استعداد کے مطابق ہم کافی ذکر کر چکے۔ ہمارے حضرت مولانا تھانوی کی ہر بات قابل قدر ہے۔ حضرت ہر وقت دعا کرتے یااللہ! مجھے تو کچھ آتا نہیں۔ آپ جو کچھ کہلوادیں گے وہ پہنچادوں گا۔ مجھے توفیق دیجئے کہ اچھی بات کہوں جو دلوں میں اتر جائے۔

ایک مرتبہ حضرت والا نے فرمایا: صاحبو میں وعظ ایسے تو کہتا نہیں، لیکن جو کوتاہیاں آج کل ہو رہی ہیں ان کو دیکھ کر جی کڑھتا ہے اور حضرت کا وعظ کہنے کے درمیان کبھی لہجہ تیز ہو جاتا تو فرماتے یقین کیجئے اس لہجہ سے مخاطب آپ نہیں ہیں۔ جب ایسی بات آتی ہے جو نفس کو گراں گزرے تو پھر اپنے نفس کو تیزی کے ساتھ مخاطب کرتا ہوں..... سبحان اللہ! کیا انداز ہے۔

دور پرفتن

بہر حال ہم معاشرے کی برائیاں بہت کر چکے اب معاشرہ تو بھیانک بن کر ہمارے سامنے آگیا ہے۔ لاالٰہ الا اللہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔ مسلمان خدا کا قائل قرآن اور رسول ﷺ کا قائل اور تمام احوال ہمارے اس کے برخلاف آج کیا کیا فتنے اٹھ

رہے ہیں، سب سے پہلے خدا کا انکار ہو رہا ہے اور یہ نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ ہم کو خدا کا قانون نہیں چاہیے، روٹی، کپڑا چاہیے، ارے توبہ توبہ........تم کو آخرت کا خوف نہیں، بے ہمیت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ شرافت انسانی ختم ہو چکی ہے۔ آج روس اور امریکہ چاند پر تو جا رہے ہیں مگر وہاں کے رہنے والوں کا کس قدر گھناؤنا معاشرہ ہے ان کا ذکر بھی ناپاک ہے۔ بھائی ہم تو ایسی ناپاکیوں تو ذکر بھی کرنا پسند نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

ترغیب مراقبہ

ہمارے حضرت نے فرمایا: جس کے دل میں تقویٰ ہے اس کے اوپر کسی کا تسلط نہیں چلتا، نہ نفس کا نہ شیطان کا نہ باغیوں کا۔ مومن کے قلب کے لیے سپر ہے اور اگر ایسا تقویٰ حاصل نہیں تو عقلاً حاصل کرو، پھر قلب کا تقویٰ بھی حاصل ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہم کو تقویٰ عطا فرمائیں۔ آمین!

آج زندگی کے عنوانات تو ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور موت کے عنوانات ان گنت پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں، غفلت ان میں سب سے بڑا عنوان ہے۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں بے سمجھی سے کر رہے ہیں، رسم کے طور پر کر رہے ہیں، خدا کے لیے اسے سمجھ لو، تھوڑا سا خوف پیدا کر لو۔ اس کی ترکیب یہی ہے کہ تھوڑا سا وقت نکال کر اپنے حالات کا جائزہ لو۔ میں تو پہلے کہا کرتا تھا کہ اوراد و وظائف کم کر دیجیے....!

درحقیقت ذکر و شغل بے معنی نہیں، ایک دفعہ بھی اللہ کا نام لے لے اس کی بہت برکات ہیں۔ لیکن کوئی وقت نکال کر اپنی زندگی کا جائزہ بھی لیں اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

کسی خاص وقت میں بیٹھ کر اپنے کو مخاطب کریں اور خدا سے عجز و نیاز کے ساتھ گفتگو کریں، توبہ کریں اور دعائیں کریں۔ یا اللہ! آج کی بدتہذیب اور بداخلاق معاشرہ کی گندگیوں میں گھر گیا ہوں۔ میں آقائے نامدار ﷺ کی شفاعت کا متمنی ہوں، آپ

ان کی اتباع کی توفیق نصیب کیجئے کچھ دنوں کے لیے اوراد و وظائف کم کر دیجئے اور اس مراقبہ کے لیے وقت نکالیے جس کو بھی جو ملا ہے، اسی غور و فکر سے ملا ہے۔

نور ایمان کی برکات:

میں سوچتا ہوں یہ بزرگان دین عاقبت سے اتنا کیوں ڈرتے تھے؟ دراصل ساری زندگی کے افسانے گزر جاتے ہیں، اب آنکھ بند ہوتے ہی ابدآلاباد کی زندگی آنے والی ہے، اس سے لرزہ براندام ہوتے ہیں۔ چونکہ وہاں پھر کوئی عمل تو نہیں ہو سکتا۔ عمل کے لیے تو یہ عرصہ ہے اور یہ عرصہ زندگی نہایت مختصر اور وہاں کی زندگی بڑی قوی اور ہمیشہ رہنے والی، جو کچھ ہو، عذاب ہو یا عیش ہو، وہ دائمی ہوگا۔

ایک دفعہ ہم قبرستان گئے خیال آیا یہیں کہیں ہماری قبر ہوگی۔ ایک قبر پر کتبہ لگا تھا...... "ارے جانے والے آن کر دیکھ میں کس طرح خاک میں پڑا سو رہا ہوں"......

معلوم نہیں کیا حال ہوگا ان کا معلوم نہیں کفن بھی باقی ہے یا نہیں، معلوم نہیں بدن بھی باقی ہے یا صرف ہڈیاں پڑی ہیں۔ سب رگیں جو تنی تھیں پانی ہو کر بہہ گئیں۔ اب کھوپڑی پڑی ہوئی ہے کوئی رگ و ریشہ نہیں۔ دماغ میں جو کچھ بھرا تھا سب کیڑے مکوڑے کھا گئے۔ مجھے ایسی عبرت ہوئی کہ اگر اس خاک کے اندر کسی کو آرام ہے تو صرف ایمان والوں کو، وہ دماغ، وہ غلغلہ سب ختم ہو گیا، عیش کا پروردہ بدن تو خاک میں مل گیا مگر مومن پر اللہ کا کرم بے حساب ہوتا ہے۔ صاحب ایمان! اگر مرنے سے قبل توبہ کرلے اور کتنا ہی گناہ گار رہو اللہ پاک رحم فرما دیتے ہیں۔ تو پھر قبر بھی آغوش رحمت بن جاتی ہے۔

یہ جو دعا ہے حضور ﷺ کی یا اللہ! میرے آگے پیچھے نور دے، میرے اوپر نیچے نور دے، میرے دائیں بائیں اندر باہر نور دے، میرے گوشت میری ہڈیوں میں نور دے کیا تم جانتے ہو کوئی دعا حضور ﷺ بغیر خدا کی رضا کے مانگتے تھے۔ پھر کیا وہ دعا صرف اپنے لیے تھی، ارے یہ امتی امتی کہنے والے ﷺ کیا کیا سامان کر گئے ہیں۔ اپنی غفلت زدہ

امت کے لیے گوشت پوست ختم ہو چکا تو ان ہڈیوں میں نور ہے اور جہاں نور ہے وہاں نار کہاں۔ یہ ہمارے ذوق کی بات ہے، بڑے بڑے بزرگان دین جو گھبراتے تھے وہ عاقبت سامنے محسوس کرتے تھے۔ تمام دنیا دھوکہ ہی دھوکہ ہے یہاں کی لذتیں فانی ہیں، آخرت کا سرمایہ یہی ہے کہ ایمان صحیح ہو اور اعمال ٹھیک ہوں، پھر نہ جان کا خوف ہے نہ قبر کا نہ حشر کا کسی جگہ کھٹکا نہیں ہے، ایمان کو ٹھیک کرلو۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ بَارِكْ وَسَلَّمَ

آدابِ دعا

اب اللہ پاک سے ندامت کے ساتھ التجا کرو کہ یا اللہ! آپ نے جتنی چیزیں ہمارے لیے حرام کی ہیں وہ سب ہمارے معاشرہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ اور ہم ان سے بچ نہیں سکتے ہم کو ان لعنت زدہ اعمال سے بچا لیجیے ہم کو ہمارے اہل وعیال متعلقین سب کو بچا لیجیے......... ہمارے جو احباب واقارب مر چکے ہیں ان کو بخش دیجیے۔ یا اللہ! بچا لیجیے اس ظلمت سے ہم اس کا تحمل نہ کر سکیں گے نہ جانکنی کا نہ قبر کا نہ ہول محشر کا ہم ڈرتے ہیں بچا لیجیے ہم کو ہمارے متعلقین، اہل شہر اور ساری دنیا میں جہاں جہاں حضور ﷺ کے امتی ہیں سب کو بچا لیجیے، یا اللہ ہم! آپ کی رحمتوں سے محروم ہو گئے ہیں اپنی شامت اعمال سے یا اللہ اپنی رحمت واسعہ سے ہم پر رحم فرمایئے، ہم کو ایمان کامل عطا کیجیے۔ اپنے محبوب ﷺ کے صدقہ میں معاف فرما دیجیے۔

صبر کا صلہ

جب بندہ کہتا ہے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (سورۂ بقرہ آیت ۱۵۶)

تو باری تعالیٰ فرماتے ہیں ہماری رحمتیں اور صلواتیں سب تیرے اوپر نازل ہو رہی ہیں اور تو ہدایت یافتہ لوگوں میں ہے، یہ بات بڑے سمجھنے کی ہے۔ اللہ پاک نے کلام پاک نازل فرمایا ان کے لیے جو ہدایات چاہتے ہیں۔ اور اللہ پاک ہدایت عطا کرتے ہیں جس کو وہ چاہتے ہیں اور یہاں بندہ دنیا کے مصائب پر صبر کرنے اور ایک فقرہ انا اللہ کہنے سے وہ بندہ خود من جانب اللہ ہدایت یافتہ قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی پریشانی اس لیے عطا ہوئی تھی کہ تم کو اس کے اوپر صبر کرنے پر ہدایت عطا فرمادیں۔ اور جس کو وہ ہدایت دیں گے، کیا وہ محروم رہ جائے گا۔ مصائب پر صبر کرنے کا یہ صلہ ملا کہ تم پاک ہو گئے، ساری آلائشوں سے ایسی حالت میں یہ بڑی سند مل جائے کتنی بڑی دولت ہے۔ تو یہ دولت کہاں سے ملی؟ صبر کرنے سے بس بیماریوں، ناگواریوں، مصیبتوں سے، ہرگز نہ گھبرانا بس صبر کرو اور انا للہ پڑھو اور شکوہ گلا نہ کرو اس سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

خلعت ندامت:

اب تیسری بات۔ اپنی کوتاہیوں پر توبہ استغفار کرنا، کون بندہ کہتا ہے کہ مجھ سے کوتاہی نہیں ہوئی، گناہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نعمتیں دی ہیں ان کا غلط استعمال ہی گناہ ہے۔ بتایئے ہم کون سی نعمت کا صحیح استعمال کر رہے ہیں؟ ارے سینکڑوں ہزاروں گناہ تو اللہ پاک یوں ہی معاف فرمادیتے ہیں تو اس کا احساس تو پیدا کرو۔ یوں کہو کہ اے اللہ! واقعی ہم نادم ہیں۔ واقعی ہم تجھ سے شرمندہ ہیں۔ اور بڑی غفلت میں ہیں، اس لیے کثرت سے توبہ کرو، جتنے بندگی کے مقامات ہیں سب حاصل ہوتے ہیں استغفار سے۔

خلعت ندامت سب سے پہلا انعام ہے جو اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو ان کو پہلی لغزش پر عطا فرمایا ہے۔ کوتاہی پر، لغزش پر، ہر گناہ پر توبہ کرو، مگر یوں نہیں کہ زبان سے توبہ توبہ کہہ دیا۔ ہماری زندگی میں ساری گندگیاں جو بھری ہوئی ہیں ان کو سوچو اور ایک ایک لغزش کا نام لے کر سمجھ سوچ کر اللہ پاک سے معافی طلب کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے قرآن کی آیتوں میں مجھے یہ آیت زیادہ محبوب

ہے،

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

(الزمر.....۵۳)

تو ہر وقت توبہ واستغفار کرو، اس کی رحمت کے طالب بنو۔

چوتھی بات زمانے کے فتنوں سے پناہ مانگنا ہے۔ آج ہر طرف سے طرح طرح کے فتنے جو کبھی سنے تھے نہ دیکھے تھے۔ حشرات الارض کی طرح زمین سے پھوٹ رہے ہیں۔ اور ہم کو اس سے بچنا ممکن نہیں، جب تک خدا توفیق نہ دے تو ہر وقت ان فتنوں سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرو اور خدا سے اس کی توفیق مانگو۔

حقوق والدین:

اس کے بعد دو چیزیں اور ہیں ایک حقوق والدین ہیں۔ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ماں باپ کی خلاف ورزی ہے۔ جن کے ماں باپ زندہ ہیں ان کو ہر صورت میں انہیں راضی رکھنا چاہیے اور جو وفات پا چکے ہیں ان کے لیے صدقہ کریں، تلاوت نوافل پڑھ کر ثواب پہنچائیں۔ اگر ان کی وصیت ہے تو ان کے ذمہ حقوق واجبہ ادا کریں۔ اور ان کی طرف سے دعائیں کریں کہ یا اللہ! ان سے اتلاف حقوق کا مواخذہ نہ فرمائیے اور ان سے جو روزے نمازیں قضا ہو گئی ہیں ان کا فدیہ دیں۔

حقوق اولاد:

دوسرا حق اولاد کے لیے دعا کرنا اور ان کو نصیحت کرنا ہے۔ یہ نئی نسل تو شریعت کے ضروری مسائل سے بھی واقف نہیں، کچھ دین کی کتابیں بہشتی زیور وغیرہ لا کر گھر میں رکھنا کہ ضروری مسائل سب کو معلوم ہوں اور سیرت رسول اللہ ﷺ سیرت صحابہؓ بھی پڑھنا

ضروری ہے۔

تاثیر دعا:

ہمارے ایک دوست ہیں تین سال سے بیمار پڑے ہیں، مجبور و پریشان ہیں، دعائیں بھی کرتے ہیں، دوسروں سے بھی دعائیں کراتے ہیں، ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ دیکھا تو ان کی حالت ہی بدلی ہوئی تھی کہنے لگے: بس دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا دعاؤں سے، اب نہیں مانگیں گے دعائیں اور نہ ہی نماز وغیرہ میں کچھ رکھا ہے۔ غرض ان کی حالت مایوسانہ تھی میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور یہ نہ سمجھ میں آیا کہ ایسی حالت میں ان کو کیا سمجھاؤں سب بے اثر ہوگا۔ دفعتاً مجھے خیال آیا اور مجھے خیال کہاں سے آتا یہ میرے حضرت رحمۃ اللہ ہی کا فیض تھا، بس میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور کہا بس جو کچھ میں کہوں اس کو دہراتے جاؤ......!

میں نے لہجہ بدل لیا اور تیزی سے ان سے کہا اور وہ بھی میرے ساتھ دہرانے لگے کہ یا اللہ! میں نے ساری عمر تو ایمان کو سینے سے لگائے رکھا اب آخری وقت ہے، شیطان ڈاکہ ڈال رہا ہے میرے ایمان پر یا اللہ! یہ نہ معلوم مجھ سے کیا کیا کہلوا رہا ہے، یا اللہ! اگر آخری وقت میں شیطان نے ہم کو بہکا دیا تو یہ خسران عظیم ہوگا۔

یا اللہ! اگر ہم بہک بھی جائیں ہمارے ہوش وحواس ٹھیک نہ ہوں، ہم کچھ بک جائیں تو یا اللہ! ہم کو معاف کر دیجئے ہم کو ہدایت عطا فرمائیے۔ یا اللہ! ہم ضعیف الایمان ہیں یا اللہ! ہم کو اور ہمارے اہل وعیال کو اور پوری امت کو دولت ایمان سے محروم نہ فرمائیے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ان کی حالت بدل گئی۔ الحمدللہ

اب دعا فرمائیے کہ اے اللہ ہم کو اس لعنت زدہ معاشرے سے بچا۔ یا اللہ! جہنم کے اعمال نے ہم کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے ہم کو اس سے نجات دے، یا اللہ! اپنی عظمت محبت اور اطاعت نصیب فرما۔ یا اللہ! اپنے پیارے حبیب ﷺ کی اتباع کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! ہم کو ایمان پر قائم رکھ اور ایمان ہی کے ساتھ ہمارا خاتمہ بالخیر

کرے......آمین!

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

رمضان کی اہمیت

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم

رمضان کی اہمیت پر آنحضرت ﷺ کا خطبہ

اس خطبہ میں رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی اہمیت، اس کی برکات، اس کی فضیلتیں اور اس کے احکام و مسائل ارشاد فرمائے تھے اور یہ خطبہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان سے ایک دن پہلے شعبان کے آخری دن دیا تھا تاکہ چاند جیسے ہی نظر آجائے تو اسی وقت سے لوگ رمضان کی نعمتوں اور فضیلتوں کو حاصل کرنے کے کام میں لگ جائیں، ورنہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ آپ ﷺ پہلے روزے کو چاند دیکھنے کے بعد یا رات کو تراویح کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے مگر اس کے درمیان کا بہت سارا وقت بے خبری میں نکل جاتا۔ اس لیے آپ ﷺ نے رمضان سے ایک دن پہلے صحابہ کرامؓ سے خطاب فرمایا، جس میں رمضان سے متعلق باتیں ارشاد فرمائیں تو آج اسی خطبہ کی اہم اہم باتیں آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں

رمضان عظیم الشان مہینہ ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ:

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ مُّبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ.

ترجمہ: ”اے لوگو! تمہارے اوپر ایک عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہو گیا ہے جو کہ بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کے اندر ایک رات ایسی بھی آتی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔“ (منتخب بحوالہ فضائل اعمال، ص: ۵۱۳)

لیلۃ القدر کا ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ایک ہزار مہینوں میں دن اور رات میں مسلسل عبادت کرتا رہے اور عبادت کے علاوہ کچھ نہ کرے، اس کو جتنا ثواب اور فائدہ ملے گا تو اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر میں جاگ کر عبادت کرنے والے کو اس سے زیادہ ثواب عطا فرمائیں گے۔

روزہ وقت کی بچت کا ذریعہ:

رمضان میں وقت بھی بہت بچتا ہے۔ رمضان میں دوپہر کے کھانا پکانے کے چکر سے عورتوں کا سارا وقت بچا اور کھانا کھانے میں مردوں کا بھی وقت لگتا ہے، کام چھوڑ چھاڑ کر کھانے کے لیے آتے ہیں اور جب کھانا کھاتے ہیں تو طبیعت سست ہو جاتی ہے تو قیلولہ کو جی چاہتا ہے۔ روزہ رکھنے سے کافی سارا وقت بچ جاتا ہے، صحت بھی ٹھیک ہو جاتی ہے اور طاقت بھی آ جاتی ہے۔

روزے رکھنے کا اجر و ثواب:

روزے رکھنے کا اتنا عظیم الشان ثواب ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایک نیکی کا ثواب دس دس گنا دیتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ سات سو گنا تک بھی دیتے ہیں سوائے روزہ کہ روزہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ کا ثواب اس سات سو کے قانون کا بھی پابند نہیں ہے بلکہ اس کا تو ثواب جتنا میں چاہوں گا دوں گا۔

اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ

(متفق علیہ بحوالہ خطبات الاحکام، ص: ۲۶۸)

ترجمہ: ”روزہ خاص میرے ہی لیے ہوتا ہے اور میں خود ہی اس کا جزا دوں گا۔“

روزہ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ:

روزے کا ایک خاص فائدہ ہے جس کی طرف قرآن کریم اور حدیث نے اشارہ کیا ہے اور وہ یہ کہ روزہ رکھنے سے انسان کے اندر تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ ہر عبادت کے الگ الگ فوائد ہوتے ہیں، نماز کے کچھ اور فوائد ہیں، زکوٰۃ کے کچھ اور فوائد ہیں اور حج کے کچھ اور فوائد ہیں۔ ایک عبادت کے فضائل دوسری عبادت سے حاصل نہیں ہوتے، روزے کا ایک خاص فائدہ تقویٰ ہے۔ روزہ رکھنے سے خدا کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے اور یہ دھیان رہنے لگتا ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

قرآن نے کہا کہ ''روزے جو تمہارے اوپر فرض کیے ہیں اس واسطے فرض کیے ہیں تاکہ تمہارے دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔'' اللہ کا خوف پیدا ہو اور یہ احساس دل میں رہنے لگے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی فکر پیدا ہو اسی کا نام ''تقویٰ'' ہے۔ ہمارے دل میں خلش رہنے لگے کہ یہ کام جو میں کر رہا ہوں پتہ نہیں جائز ہے یا ناجائز۔ اسی کا نام تقویٰ اور خوف ہے۔ ہمارے دلوں میں اگر تقویٰ پیدا ہو جائے تو سارے گناہوں کا خاتمہ ہو جائے جب اللہ کا خوف آجائے اور یہ احساس رہنے لگے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، گناہ کروں گا، نافرمانی کروں گا تو وہ مجھے عذاب میں پکڑ لے گا تو سارے گناہوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور سارے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

روزہ رکھنا مشکل نہیں ہے:

اللہ تعالیٰ نے ہمارے روزوں کو ایسا آسان کر دیا کہ روزے میں بولنے پر پابندی نہیں ہے، روزے میں صرف تین چیزوں کی پابندی ہے۔ کھانے کی، پینے کی اور جماع۔ (جنسی لذت حاصل کرنے کی) اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو صرف ایک وقت کے کھانے کا ناغہ ہوتا ہے۔ ہم تو تین وقت کھانا کھاتے ہیں، ناشتے کا، دوپہر کا اور پھر رات کا کھانا کھاتے ہیں۔ روزے میں صرف دوپہر کے کھانے کو بیچ سے نکال دیں اور ویسے

ہم تو اس کی کمی دونوں وقتوں میں بھی پوری کر لیتے ہیں اور سود کے ساتھ وصول کرتے ہیں۔ (اللہ معاف کرے، سود سے اللہ بچائے) خیر سود تو میں نے ایسے مزاحاً کہہ دیا۔ مطلب یہ کہ ہم لوگ سحری اور افطاری میں اتنا ڈٹ کے کھاتے ہیں کہ شاید وہ تین چار وقتوں کے برابر ہو جاتا ہو۔

سردیوں میں روزہ رکھنا تو اتنا آسان ہے کہ مال غنیمت ہے لوٹ لو اس ردیوں کے دن چھوٹے اور ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ سردیوں کے روزوں میں پیاس بھی نہیں لگتی۔ پھر ایک بات اور بھی ہے کہ کھانا کھانے سے پیاس لگتی ہے۔ جب پیٹ میں غذا ہوتی ہے تو غذا کو ہضم کرنے کے لیے معدہ اور جگر پانی مانگتا ہے۔ جب آدمی خالی پیٹ ہو تو جسم زیادہ پانی بھی نہیں مانگتا اور پیاس بھی کم لگتی ہے۔

روزہ حصول صحت کا ذریعہ:

پھر اس روزے کے بارے میں تمام طبیبوں، حکیموں، معالجوں اور ڈاکٹروں کا اتفاق ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ روزہ رکھنا صحت بخش عمل ہے۔ روزہ رکھنے سے صحت کی حفاظت ہوتی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بھی ارشاد ہے:

''تم روزے رکھا کرو تا کہ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے۔''

(طبرانی بحوالہ حیات المسلمین، صفحہ ۱۱۲)

روزے اور تراویح کا حکم:

حضور ﷺ نے آگے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

شَهْرٌ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا

(بیہقی بحوالہ فضائل اعمال، ص: ۵۱۴)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اس رمضان کے روزوں کو فرض کیا ہے

اوراس کی راتوں میں قیام کرنے کوثواب کی چیز بنایا ہے۔"

رمضان میں دن کی عبادت روزہ ہے اور رات کی عبادت تراویح ہے۔ روزہ رکھنا عظیم الشان عبادت ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۳)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے فرض کیے گئے ہیں، جیسا کہ پچھلی امتوں پر بھی روزے فرض کیے گئے تھے۔ (صرف تمہارے ہی اوپر فرض نہیں ہیں پچھلی امت پر بھی روزے فرض کیے گئے تھے) تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔"

روزے افطار کرانے کا ثواب:

اب دیکھئے! رمضان میں ایک چھوٹا سا عمل ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کو افطار کرا دے، افطار کرنے والا چاہے مال دار ہو یا غریب ہو، اپنا ہو یا پرایا ہو، جان پہچان کا ہو یا اجنبی ہو۔ کسی کی کوئی تخصیص نہیں اور افطار کرانے کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر کھانا کھلائے بلکہ صرف، مثلاً: کھجور سے افطار کرا دے یا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ پانی ملے ہوئے دودھ سے افطار کرا دے یا کسی اور چیز سے افطار کرا دے اور کچھ نہیں تو پانی کے ایک گھونٹ سے افطار کرا دے۔ یہ تو بہت آسان ہے کہ آپ نے افطاری کے لیے گلاس میں اپنے پینے کے لیے پانی بھر رکھا ہے وہ گلاس کسی دوسرے کو دے دیا کہ

بھائی تم پی لو، اپنے لیے پھر دوسرا لائے یا دو کھجوریں تھیں ایک کھجور سے خود افطار کر لیا اور دوسری سے کسی اور کو افطار کرا دیا، یا کھانے پینے کی کوئی اور چیز تھی آپ نے دوسرے کو افطار کرنے کے لیے دے دی اس پر یہ وعدہ ہے کہ اپنے روزے کا تو ثواب ملے ہی گا اور اس نے جس کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اپنے روزے کا پورا ثواب ملے گا اور اس روزہ افطار کرانے والے کو ایک اور روزے کا پورا ثواب ملے گا اور اپنے روزے کا ثواب بھی الگ ملے گا اور جس کا افطار کرایا اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی بلکہ اس کے سارے گناہ (صغیرہ) معاف ہو جائیں گے اور جہنم کی آگ سے آزاد ہو جائے گا۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بھی توبہ کر رکھی ہو۔

☆ ☆ ☆

رمضان کس طرح گزاریں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رمضان کس طرح گزاریں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَسَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ۔

(سورۃ البقرۃ:۱۸۵)

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ

الْکَرِیْمُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

رمضان، ایک عظیم نعمت:

بزرگانِ محترم و برادرانِ عزیز! یہ رمضان المبارک کا مہینہ اللہ جل شانہ کی بڑی عظیم نعمت ہے۔ ہم اور آپ اس مبارک مہینے کی حقیقت اور اس کی قدر کیسے جان سکتے ہیں، کیونکہ ہم لوگ دن رات اپنے دنیاوی کاروبار میں الجھے ہوئے ہیں اور صبح سے شام تک دنیا ہی کی دوڑ دھوپ میں لگے ہوئے ہیں اور مادیت کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہم کیا جانیں کہ رمضان کیا چیز ہے؟ اللہ جل شانہ جن کو اپنے فضل سے نوازتے ہیں اور اس مبارک مہینے میں اللہ جل شانہ کی طرف سے انوار و برکات کا جو سیلاب آتا ہے اس کو پہچانتے ہیں، ایسے حضرات کو اس مہینے کی قدر ہوتی ہے۔ آپ نے یہ حدیث سنی ہوگی کہ جب نبی کریم ﷺ رجب کا چاند دیکھتے تو دعا فرمایا کرتے تھے کہ:

﴿ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ ﴾ (مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۱۶۵)

"اے اللہ، ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا دیجئے۔" یعنی ہماری عمر اتنی دراز کر دیجئے کہ ہمیں اپنی عمر میں رمضان کا مہینہ نصیب ہو جائے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ رمضان آنے سے دو ماہ پہلے رمضان کا انتظار اور اشتیاق شروع ہو گیا اور اس کے حاصل ہو جانے کی دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ مہینہ نصیب فرما دے۔ یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جس کو رمضان المبارک کی صحیح قدر و قیمت معلوم ہو۔

عمر میں اضافے کی دعا:

اس حدیث سے یہ پتہ چلا کہ اگر کوئی شخص اس نیت سے اپنی عمر میں اضافے کی دعا کرے کہ میری عمر میں اضافہ ہو جائے تاکہ اس عمر کو میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق صحیح استعمال کرسکوں اور پھر وہ آخرت میں کام آئے، تو عمر کے اضافے کی یہ دعا کرنا اس حدیث سے ثابت ہے۔ لٰہذا یہ دعا مانگنی چاہیے کہ یا اللہ! میری عمر میں اتنا اضافہ فرمادیں کہ میں اس میں آپ کی رضا کے مطابق کام کرسکوں اور جس وقت میں آپ کی بارگاہ میں پہنچوں تو اس وقت آپ کی رضا کا مستوجب بن جاؤں۔ لیکن جو لوگ اس قسم کی دعا مانگتے ہیں کہ ”یا اللہ! اب تو اس دنیا سے اٹھا ہی لے۔“ حضور اقدس ﷺ نے ایسی دعا کرنے سے منع فرمایا ہے اور موت کی تمنا کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ ارے تم تو یہ سوچ کر موت کی دعا کر رہے ہو کہ یہاں (دنیا میں) حالات خراب ہیں جب وہاں چلے جائیں گے تو وہاں اللہ میاں کے پاس سکون مل جائے گا۔ ارے! یہ تو جائزہ لو کہ تم نے وہاں کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ کیا معلوم کہ اگر اس وقت موت آجائے تو خدا جانے کیا حالات پیش آئیں۔ اس لیے ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرمائے اور جب تک اللہ تعالیٰ نے عمر مقرر کر رکھی ہے، اس وقت تک اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زندگی کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کی دعا:

چنانچہ حضور اقدس ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْراً لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْراً لِّیْ ﴾ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

”اے اللہ! جب تک میرے حق میں زندگی فائدہ مند ہے، اس وقت تک مجھے زندگی عطا فرما اور جب میرے حق میں موت فائدہ مند ہو جائے، اے اللہ! مجھے موت عطا

فرمائے" لہٰذا یہ دعا کرنا کہ یا اللہ! میری عمر میں اتنا اضافہ کر دیجئے کہ آپ کی رضا کے مطابق اس میں کام کرنے کی توفیق ہو جائے، یہ دعا کرنا درست ہے جو حضور ﷺ کی اس دعا سے مستفاد ہوتی ہے کہ اے اللہ! ہمیں رمضان تک پہنچا دیجئے۔

رمضان کا انتظار کیوں؟

اب سوال یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو یہ اشتیاق اور انتظار کیوں ہو رہا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ آجائے اور ہمیں مل جائے؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو اپنا مہینہ بنایا ہے، ہم لوگ چونکہ ظاہر بین قسم کے لوگ ہیں، اس لیے ظاہری طور پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ رمضان المبارک کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ روزوں کا مہینہ ہے، اس میں روزے رکھے جائیں گے اور تراویح پڑھی جائے گی اور بس۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بات یہاں تک ختم نہیں ہوتی، بلکہ روزے ہوں یا تراویح ہوں یا رمضان المبارک کی کوئی اور عبادت ہو، یہ سب عبادات ایک اور بڑی چیز کی علامت ہیں، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو اپنا مہینہ بنایا ہے تاکہ وہ لوگ جو گیارہ مہینے تک مال کی دوڑ دھوپ میں لگے رہے اور ہم سے دور رہے اور اپنے دنیوی کاروبار میں الجھے رہے اور خواب غفلت میں مبتلا رہے، ہم ان لوگوں کو ایک مہینہ اپنے قرب کا عطا فرماتے ہیں، ان سے کہتے ہیں کہ تم ہم سے بہت دور چلے گئے تھے اور دنیا کے کام دھندوں میں الجھ گئے تھے، تمہاری سوچ، تمہاری فکر، تمہارا خیال، تمہارے اعمال، تمہارے افعال، یہ سب دنیا کے کاموں میں لگے ہوئے تھے، اب ہم تمہیں ایک مہینہ عطا کرتے ہیں، اس مہینے میں تم ہمارے پاس آجاؤ اور اس کو ٹھیک ٹھیک گزار لو، تو تمہیں ہمارا قرب حاصل ہو جائے گا، کیونکہ یہ ہمارے قرب کا مہینہ ہے۔

انسان کی پیدائش کا مقصد:

دیکھئے! انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ

تعالٰی نے قرآن کریم کے اندر ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾

(الذاریات:۵۶)

"یعنی میں نے جنات اور انسان کو صرف ایک کام کے لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ انسان کا اصل مقصدِ زندگی اور اس کے دنیا میں آنے اور دنیا میں رہنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ جل شانہ کی عبادت کرے۔"

کیا فرشتے عبادت کے لیے کافی نہیں تھے؟

اب اگر کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ اس مقصد کے لیے تو اللہ تعالٰی نے فرشتوں کو پہلے ہی پیدا فرما دیا تھا، اب اس مقصد کے لیے دوسری مخلوق، یعنی انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتے اگرچہ عبادت کے لیے پیدا کیے گئے تھے، لیکن وہ اس طرح پیدا کیے گئے تھے کہ خلقتاً عبادت کرنے پر مجبور تھے، اس لیے کہ ان کی فطرت میں صرف عبادت کا مادہ رکھا گیا تھا، عبادت کے علاوہ گناہ اور معصیت اور نافرمانی کا مادہ رکھا ہی نہیں گیا تھا۔ لیکن حضرت انسان اس طرح پیدا کیے گئے کہ ان کے اندر نافرمانی کا مادہ بھی رکھا گیا، گناہ کا مادہ بھی رکھا گیا، اور پھر حکم دیا گیا کہ عبادت کرو۔ اس لیے فرشتوں کے لیے عبادت کرنا آسان تھا، لیکن انسان کے اندر خواہشات ہیں، جذبات ہیں، محرکات ہیں اور ضروریات ہیں اور گناہوں کے دواعی ہیں، اور پھر حکم یہ دیا گیا کہ گناہوں کے ان دواعی سے بچتے ہوئے اور ان جذبات کو کنٹرول کرتے ہوئے اور گناہوں کی خواہشات کو کچلتے ہوئے اللہ تعالٰی کی عبادت کرو۔

عبادات کی دو قسمیں:

یہاں ایک بات اور سمجھ لینی چاہیے، جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض اوقات گمراہیاں پیدا ہو جاتی ہیں، وہ یہ کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ مومن کا ہر کام عبادت

ہے، یعنی اگر مومن کی نیت صحیح ہے اور اس کا طریقہ صحیح ہے اور وہ سنت کے مطابق زندگی گزار رہا ہے تو پھر اس کا کھانا بھی عبادت ہے، اس کا سونا بھی عبادت ہے، اس کا ملنا جلنا بھی عبادت ہے، اس کا کاروبار کرنا بھی عبادت ہے، اس کا بیوی بچوں کے ساتھ ہنسنا بولنا بھی عبادت ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح ایک مومن کے یہ سب کام عبادت ہیں، اسی طرح نماز بھی عبادت ہے، تو پھر ان دونوں عبادتوں میں کیا فرق ہے؟ ان دونوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے اور اس فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

پہلی قسم: براہِ راست عبادت:

ان دونوں عبادتوں میں فرق یہ ہے کہ ایک قسم کے اعمال وہ ہیں جو براہِ راست عبادت ہیں، اور جن کا مقصد اللہ تعالیٰ کی بندگی کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہیں ہے اور وہ اعمال صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لیے ہی وضع کیے گئے ہیں۔ جیسے نماز ہے، اس نماز کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی ہے کہ بندہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اللہ تعالیٰ کے آگے سر نیاز جھکائے، اس نماز کا کوئی اور مقصد اور مصرف نہیں ہے، لہٰذا یہ نماز اصلی عبادت اور براہِ راست عبادت ہے۔ اسی طرح روزہ، زکوٰۃ، ذکر، تلاوت، صدقات، حج، عمرہ اور یہ سب اعمال ایسے ہیں کہ ان کو صرف عبادت ہی کے لیے وضع کیا گیا ہے، ان کا کوئی اور مقصد اور مصرف نہیں ہے، براہِ راست عبادتیں ہیں۔

دوسری قسم: بالواسطہ عبادت:

ان کے مقابلے میں کچھ اعمال وہ ہیں جن کا اصل مقصد تو کچھ اور تھا، مثلاً: اپنی دنیاوی ضروریات اور خواہشات کی تکمیل تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مومن سے یہ کہہ دیا کہ اگر تم اپنے دنیاوی کاموں کو بھی نیک نیتی سے، ہماری مقرر کردہ حدود کے اندر اور ہماری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق انجام دو گے تو ہم تمہیں ان کاموں پر بھی

ویسا ہی ثواب دیں گے، جیسے ہم پہلی قسم کی عبادت پر دیتے ہیں۔ لہٰذا یہ عبادات براہِ راست نہیں ہیں بلکہ بالواسطہ عبادت ہیں اور یہ عبادات کی دوسری قسم ہے۔

''حلال کمانا'' بالواسطہ عبادت ہے:

مثلاً: یہ کہہ دیا کہ اگر تم بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے جائز حدود کے اندر رہ کر کماؤ گے اور اس نیت کے ساتھ رزقِ حلال کماؤ گے کہ میرے ذمے میری بیوی کے حقوق ہیں، میرے ذمے میرے بچوں کے حقوق ہیں، میرے ذمے میرے نفس کے حقوق ہیں، ان حقوق کو ادا کرنے کے لیے میں کما رہا ہوں، تو اس کمائی کرنے کو بھی اللہ تعالیٰ عبادت بنا دیتے ہیں۔ لیکن اصلاً یہ کمائی کرنا عبادت کے لیے نہیں بنایا گیا، اس لیے یہ کمائی کرنا براہِ راست عبادت نہیں بلکہ بالواسطہ عبادت ہے۔

براہِ راست عبادت افضل ہے:

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جو عبادت براہِ راست عبادت ہے، وہ ظاہر ہے کہ اس عبادت سے افضل ہوگی جو بالواسطہ عبادت ہے اور اس کا درجہ زیادہ ہوگا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا کہ ''میں نے جنات اور انسان کو صرف اس لیے پیدا کیا تاکہ وہ میری عبادت کریں۔'' اس سے مراد عبادت کی پہلی قسم ہے جو براہِ راست عبادت ہیں۔ عبادت کی دوسری قسم مراد نہیں جو بالواسطہ عبادت ہیں۔

ایک ڈاکٹر صاحب کا واقعہ:

چند روز قبل ایک خاتون نے مجھ سے پوچھا کہ میرے شوہر ڈاکٹر ہیں، انہوں نے اپنا کلینک کھول رکھا ہے، مریضوں کو دیکھتے ہیں، اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو وہ وقت پر نماز نہیں پڑھتے، اور رات کو جب کلینک بند کر کے گھر واپس آتے ہیں تو تینوں نمازیں ایک ساتھ پڑھ لیتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ گھر آ کر ساری نمازیں اکٹھی کیوں پڑھتے ہیں، وہیں کلینک میں وقت پر نماز ادا کر لیا کریں تاکہ قضا نہ ہوں۔ جواب میں

شوہر نے کہا کہ میں مریضوں کا جو علاج کرتا ہوں یہ خدمتِ خلق کا کام ہے اور خدمتِ خلق بہت بڑی عبادت ہے اور اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے، اس لیے میں اس کو ترجیح دیتا ہوں، اور نماز پڑھنا چونکہ میرا ذاتی معاملہ ہے، اس لیے میں گھر آکر اکٹھی ساری نمازیں پڑھ لیتا ہوں تو وہ خاتون مجھ سے پوچھ رہی تھیں کہ میں اپنے شوہر کی اس دلیل کا کیا جواب دوں؟

نماز کسی حال معاف نہیں:

حقیقت میں ان کے شوہر کو یہاں سے غلط فہمی پیدا ہوئی کہ ان دونوں قسم کی عبادتوں کے مرتبے میں جو فرق ہے اس فرق کو نہیں سمجھ سکے۔ وہ فرق یہ ہے کہ نماز کی عبادت براہ راست ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم جنگ کے میدان میں بھی ہو اور دشمن سامنے موجود ہو تب بھی نماز پڑھو، اگرچہ اس وقت نماز کے طریقے میں آسانی پیدا فرما دی، لیکن نماز کی فرضیت اس وقت بھی ساقط نہیں فرمائی، چنانچہ نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴾

(النساء: ۱۰۳)

”بے شک نماز اپنے مقررہ وقت پر مومنین پر فرض ہے۔“

اب بتائیے کہ جہاد سے بڑھ کر اور کیا عمل ہوگا، لیکن حکم یہ دیا کہ جہاد میں بھی وقت پر نماز پڑھو۔

خدمتِ خلق دوسرے درجے کی عبادت ہے:

حتیٰ کہ اگر ایک انسان بیمار پڑا ہوا ہے اور اتنا بیمار ہے کہ وہ کوئی کام انجام نہیں دے سکتا، اس حالت میں بھی یہ حکم ہے کہ نماز مت چھوڑو، نماز تو ضرور پڑھو، لیکن ہم تمہارے لیے یہ آسانی کر دیتے ہیں کہ کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھ لو، بیٹھ کر نہیں پڑھ

سکتے تو لیٹ کر پڑھ لو اور اشارہ سے پڑھ لو، وضو نہیں کر سکتے تو تیمم کر لو، لیکن پڑھو ضرور۔ یہ نماز کسی حال میں بھی معاف نہیں فرمائی، اس لیے کہ نماز براہ راست اور مقصود بالذات عبادت ہے اور پہلے درجے کی عبادت ہے، اور ڈاکٹر صاحب جو مریضوں کا علاج کرتے ہیں یہ خدمت خلق ہے، یہ بھی بہت بڑی عبادت ہے، لیکن یہ دوسرے درجے کی عبادت ہے، براہ راست عبادت نہیں۔ لہٰذا اگر ان دونوں قسموں کی عبادتوں میں تعارض اور تقابل ہو جائے تو اس صورت میں اس عبادت کو ترجیح ہو گی جو براہ راست عبادت ہے۔ چونکہ ان ڈاکٹر صاحب نے ان دونوں قسم کی عبادتوں کے درمیان فرق کو نہیں سمجھا، اس کے نتیجے میں اس غلطی کے اندر مبتلا ہو گئے۔

دوسری ضروریات کے مقابلے میں نماز زیادہ اہم ہے:

دیکھئے! جس وقت آپ مطب میں خدمت خلق کے لیے بیٹھتے ہیں، اس دوران آپ کو دوسری ضروریات کے لیے بھی تو اٹھنا پڑتا ہے، مثلاً: اگر بیت الخلاء جانے کی یا غسل خانے میں جانے کی ضرورت پیش آجائے تو آخر اس وقت بھی تو آپ مریضوں کو چھوڑ کر جائیں گے، اسی طرح اگر اس وقت بھوک لگی ہوئی ہے اور کھانے کا وقت آگیا ہے، اس وقت آپ کھانے کے لیے وقفہ کریں گے یا نہیں؟ جب آپ ان کاموں کے لیے اٹھ کر جا سکتے ہیں، تو اگر نماز کا وقت آنے پر نماز کے لیے اٹھ جائیں گے تو اس وقت کیا دشواری پیش آجائے گی؟ اور خدمت خلق میں کون سی رکاوٹ پیدا ہو جائے گی؟ جب کہ دوسری ضروریات کے مقابلہ میں نماز زیادہ اہم ہے۔ دراصل دونوں عبادتوں میں فرق نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی۔ یوں تو دوسری قسم کی عبادت کے لحاظ سے ایک مومن کا ہر کام عبادت بن سکتا ہے، اگر ایک مومن نیک نیتی سے سنت کے طریقے پر کام کرے تو اس کی ساری زندگی عبادت ہے، لیکن وہ دوسرے درجے کی عبادت ہے۔ پہلے درجے کی عبادت نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اللہ کا ذکر وغیرہ، یہ براہ راست اللہ کی عبادتیں ہیں اور اصل میں انسان کو اسی عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

انسان کا امتحان لینا ہے:

انسان کو اس عبادت کے لیے اس لیے پیدا فرمایا تا کہ یہ دیکھیں کہ یہ انسان جس کے اندر ہم نے مختلف قسم کے داعیے اور خواہشات رکھی ہیں، ہم نے اس کے اندر گناہوں کے جذبات اور ان کا شوق رکھا ہے، ان تمام چیزوں کے باوجود یہ انسان ہماری طرف آتا ہے اور ہمیں یاد کرتا ہے یا یہ گناہوں کے داعیے کی طرف جاتا ہے اور ان جذبات کو اپنے اوپر غالب کر لیتا ہے۔ اس مقصد کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا۔

یہ حکم بھی ظلم نہ ہوتا:

جب یہ بات سامنے آ گئی کہ انسان کا مقصودِ زندگی عبادت ہے، لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو یہ حکم دیتے کہ چونکہ تم دنیا کے اندر عبادت کے لیے آئے ہو اور تمہاری زندگی کا مقصد بھی عبادت ہے، تو اب صبح سے شام تک تمہارا اور کوئی کام نہیں، بس ایک ہی کام ہے، اور وہ یہ کہ تم ہمارے سامنے ہر وقت سجدے میں پڑے رہو اور ہمارا ذکر کرتے رہو، اور جہاں تک ضروریات زندگی کا تعلق ہے تو چلو ہم تمہیں اتنی مہلت دیتے ہیں کہ درمیان میں اتنا وقفہ کرنے کی اجازت ہے کہ تم درمیان میں دوپہر کا کھانا اور شام کا کھانا کھا لیا کرو تا کہ تم زندہ رہ سکو، لیکن باقی سارا وقت ہمارے سامنے سجدہ میں رہتے ہوئے گزارو۔ اگر اللہ تعالیٰ یہ حکم جاری کر دیتے تو کیا ہم پر کوئی ظلم ہوتا؟ ہرگز نہیں۔ اس لیے کہ ہمیں پیدا ہی اسی کام کے لیے کیا گیا ہے۔

ہم اور آپ بکے ہوئے مال ہیں:

لہٰذا ایک طرف تو عبادت کے مقصد سے پیدا فرمایا، اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ﴾ (التوبہ:۱۱۱)

"یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانیں اور تمہارا مال خرید لیا ہے اور اس کی قیمت جنت لگا دی ہے۔" لہٰذا ہم اور آپ تو بکے ہوئے مال ہیں، ہماری جان بھی بکی ہوئی ہے اور ہمارا مال بھی بکا ہوا ہے۔ اب اگر ان کو خریدنے والا جس نے ان کی اتنی بڑی قیمت لگائی ہے، یعنی جنت، جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے، وہ خریدار اگر یہ کہہ دے کہ تمہیں صرف اپنی جان بچانے کی حد تک کھانے پینے کی اجازت ہے اور کسی کام کی اجازت نہیں ہے، بس ہمارے سامنے سجدے میں پڑے رہو، تو اسے یہ حکم دینے کا حق تھا، ہم پر کوئی ظلم نہ ہوتا، لیکن یہ عجیب خریدار ہے جس نے ہماری جان اور مال کو خرید لیا اور اس کی اتنی بڑی قیمت بھی لگا دی اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ ہم نے تمہاری جان بھی خرید لی اور اب تمہیں ہی واپس کر دیتے ہیں، تم ہی اپنی جان سے فائدہ اٹھاؤ اور ساری زندگی اس سے کام لیتے رہو۔ کھاؤ، کماؤ، تجارت کرو، ملازمت کرو اور دنیا کی دوسری جائز خواہشات پوری کرو، سب کی تمہیں اجازت ہے، بس اتنی بات ہے کہ پانچ وقت ہمارے دربار میں آجایا کرو اور تھوڑی سی پابندی لگاتے ہیں کہ یہ کام اس طرح کرو اور اس طرح نہ کرو۔ بس ان کاموں کی پابندی کر لو، باقی تمہیں کھلی چھوٹ ہے۔

انسان اپنا مقصدِ زندگی بھول گیا:

اب جب اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو اس کی جان اور اس کا مال واپس دے دیا اور یہ کہہ دیا کہ تمہارے لیے تجارت بھی جائز، ملازمت بھی جائز، زراعت بھی جائز۔ جب سب چیزیں جائز کر دیں تو اب اس کے بعد جب یہ حضرت انسان تجارت کرنے کے لیے اور ملازمت کرنے کے لیے، زراعت کرنے اور کھانے کمانے کے لیے نکلے تو وہ یہ بھول گئے کہ ہم اس دنیا میں کیوں بھیجے گئے تھے؟ اور ہمارا مقصدِ زندگی کیا تھا؟ کس نے ہمیں خریدا تھا؟ اور اس خریداری کا کیا مقصد تھا؟ اس نے ہم پر کیا پابندیاں لگائی تھیں؟

اور کیا احکام ہمیں دیئے تھے؟ یہ سب باتیں تو بھول گئے، اور اب خوب تجارت ہو رہی ہے، خوب پیسہ کمایا جا رہا ہے، اور آگے بڑھنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے اور اسی کی فکر ہے اور اسی میں دن رات لگا ہوا ہے۔ اور اگر کسی کو نماز کی فکر ہوئی بھی تو حواس باختہ حالت میں مسجد میں حاضر ہو گیا، اب دل کہیں ہے، دماغ کہیں ہے اور جلدی جلدی جیسی تیسی نماز ادا کی اور پھر واپس جا کر تجارت میں لگ گیا۔ اور کبھی مسجد میں بھی آنے کی توفیق نہیں ہوئی تو گھر میں پڑھ لی، اور کبھی نماز ہی نہ پڑھی اور قضا کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ دنیاوی اور تجارتی سرگرمیاں انسان پر غالب آتی چلی گئیں۔

عبادت کی خاصیت:

عبادت کا خاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان کا رشتہ جوڑتی ہے، اس کے ساتھ ایک تعلق قائم کرتی ہے، جس کے نتیجے میں انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

دنیاوی کاموں کی خاصیت:

دوسری طرف دنیاوی کاموں کا خاصیت یہ ہے کہ اگرچہ انسان ان کو صحیح دائرے میں رہ کر بھی کرے، مگر پھر بھی یہ دنیاوی کام رفتہ رفتہ انسان کو معصیت کی طرف لے جاتے ہیں اور روحانیت سے دور کر دیتے ہیں۔

اب جب گیارہ مہینے اسی دنیاوی کاموں میں گزر گئے اور اس میں مادیت کا غلبہ رہا اور روپے پیسے حاصل کرنے اور زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کا غلبہ رہا تو اس کے نتیجے میں انسان پر مادیت غالب آ گئی اور عبادتوں کے ذریعہ جو رشتہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ قائم ہوتا تھا، وہ رشتہ کمزور ہو گیا، اس کے اندر ضعف آ گیا، اور جو قرب حاصل ہوتا تھا وہ حاصل نہ ہو سکا۔

رحمت کا خاص مہینہ:

تو چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جو انسان کے خالق ہیں، وہ جانتے تھے کہ یہ حضرت انسان جب دنیا کے کام دھندے میں لگے گا تو ہمیں بھول جائے گا، اور پھر ہماری عبادات کی طرف اس کا اتنا انہماک ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے اس انسان سے فرمایا کہ ہم تمہیں ایک موقع اور دیتے ہیں اور ہر سال تمہیں ایک مہینہ دیتے ہیں، تاکہ جب تمہارے گیارہ مہینے ان دنیاوی کام دھندوں میں گزر جائیں اور مادے کے اور روپے پیسے کے چکر میں الجھے ہوئے گزر جائیں تو اب ہم تمہیں رحمت کا ایک خاص مہینہ عطا کرتے ہیں، اس ایک مہینے کے اندر تم ہمارے پاس آ جاؤ تا کہ گیارہ مہینوں کے دوران تمہاری روحانیت میں جو کمی واقع ہوگئی ہے اور ہمارے ساتھ تعلق اور قرب میں جو کمی واقع ہوگئی ہے، اس مبارک مہینہ میں تم اس کمی کو دور کرلو۔ اور اس مقصد کے لیے بھی ہم تمہیں یہ ہدایت کا مہینہ عطا کرتے ہیں کہ تمہارے دلوں پر جو زنگ لگ گیا ہے اس کو دور کرلو، اور ہم سے جو دور چلے گئے ہو اب قریب آ جاؤ، اور جو غفلت تمہارے اندر پیدا ہوگئی ہے، اسے دور کر کے اپنے دلوں کو ذکر سے آباد کرلو۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ عطا فرمایا۔ ان مقاصد کے حاصل کرنے کے لیے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب پیدا کرنے کے لیے روزہ اہم ترین عنصر ہے، روزہ کے علاوہ اور جو عبادات اس ماہ مبارک میں مشروع کی گئی ہیں وہ بھی سب اللہ تعالیٰ کے قرب کے لیے اہم عناصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ دور بھاگے ہوئے انسان کو اس مہینے کے ذریعہ اپنا قرب عطا فرمادیں۔

اب قرب حاصل کرلو:

چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرۃ:۱۸۳)

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ گیارہ مہینوں تک تم جن کاموں میں مبتلا رہے ہو، ان کاموں نے تمہارے تقویٰ کی خاصیت کو کمزور کردیا، اب روزے کے ذریعہ اس تقویٰ کی خاصیت کو دوبارہ طاقت ور بنالو۔ لہٰذا بات صرف اس حد تک ختم نہیں ہوتی کہ روزہ رکھ لیا اور تراویح پڑھ لی، بلکہ پورے رمضان کو اس کام کے لیے خاص کرنا ہے کہ گیارہ مہینے ہم لوگ اپنی اصل مقصدِ زندگی سے اور عبادت سے دور چلے گئے تھے، اس دوری کو ختم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ رمضان کے مہینے کو پہلے ہی سے زیادہ سے زیادہ عبادات کے لیے فارغ کیا جائے، اس لیے کہ دوسرے کام دھندے تو گیارہ مہینے تک چلتے رہیں گے، لیکن اس مہینے کے اندر ان کاموں کو جتنا مختصر سے مختصر کرسکتے ہو کرلو، اور اس مہینے کو خالص عبادات کے کاموں میں صرف کرلو۔"

رمضان کا استقبال:

میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کا استقبال اور اس کی تیاری یہ ہے کہ انسان پہلے سے یہ سوچے کہ میں اپنے روزمرہ کے کاموں میں سے، مثلاً: تجارت، ملازمت اور زراعت وغیرہ کے کاموں سے کن کن کاموں کو مؤخر کرسکتا ہوں، ان کو مؤخر کردے اور پھر ان کاموں سے جو وقت فارغ ہو اس کو عبادت میں صرف کرے۔

رمضان میں سالانہ چھٹیاں کیوں؟

ہمارے دینی مدارس میں عرصۂ دراز سے یہ رواج اور طریقہ چلا آرہا ہے کہ سالانہ چھٹیاں اور تعطیلات ہمیشہ رمضان المبارک کے مہینے میں کی جاتی ہیں۔ ۱۵ شعبان کو تعلیمی سال ختم ہوجاتا ہے اور ۱۵ شعبان سے لے کر ۱۵ شوال تک دو ماہ کی سالانہ چھٹیاں ہوجاتی

ہے۔شوال سے نیا تعلیمی سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ہمارے بزرگوں کا جاری کیا ہوا طریقہ ہے۔ اس طریقے پر لوگ اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیکھو! یہ مولوی صاحبان رمضان میں لوگوں کو اس بات کا سبق دیتے ہیں کہ آدمی رمضان کے مہینے میں بیکار ہو کر بیٹھ جائے، حالانکہ صحابہ کرامؓ نے تو رمضان المبارک میں جہاد کیا اور دوسرے کام کئے۔ خوب سمجھ لیں کہ اگر جہاد کا موقع آجائے تو بے شک آدمی جہاد بھی کرے، چنانچہ غزوۂ بدر اور فتح مکہ رمضان المبارک میں ہوئے۔ لیکن جب سال کے کسی مہینے میں چھٹی کرنی ہی ہے تو اس کے لیے رمضان کے مہینے کا انتخاب اس لیے کیا تا کہ اس مہینے کو زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی براہ راست عبادت کے لیے فارغ کر سکیں۔

اگرچہ ان دینی مدارس میں پورے سال جو کام ہوتے ہیں وہ بھی سب کے سب عبادت ہیں، مثلاً: قرآن کریم کی تعلیم، حدیث کی تعلیم، فقہ کی تعلیم وغیرہ، مگر یہ سب بالواسطہ عبادات ہیں۔ لیکن رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ اس مہینے کو میری براہ راست عبادات کے لیے فارغ کرلو۔ اس لیے ہمارے بزرگوں نے یہ طریقہ اختیار فرمایا کہ جب چھٹی کرنی ہی ہے تو بجائے گرمیوں میں چھٹی کرنے کے رمضان میں چھٹی کردو تا کہ رمضان کا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی براہ راست عبادات میں صرف کیا جاسکے۔ لہٰذا رمضان المبارک میں چھٹی کرنے کا اصل منشا یہ ہے۔

بہرحال، رمضان المبارک میں چھٹی کرنا جن کے اختیار میں ہو وہ حضرات تو چھٹی کرلیں اور جن حضرات کے اختیار میں نہ ہو وہ کم از کم اپنے اوقات کو اس طرح مرتب کریں کہ اس کا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی براہ راست عبادت میں گزر جائے۔ اور حقیقت میں رمضان کا مقصود بھی یہی ہے۔

حضور ﷺ کو عبادات مقصودہ کا حکم:

میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ دیکھو قرآن کریم کی سورۂ الم نشرح میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ○﴾

(سورۃ الم نشرح)

یعنی جب آپ (دوسرے کاموں سے جن میں آپ مشغول ہیں) فارغ ہو جائیں تو (اللہ تعالیٰ کی عبادت میں) تھکئے۔ کس کام کے کرنے میں تھکئے؟ نماز پڑھنے میں، اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے میں، اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے میں تھکئے، اور اپنے رب کی طرف رغبت کا اظہار کیجئے۔ میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تم ذرا سوچو تو سہی کہ یہ خطاب کس ذات سے ہو رہا ہے؟ یہ خطاب حضور اقدس ﷺ سے ہو رہا ہے، اور آپ سے یہ کہا جا رہا ہے کہ جب آپ فارغ ہو جائیں، یہ تو دیکھو کہ حضور اقدس ﷺ کن کاموں میں لگے ہوئے تھے جن سے فراغت کے بعد تھکنے کا حکم دیا جا رہا ہے؟ کیا حضور اقدس ﷺ دنیاوی کاموں میں لگے ہوئے تھے؟ نہیں، بلکہ آپ کا تو ایک ایک کام عبادت ہی تھا، یا تو آپ کا کام تعلیم دینا تھا یا تبلیغ کرنا تھا یا جہاد کرنا تھا یا تربیت اور تزکیہ تھا تو آپ کا تو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے علاوہ کوئی کام نہیں تھا، لیکن اس کے باوجود آپ سے کہا جا رہا ہے کہ جب آپ ان کاموں سے فارغ ہو جائیں، یعنی تعلیم کے کام سے اور تبلیغ کے کام سے اور جہاد کے کام سے فارغ ہو جائیں تو اب آپ ہمارے سامنے کھڑے ہو کر تھکئے۔ چنانچہ اسی حکم کی تعمیل میں جناب رسول اللہ ﷺ ساری ساری رات نماز کے اندر اس طرح کھڑے ہوتے کہ آپ کے پاؤں پر ورم آ جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن کاموں میں حضور اقدس ﷺ مشغول تھے وہ بالواسطہ عبادت تھی اور جس عبادت کی طرف اس آیت میں آپ کو بلایا جا رہا تھا وہ براہ راست عبادت تھی۔

مولوی کا شیطان بھی مولوی:

ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، کہ مولوی کا شیطان بھی مولوی ہوتا ہے۔ یعنی شیطان مولویوں کو علمی انداز سے دھوکہ دیتا ہے۔ چنانچہ مولوی کا شیطان

مولوی صاحب سے کہتا ہے کہ یہ جو کہا جارہا ہے کہ اگر تم گیارہ مہینے تک دنیاوی کاموں میں لگے رہے، یہ ان لوگوں سے کہا جارہا ہے جو تجارت اور کاروبار میں لگے رہے اور معیشت کے کاموں میں اور دنیاوی دھندوں میں اور ملازمتوں میں لگے رہے، لیکن تم تو گیارہ مہینے تک دین کی خدمت میں لگے رہے، تم تو تعلیم دیتے رہے، تبلیغ کرتے رہے، وعظ کرتے رہے، تصنیف اور فتویٰ کے کاموں میں لگے رہے اور یہ سب دین کے کام ہیں۔ حقیقت میں یہ شیطان کا دھوکا ہوتا ہے، اس لیے کہ گیارہ مہینے تک تم جن عبادات میں مشغول تھے۔ وہ عبادت بالواسطہ تھی اور اب رمضان المبارک براہ راست عبادت کا مہینہ ہے، یعنی وہ عبادت کرنی ہے جو براہ راست عبادت کے کام ہیں۔ اس عبادت کے لیے یہ مہینہ آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہینہ کو اس عبادت میں استعمال کرنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین

چالیس مقامات قرب حاصل کرلیں:

اب آپ اپنا ایک نظام الاوقات اور ٹائم ٹیبل بنائیں کہ کس طرح یہ مہینہ گزارنا ہے، چنانچہ جتنے کاموں کو مؤخر کرسکتے ہیں ان کو مؤخر کردو۔ اور روزہ تو رکھنا ہی ہے اور تراویح بھی انشاء اللہ ادا کرنی ہی ہے، ان تراویح کے بارے میں حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب قدس اللہ سرہ بڑے مزے کی بات فرمایا کرتے تھے کہ یہ تراویح بڑی عجیب چیز ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو روزانہ عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ مقامات قرب عطا فرمائے ہیں، اس لیے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں جن میں چالیس سجدے کیے جاتے ہیں اور ہر سجدہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا اعلیٰ ترین مقام ہے کہ اس سے زیادہ اعلیٰ مقام کوئی اور نہیں ہوسکتا، جب انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتا ہے اور اپنی معزز پیشانی زمین پر ٹیکتا ہے اور زبان پر "سبحان ربی الاعلیٰ" کے الفاظ ہوتے ہیں تو یہ قرب خداوندی کا وہ اعلیٰ ترین مقام ہوتا ہے جو کسی اور صورت میں نصیب نہیں ہوسکتا۔

ایک مومن کی معراج:

یہی مقامِ قرب حضورِ اقدس ﷺ معراج کے موقع پر لائے تھے، جب معراج کے موقع پر آپ کو اتنا اونچا مقام بخشا گیا تو حضورِ اقدس ﷺ نے سوچا کہ میں اپنی اُمت کے لیے کیا تحفہ لے کر جاؤں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُمت کے لیے یہ "سجدے" لے جاؤ، ان میں سے ہر سجدہ مومن کی معراج ہے۔ فرمایا اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی جس وقت کوئی مومن بندہ اپنی پیشانی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زمین پر رکھ دے گا تو اس کو معراج حاصل ہو جائے گی۔ لہٰذا یہ سجدہ مقامِ قُرب ہے۔

سجدہ میں قُربِ خداوندی:

سورۂ اقراء میں اللہ تعالیٰ نے کتنا پیارا جملہ ارشاد فرمایا۔ یہ آیت سجدہ ہے، لہٰذا تمام حضرات سجدہ بھی کر لیں۔ فرمایا کہ:

﴿ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ ﴾ (سورۂ علق:۱۹)

"سجدہ کرو اور ہمارے پاس آجاؤ" معلوم ہوا کہ ہر سجدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قُرب کا ایک خاص مرتبہ رکھتا ہے، اور رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں چالیس سجدے اور عطا فرما دیئے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس مقاماتِ قُرب ہر بندے کو روزانہ عطا کیے جا رہے ہیں۔ یہ اس لیے دیے کہ گیارہ مہینے تک تم جن کاموں میں لگے رہے، ان کاموں کی وجہ سے ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ دوری پیدا ہو گئی ہے، اس دوری کو ختم کرنے کے لیے روزانہ چالیس مقاماتِ قُرب دے کر ہم تمہیں قریب کر رہے ہیں، اور وہ ہے "تراویح" لہٰذا اس تراویح کو معمولی مت سمجھو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو آٹھ رکعت تراویح پڑھیں گے، بیس نہیں پڑھیں گے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہے ہیں کہ ہم تمہیں چالیس مقاماتِ قُرب عطا فرماتے ہیں، لیکن یہ حضرات کہتے ہیں کہ نہیں صاحب، ہمیں تو صرف سولہ ہی کافی ہیں، چالیس کی ضرورت نہیں۔ حقیقت یہ

ہے کہ ان لوگوں نے ان مقاماتِ قرب کی قدر نہیں پہچانی، تبھی تو ایسی باتیں کر رہے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کریم کی کثرت کریں:

بہرحال، روزہ تو رکھنا ہی ہے اور تراویح تو پڑھنی ہی ہے، اس کے علاوہ بھی جتنا وقت ہو سکے عبادات میں صرف کرو۔ مثلاً: تلاوتِ قرآن کریم کا خاص اہتمام کرو، کیونکہ اس رمضان کے مہینے کو قرآن کریم سے خاص مناسبت ہے، اس لیے اس میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کرو۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں روزانہ ایک قرآنِ کریم دن میں ختم کیا کرتے تھے اور ایک قرآنِ کریم رات میں ختم کیا کرتے تھے۔ اور ایک قرآنِ کریم تراویح میں ختم فرماتے تھے، اس طرح پورے رمضان میں اکسٹھ قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رمضان کے دن اور رات میں ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے بزرگوں کے معمولات میں تلاوت قرآن کریم داخل رہی ہے۔ لہٰذا ہم بھی رمضان المبارک میں عام دنوں کی مقدار کے مقابلے میں تلاوت کی مقدار کو زیادہ کریں۔

نوافل کی کثرت کریں:

دوسرے ایام میں جن نوافل کو پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی، ان کو رمضان المبارک میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ مثلاً: تہجد کی نماز پڑھنے کی عام دنوں میں توفیق نہیں ہوتی، لیکن رمضان المبارک میں رات کے آخری حصے میں سحری کھانے کے لیے تو اٹھنا ہوتا ہی ہے، تھوڑی دیر پہلے اُٹھ جائیں اور اسی وقت تہجد کی نماز پڑھ لیں۔ اس کے علاوہ اشراق کی نوافل، چاشت کی نوافل، اوابین کی نوافل، عام ایام میں اگر نہیں پڑھی جاتیں تو کم از کم رمضان المبارک میں تو پڑھ لیں۔

صدقات کی کثرت کریں:

رمضان المبارک میں زکوٰۃ کے علاوہ نفلی صدقات بھی زیادہ سے زیادہ دینے کی کوشش کریں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی سخاوت کا دریا ویسے تو سارے سال ہی موجزن رہتا تھا، لیکن رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت ایسی ہوتی تھی جیسے جھونکیں مارتی ہوئی ہوائیں چلتی ہیں، جو آپ کے پاس آیا اس کو نواز دیا۔ لہٰذا ہم بھی رمضان المبارک میں صدقات کی کثرت کریں۔

ذکراللہ کی کثرت کریں:

اس کے علاوہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کریں۔ ہاتھوں سے کام کرتے رہیں اور زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہے۔ **سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر. سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم. لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.** ان کے علاوہ درود شریف اور استغفار کی کثرت کریں، اور ان کے علاوہ جو ذکر بھی زبان پر آجائے بس چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں۔

گناہوں سے بچنے کا اہتمام کریں:

اور رمضان المبارک میں خاص طور پر گناہوں سے اجتناب کریں اور اس سے بچنے کی فکر کریں۔ یہ طے کرلیں کہ رمضان کے مہینے میں یہ آنکھ غلط جگہ پر نہیں اٹھے گی۔ انشاء اللہ۔ یہ طے کرلیں کہ رمضان المبارک میں اس زبان سے غلط بات نہیں نکلے گی۔ انشاء اللہ۔ جھوٹ، غیبت، یا کسی کی دل آزاری کا کوئی کلمہ نہیں نکلے گا۔ رمضان المبارک کے مہینے میں اس زبان پر تالا ڈال لو، یہ کیا بات ہوئی کہ روزہ رکھ کر حلال چیزوں کے کھانے سے تو پرہیز کرنا، لیکن رمضان میں مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ اس لیے کہ غیبت کرنے کو قرآن کریم نے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔ لہٰذا

غیبت سے بچنے کا اہتمام کریں۔ جھوٹ سے بچنے کا اہتمام کریں۔ اور فضول کاموں سے، فضول مجلسوں سے اور فضول باتوں سے بچنے کا اہتمام کریں۔ اس طرح یہ رمضان کا مہینہ گزارا جائے۔

دعا کی کثرت کریں:

اس کے علاوہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی خوب کثرت کریں۔ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، رحمت کی گھٹائیں جھوم جھوم کر برس رہی ہیں، مغفرت کے بہانے ڈھونڈے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز دی جا رہی ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا جس کی دعا میں قبول کروں۔ لہٰذا صبح کا وقت ہو یا شام کا وقت ہو یا رات کا وقت ہو، ہر وقت مانگو۔ وہ تو یہ فرما رہے ہیں کہ افطار کے وقت مانگ لو، ہم قبول کرلیں گے۔ رات کو مانگ لو، ہم قبول کرلیں گے۔ روزے کی حالت میں مانگ لو، ہم قبول کرلیں گے۔ آخر رات میں مانگ لو، ہم قبول کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا ہے کہ ہر وقت تمہاری دعائیں قبول کرنے کے لیے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اس لیے خوب مانگو۔ ہمارے حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ مانگنے کا مہینہ ہے، اس لیے ان کا معمول یہ تھا کہ رمضان المبارک میں عصر کی نماز کے بعد مغرب تک مسجد ہی میں بیٹھ جاتے تھے اور اس وقت کچھ تلاوت کرلی، کچھ تسبیحات اور مناجات مقبول پڑھ لی، اور اس کے بعد باقی سارا وقت افطار تک دعا میں گزارتے تھے، اور خوب دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس لیے جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں کرنے کا اہتمام کرو۔ اپنے لیے، اپنے اعزہ اور احباب کے لیے، اپنے متعلقین کے لیے، اپنے ملک و ملت کے لیے، عالم اسلام کے لیے دعائیں مانگو، اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت سے ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رمضان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کے اوقات کو صحیح طور پر خرچ

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

☆ ☆ ☆

خطباتِ رمضان

☆فضیلت اعتکاف(۱)

☆فضیلت اعتکاف(۲)

☆شبِ قدر

☆ترغیب وانعامات

قطب الارشاد حضرت ڈاکٹر محمد حفیظ اللہ صاحب قدس سرہ

خطباتِ رمضان

(فضیلتِ اعتکاف-۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. اَمَّا بَعْدُ!

اعتکاف عکوف سے ہے اور عکوف کے معنی ہیں حبس کرنا بند کرنا، یعنی اعتکاف کرنے والا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں محبوس کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں مقید کر دیتا ہے۔ اعتکاف تو کم سے کم ایک منٹ کا بھی ہوسکتا ہے۔ آپ مسجد میں آئے ہیں آپ کو خیال نہیں رہا اعتکاف کی نیت کرنے کا اب جاتے جاتے کر لیجئے گا یا جب یاد آئے اعتکاف کی نیت کرلیں۔

جتنی دیر کا بھی اعتکاف ہوگا آپ اعتکاف والوں میں شمار ہو جائیں گے، اس واسطے بزرگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جب بھی مسجد میں آتے ہیں تو نیت کر لیتے ہیں نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ مَادُمْتُ فِيْهِ جب تک میں مسجد میں رہوں گا میرا یہ نفلی اعتکاف ہے، جب بھی آپ داخل ہوں جہاں مسجد میں داخل ہونے کی دُعا مانگی جاتی ہے، ساتھ یہ دُعا بھی کرلیا کریں کہ میں جب تک مسجد میں ہوں میرا نفلی اعتکاف ہے۔

اور اعتکاف ایک رات کا بھی ہوسکتا ہے ایک دن کا بھی ہوسکتا ہے اور دن اور رات اکٹھا بھی ہوسکتا ہے صرف مغرب سے عشاء تک کا بھی اعتکاف کریں اس میں کوئی بات نہ کریں لغویات نہ کریں تو اس کا بدلہ اتنا ہے کہ جنت میں محل دیا جاتا ہے۔ ذرا سوچنے کی بات ہے کہ جنت میں محل بنایا ہے تو اب وہ محل کسی اور کو دیں گے کیا جب آپ کے لیے بنایا ہے تو آپ ہی کے لیے رہے گا۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ ایسے کاموں کی توفیق عطا فرماتے رہیں گے کہ ان شاء اللہ جنت میں پہنچ جائیں گے، اسی طرح فرماتے ہیں کہ اگر ایک دن رات کا اعتکاف کرے تو دوزخ کے اور اس انسان کے درمیان تین خندقیں حائل ہو جاتی ہیں، جن میں ایک ایک خندق اتنی بڑی ہے جتنا سارا

جہاں ہے زمین سے آسمان یا شمال سے مغرب مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہوتا ہے اور یہ دس دن کا جو اعتکاف ہے اس کا تو دو حج دو عمروں کا ثواب ملتا ہے۔

تو اصل میں اعتکاف کرنے والا اللہ تعالیٰ جل شانہ کا طالب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں اپنے آپ کو مقید کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا طالب ہے۔ آپ جانتے ہیں انسانوں کا بھیڑیا کون ہے، یہ شیطان ہے۔ جہاں آپ ہوں وہاں ورغلانا بہکانا شروع کر دیتا ہے۔ جب آپ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں محبوس ومقید کر دیا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کے ضامن ہو جاتے ہیں تو وہ اتنا بہکا نہیں سکتا، پھر بھی ہم برے کام کریں تو یہ ہماری فطرت شیطانی ہوتی ہے نفس کی شیطانی فطرت ہوتی ہے، ورنہ شیطان اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں اتنا نہیں بہکا سکتا اور پھر اعتکاف کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بھیک مانگنے کے لیے سوالی بن کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دروازے پر آ کر پڑ گیا ہے کہ یا اللہ! میں تو فقیر ہوں، بھکاری ہوں میں منگتا ہوں، سوالی ہوں آپ کے دروازے پر آ کر پڑ گیا ہوں میری مرادیں پوری کر دیجئے گا۔ جیسے بعض دفعہ ایک فقیر اڑ کر دکان پر کھڑا ہو جاتا ہے ایک مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے آپ مجبور ہو کر دے دیتے ہیں، اس کو۔ اسی طرح اعتکاف کرنے والے کی مثال کہ جیسے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں بسیرا کرنا شروع کر دیا آس لگا کر آ گیا ہے، یا اللہ! سب گناہوں کی بخشش کرا کر جاؤں گا میں جب تک گناہ نہیں بخشے جائیں گے یہاں سے ہلوں گا نہیں ہٹوں گا نہیں، گویا ایسے ہے کہ سر تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی چوکھٹ پر رکھ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی چوکھٹ پر سر رکھ کے مطلب مانگ رہا ہے اپنی مرادیں مانگ رہا ہے سب سے بڑی مراد یہ ہے کہ گناہ بخشے جائیں دوزخ سے بری ہو جائے اور آپ کو معلوم ہے کہ ایک نماز پڑھنے کے بعد اگر آپ انتظار میں بیٹھے رہیں یا نماز سے پہلے آ گئے ہوں، مثلاً: 8:15 بجے نماز ہوتی ہے آپ 7:40 پونے آٹھ بجے 7:30 ساڑھے سات بجے آ کر انتظار کر رہے ہیں تو یہ سارا انتظار کا وقت نماز ہی کے اندر شمار ہوتا ہے اور اعتکاف کرنے

والا تو بیٹھا ہی ہوا ہے مسجد میں ایک نماز ہوگی دوسری نماز ہوگی، پھر تیسری ہوگی چوتھی ہوگی پانچویں ہوگی تو گویا ہر وقت اس کو فرض نماز باجماعت کا ثواب ملتا رہتا ہے آپ نے اندازہ لگایا ہے کہ اعتکاف کے کتنے فضائل ہوتے ہیں فرض نمازوں کی صرف پہلی تکبیر کا ثواب دینا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہے۔ صرف ایک تکبیر کا اللہ اکبر جو کہی جاتی ہے اس پہلی تکبیر کا اتنا ثواب کہ دنیا اور دنیا کی ساری چیزیں ایک طرف اور یہ تکبیر ایک طرف تو اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ درجہ بڑھ جاتا ہے، وزن بڑھ جاتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والا، روزہ رکھنے والا چپ رہے تو بھی تسبیح پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ سوئے تو عبادت شمار ہوتی ہے ثواب ملتا ہے تو گویا جس طرح فرشتے لگاتار تسبیح اور تقدیس میں لگے رہتے ہیں۔ اعتکاف کرنے والا بھی فرشتوں کے مشابہ ہو جاتا ہے اس کو تسبیح پڑھنے کا ثواب مل رہا ہے تو گویا فرشتوں کے مشابہ ہو گیا ہے، اگر کوئی بادشاہ کے گھر میں اس کا خادم آنا جانا شروع کر دے اور آتا جاتا رہے اور بادشاہ سے بے تکلف ہو جائے تو جب اس کی ضرورت ہوگی کیا بادشاہ پوری نہیں کرے گا، اسی طرح اعتکاف کرنے والا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں آکر پڑ گیا اس کا آنا جانا یہاں ہو گیا ہے اور دس دن تک اپنے آپ کو مقید کر رہا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ جل شانہ ضرورتیں پوری نہیں کریں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز تک کوئی لغو کام نہ کرے وہ علیین میں شمار ہوتا ہے اپنے رب کے دھیان میں لگا رہے آرام کرے یا عبادت کرے اور جب ایک نمازی نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے، اللہ اللہ کرتا ہے سبحان اللہ پڑھتا ہے اور ذکر کرتا ہے، تو پیچھے فرشتہ بھی بیٹھا ہوتا ہے کہتا ہے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اے اللہ! اس پر رحمت برسا اعتکاف والا بھی یہیں بیٹھا ہوا ہے اور فرشتہ اس کے ساتھ بیٹھا دُعا کر رہا ہے اس کے لیے اور آپ جانتے ہیں کہ بازار سب سے بری جگہ ہے اور مسجد سب سے اچھی جگہ ہے۔ تو اعتکاف کرنے والا گویا کہ سب سے اچھی جگہ میں آکر بس گیا ہے، اس سے بہتر تو دنیا میں جگہ ہی کوئی نہیں اور آپ نے سنا ہوا ہے کہ قیامت

کا دن ہوگا سورج دو کمان کے فاصلہ پر آجائے گا زمین تانبے کی طرح کھول رہی ہوگی بڑی سخت گرمی ہوگی پسینہ پسینہ ہو رہا ہوگا انسان، اور اس دن کوئی جگہ نہیں ہوگی نہ کوئی درخت ہوگا نہ کوئی مکان ہوگا نہ کوئی ٹیلہ ہوگا نہ کوئی نشیب ہوگا، نہ فراز ہوگا چٹیل میدان ہوگا کہیں چھپنے کی جگہ نہیں ہوگی اگر جگہ ہوگی تو صرف ایک ہوگی وہ عرش کا سایہ ہوگا جس خوش نصیب کو عرش کا سایہ نصیب ہو جائے گا وہ تو اس گرمی سے نجات پا جائے گا ورنہ سارے لوگ پریشان ہوں گے اس وقت سات قسم کے لوگ ہیں جو عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے ان میں ایک شخص وہ بھی ہے کہ جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے۔

اعتکاف کرنے والے کا دل بھی مسجد سے اٹکا ہوا ہے، وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی کے گھر میں بیٹھا ہوا ہے یہیں دل اٹکا ہوا ہے یہاں سے جاتا نہیں ہے کہیں بھی۔ پھر حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ......... کچھ لوگ مسجد کے کھونٹے بن جاتے ہیں، یعنی بڑی بڑی دیر تک مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ گم ہو جائیں تو فرشتے تلاش کرتے ہیں ان کو اور فرشتے ان کے ساتھ رہتے ہیں اور اگر بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اگر کوئی حاجت پیش آجائے تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ سارے کام آسان ہو جاتے ہیں فرشتوں کی وجہ سے۔ یہ تو وہ ہے جو زیادہ تر مسجد میں رہتا ہو اور اعتکاف والا تو دس دن کے لیے بیٹھا ہوا ہے یہاں پر۔ پھر آپ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ باہر نہیں نکل سکتے ہیں، جنازے کی نماز کے لیے جا نہیں سکتے کسی بیمار کی عیادت نہیں کر سکتے نکاح ہو رہا ہے یا وہاں شامل ہونا بڑی عبادت کی چیز ہے وہاں نہیں جاسکتے ہیں کسی مسکین کی مدد کرنی ہے وہاں نہیں جاسکتے ہیں تو آپ کو سارے ثواب یہاں بیٹھے بیٹھے مل رہے ہیں۔

تمام نیکیاں ان کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں تو گویا اس طرح جنت کی امید زیادہ ہوتی ہے اور پھر اعتکاف کرنے والے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رحمت میں ملفوف ہو جاتے ہیں، کیونکہ جو مسجد کو اپنے گھر کی مثل سمجھے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے ضامن

ہو جاتے ہیں جو مسجد کو اپنے گھر کی شکل سمجھتے ہیں جس طرح گھر کی صفائی ستھرائی ہر چیز کا خیال رکھتا ہے اس میں بھی خیال رکھتا ہے، جب اعتکاف کرنے والا ہر وقت یہاں بیٹھا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے ضامن ہیں تو اعتکاف کے کتنے بڑے فضائل ہیں شرط یہ ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں بیٹھ کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی گود میں بیٹھ کر غلط کام نہ کرے غلط سوچ نہ کرے لغو بے ہودہ کلام نہ کرے۔ گناہ کی باتیں نہ کریں غرض نیکی کرے اچھے کام کرے تلاوت کرے نوافل پڑھے ذکر کرتا رہے تو اور بے شک ضرورت پڑے سو بھی جائے۔ آرام کرنے معتکف کا سونا بھی عبادت بن جاتا ہے لیکن برے کاموں سے پرہیز کرے تو اس اعتکاف کا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بڑا درجہ رکھا ہے جس طرح اکیسویں شب کو کلمہ شریف۔ کا ختم کیا تھا تقریباً سوا لاکھ، ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہو گیا تھا، اسی طرح کچھ دوستوں کا خیال تھا کہ آج بھی کلمہ شریف کا ختم کر دیا جائے کم از کم ستر ہزار ہو جائے گا تو زیادہ اچھا ہے۔ دعا کرو نصاب پورا ہو جائے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے عوض میں دوزخ سے بری فرما دیتے ہیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

☆ ☆ ☆

خطبات رمضان

(فضیلت اعتکاف-۲)

(خواجہ چہ پرسی زشب قدر نشانی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. اَمَّا بَعْدُ!

یوں تو سارے سال کے دن اور راتیں بڑی برکت والی ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رحمت مانگنے والوں کے قریب ہوتی ہے۔ سارے سال ہی وہ بندوں پر متوجہ رہتے ہیں، اگر ان لحات کی اہم قدر پہچانیں تو کوئی لحہ بھی غفلت میں گزارنے کا نہیں ہے، جب اللہ تعالیٰ جل شانہ تیری طرف متوجہ ہوں، اگر تو غفلت میں ہو (یہ تو بہت عجیب بات ہے) وہ تو خصوصی نظر کرم سے متوجہ ہونا چاہتے ہیں۔ اس حال تیرا غفلت میں رہنا بہت ہی محرومی کا سبب ہو جائے گا۔ وہ چاہتے ہیں نوازنا تو غفلت میں پڑا ہوا ہے اس واسطے ہمیشہ ہر وقت انسان کو حق تعالیٰ جل شانہ کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔

رمضان شریف میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور زیادہ متوجہ ہو جاتے ہیں نیکیاں بہت سستی ہو جاتی ہیں، اعمال کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے اور پھر اسی طرح آخری عشرہ وہ تو سارے رمضان شریف کا نچوڑ ہوتا ہے، ایسا بابرکت عشرہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ایک رات ایسی رکھ دی لیلۃ القدر اس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں سے بھی زیادہ افضل ہے، فرشتے گروہ در گروہ اُترتے رہتے ہیں جوق در جوق آتے رہتے ہیں اور اس رات میں دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کہتے رہتے ہیں۔ فرشتے مصافحہ کرتے ہیں، معانقہ کرتے ہیں، جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں یہ آخری عشرہ بڑا مبارک عشرہ ہے۔ یوں تو رمضان شریف کی تمام عبادات تراویح ہوں روزہ ہو یا اس کے اندر جو عبادات کرتا ہے انسان بہت ہی درجات کو بلند کرنے والی ہوتی ہیں، لیکن جو لوگ اس آخری عشرہ میں

اعتکاف کرسکتے ہوں، ان کے لیے یہ تو بڑا سنہری موقع ہوتا ہے۔ آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ اگر بڑے محلے میں سے کوئی ایک شخص بھی کرلے تو کافی ہوجاتا ہے اور کوئی بھی نہ کرے تو سارا محلہ سنت مؤکدہ چھوڑنے پر پکڑا جاتا ہے۔

جس مسجد میں پانچوں وقت جماعت ہوتی ہو کم از کم اس مسجد میں یہ اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔ جامع مسجد میں 500 گنا زیادہ ثواب ہوتا ہے سب سے زیادہ ثواب تو مکہ مکرمہ کی مسجد بیت الحرم میں ہوتا ہے، اس کے بعد مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں اعتکاف کا ثواب ہوتا ہے، اس کے بعد بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ میں اعتکاف کرنے کا ثواب ہوتا ہے، پھر جامع مسجد کا نمبر آتا ہے۔

تو اعتکاف کرنے والے کی حقیقت یوں سمجھیں کہ سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دروازے پر آ کر پڑ جاتا ہے گویا کہ عملی طور پر اقرار کر رہا ہے کہ اے اللہ میں آپ کے گھر میں آ گیا ہوں میرا آپ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے، میں آپ ہی کو جانتا ہوں، آپ ہی کی عبادت کروں گا اور آپ ہی کو مانتا ہوں میں آپ کی چوکھٹ پر آ کر پڑ گیا ہوں، آپ کے در پر پڑ گیا ہوں، مہربانی فرما کر مجھے نواز دیجئے گا (جس طرح لا الٰہ الا اللہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے) یہ اعتکاف کرنے والا گویا کہ عملی طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دربار میں حاضر کر کے یہ ثبوت دیتا ہے کہ یا اللہ! میرا آپ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے فرماتے ہیں اگر اس طرح کوشش کرتا ہے، انسان تو اس کو لیلۃ القدر بھی مل جاتی ہے کیونکہ اعتکاف کرنے والا آدمی سو رہا ہو تو بھی عبادت شمار ہوتی ہے، اگر رات بھر سوتا رہا تو بھی عبادت میں اس کا سونا شمار ہوگا۔ لیلۃ القدر تو نصیب ہو جائے گی۔ فرماتے ہیں کہ وہ چونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں محبوس ہو گیا ہے مقید ہو گیا ہے، جا کر جنازے کی نمازیں نہیں پڑھ سکتا، جنازے کے ساتھ قبرستان نہیں جا سکتا، مریضوں کی عیادت نہیں کر سکتا اور دوسرے کام ہیں تبلیغ وغیرہ کے اس میں نہیں جا سکتا تو اس کو سارے نیک کام کرنے والوں کا برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ہمیشہ اعتکاف کیا حضور ﷺ کی ازواج مطہرات بھی اعتکاف کرتی رہیں لیکن عورتوں کو اپنے گھر کے اندر اعتکاف کرنا ہوتا ہے، آخری عشرے کا اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہوتا ہے نو دن ہوتے ہیں یا دس دن ہوتے ہیں، ان کا ثواب دو حج دو عمروں کے برابر ہوتا ہے اور اگر کوئی ایک دن رات کا اعتکاف کرے تو فرماتے ہیں کہ دوزخ سے اتنا دور کر دیا جاتا ہے کہ تین خندقیں اس کے اور دوزخ کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں اور ایک ایک خندق اتنی بڑی ہے کہ جیسے سارا جہان یا زمین آسمان کا فاصلہ اتنی دور ہو جاتا ہے انسان۔ اور اگر مغرب سے عشاء تک اعتکاف کر لیا اس میں دنیا کی کوئی بات نہ کرے، اپنے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کرتا رہے تو کہتے ہیں کہ جنت میں اس کے لیے محل بنا دیا جاتا ہے۔ اعتکاف کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے اپنے آپ کو تمام تعلقات سے یکسو کر کے بیوی کو بچوں کو چھوڑ کر کاروبار کو چھوڑ کر ملازمت کو تجارت کو چھوڑ، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں قید کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے در پر پڑ گیا ہے۔

اور وہ بڑے کریم آقا ہیں بڑے مہربان مولیٰ ہیں جو میزبان سخی ہوتا ہے وہ سخاوت کرتا ہے، مہمان کا بڑا اکرام کرتا ہے۔ ان سے بڑھ کر کوئی سخی ہو سکتا ہے؟ لہٰذا ان کے دروازہ پر آنے والا محروم نہیں رہتا ہے تو اس آخری عشرہ کی یہ بھی ایک بہت اہم اور فضیلت والی عبادت ہے، آخری عشرہ کی ساری راتیں بابرکت راتیں ہیں، انہیں کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کیا جاتا ہے۔ آخری عشرہ آ رہا ہے اس کی خوب قدر کرنی چاہیے، یہ دو چار دن باقی رہ گئے ہیں اس میں خوب زور لگا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہیے، انہوں نے اس دھاکے کو مغفرت کے لیے مقرر کر دیا ہے، رحمتوں کا دھاکا تو چلا گیا یہ دھاکا جواب گزر رہا ہے یہ گناہوں کی بخشش کا دھاکا ہے اور ہم میں ہر ایک گناہ گار ہے۔ تھوڑے ہوں یا زیادہ ہوں ہر شخص گناہ گار ہے۔ كُلُّكُمْ خَطَّاؤُونَ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ تَوَّابُوْنَ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خطا کار وہ ہیں جو خطا کر کے معافی

مانگ لیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ناراض کر کے ان کو خوش کر لیا کرتے ہیں، راضی کر لیا کرتے ہیں، اس واسطے اگر ہم نے گناہ کر کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ناراض کیا ہے تو ان کو راضی کرنے کی فکر بھی کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ رمضان شریف بھی چلا جائے اور ہمارے گناہ معاف نہ ہوں اور ہم حضور ﷺ کی بد دعا میں آ جائیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے بد دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رحمت سے دور ہو جائے وہ شخص رمضان شریف کا مہینہ آیا اس کی مغفرت نہ ہوئی اس واسطے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیے گا، اللہ تعالیٰ جل شانہ توفیق عطا فرمائیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

☆ ☆ ☆

خطباتِ رمضان

شبِ قدر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. اَمَّا بَعْدُ!

یوں تو سارے سال کی ہر رات قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:
وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے بندوں کی صفات بیان کرتے ہیں ان میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ ہمارے بندے ایسے ہیں کہ وہ ہر رات کی قدر کرتے ہیں اور راتوں کو عبادت میں گزار دیتے ہیں کبھی سجدہ کرتے ہیں کبھی قیام کرتے ہیں۔ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ ''ہمارے خاص بندے ایسے ہیں کہ ان کو ہماری راتوں کی بڑی قدر ہوتی ہے اور راتوں کو ہماری عبادت میں گزار دیتے ہیں وہ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب رات ہو ہم یار سے گفتگو شروع کر دیں، اپنے مولیٰ حقیقی سے ہم کلام ہونا شروع کر دیں اس انتظار میں رہتے ہیں، ان کو قدر ہوتی ہے راتوں کی۔ اسی واسطے فرماتے ہیں کہ ''یک شب در در کوئے بے خواہاں بگذرارے'' تم جو غفلت میں پڑے ہو کبھی ایک رات ایسی جگہ جا کر گزارو جہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بندے رات کو اٹھ کر اپنے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو یاد کرتے ہیں۔ ان سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں رو رو کر گڑ گڑا کر۔ ان کو قدر ہوتی ہے راتوں کی ایک بزرگ اسی طرح رات کو جاگ کر اپنے اوراد سے فارغ ہو کر رو رو کر گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ جل شانہ سے معافی مانگ رہے تھے اور اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہہ رہے تھے، یا اللہ! جو مخلوق میں سب سے برا ہے اس کو بخش دے یہ رو رو کر دُعا مانگ رہے تھے اور اپنے آپ کو مخاطب کر رہے تھے نیچے سے ایک بدمعاش گزر رہا تھا اس کے کانوں میں یہ آواز پڑی اس کی حالت بدل گئی، اس کو بھی رونا آ گیا اس نے زور سے آواز دی کہ ایک دفعہ یہ دُعا اور کر دیجئے میرا حال بدل گیا ہے۔

یہ لوگ ہیں راتوں کی قدر کرنے والے۔ ہر شب شب قدر است گر قدر بدانی فرماتے ہیں کہ ہر رات قدر کی رات ہے شب قدر ہے، اگر تو قدر اس کی جانے لیکن افسوس ہمیں قدر نہیں ہے، پھر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سارے سال میں سے رمضان شریف کا مہینہ بڑا بابرکت بڑی خیر کا مہینہ گناہوں کی بخشش کا مہینہ رحمتوں کا مہینہ دوزخ سے بری کرنے کا مہینہ چن لیا ہے، اس کی ساری راتیں بابرکت ہوتی ہیں پہلی رات سے ہی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے فرشتے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے آواز دینا شروع کر دیتے ہیں، شروع رات سے ہی عام راتوں میں تو آخری تہائی رات میں یہ آواز آتی ہے۔ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرُلَهُ ہے کوئی گناہوں کی معاف مانگنے والا میں اس کے گناہ معاف کروں۔ ایک عام اعلان ہو رہا ہے۔ بھئی سوچنے کی بات ہے کیوں اعلان ہو رہا ہے؟ عام اعلان جس کا دل چاہے اپنے گناہ بخشوالے هَلْ مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقُهُ ہے، کوئی رزق مانگنے والا میں اس کو رزق دوں اعلان کر رہے ہیں کیوں کر رہے ہیں۔ وہ ذات اعلان کر رہی ہے جس کے خزانے میں کمی کوئی نہیں جب سے مخلوق بنی ہے آج تک وہ رزق دیتے آئے ہیں ان کے خزانے میں کوئی کمی آئی۔ اور ہم انسانوں کو نہیں درندوں کو چرندوں کو، پرندوں کو، فضا کے جانوروں کو، سمندروں کے جانوروں کو، ہر ایک کو اور آپ جانتے ہیں جیسے کہ ان کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ان کا اعلان ہو رہا ہے۔ هَلْ مِنْ مُبْتَلاً فَهُوَ عَافِيْهِ ہے کوئی مصیبت میں گرفتار مبتلا میں اس کی مصیبت دور کروں یہ عام اعلان ہے یہ اعلان ختم ہوتا ہے اور دوسرا اعلان شروع ہو جاتا ہے يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ يَابَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ اے نیکی کی تلاش کرنے والے آگے بڑھ ترقی کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک ہونے کے لیے کوشش کر عبادت بڑھادے ذکر بڑھادے دعائیں بڑھادے یہ بڑا نیکی کا خیر کا زمانہ آگیا ہے............ یہ مہینہ گزر جائے گا یوں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ ہمیشہ ہی مہربانی کرتے ہیں، لیکن وہ خصوصی برکات اور انوار انعامات جو وہ اس ماہ میں ہوتے ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں اب کتنے گنتی کے چند دن تو رہ گئے ہیں

اور اے برائی کرنے والے اس سے زیادہ اچھا زمانہ کون سا ہوگا اب تو برائی سے باز نہیں آتا اور کون سا وقت آئے گا جو تو باز آئے گا۔ تو ہر رات یہ اعلان ہوتا رہتا ہے، اس کے دن بھی بابرکت اس کی راتیں بھی بابرکت پھر پہلا ادھا کا (عشرہ) جاتا ہے دوسرا ادھا کا جاتا ہے، تیسرا ادھا کا آجاتا ہے، تیسرا ادھا کا تو سارے رمضان شریف کا نچوڑ ہے فرماتے ہیں شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ رمضان شریف کے مہینہ کو ہم نے چن لیا ہے یہ ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ اس کا انتخاب کر کے ہم نے اس مہینہ میں قرآن شریف اُتارا ہے اور قرآن کو اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ہم نے لیلۃ القدر میں اتارا ہے تو مہینہ بھی مبارک لیلۃ القدر بھی مبارک اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔"

رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک رات اکیسویں تو گزر گئی، آج تیئسویں رات ہے آخری عشرہ کی رات ہے۔ رمضان شریف کی رات ہے اور یہ وہ رات ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ وثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر یا تیئسویں شب میں ہوتی ہے یا ستائیسویں شب میں ہوتی ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ بہتر جانتے ہیں لیکن ان کی روایت یوں آئی ہے کہ یا تیئسویں میں ہوتی ہے یا ستائیسویں میں اور حسن اتفاق سے آج ایک فضیلت اور ہے کہ یہ جمعہ کی بھی رات ہے یہ ساری تمہید کے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آج رات ہمیں نصیب ہوگئی ہے یہ گئی تو پھر سال کے بعد جن کی زندگی ہے ان کو نصیب ہوگی، پھر اس واسطے قدر کی رات کی قدر کرنا چاہیے اور اس رات میں جتنا جس سے ہو سکے اپنے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو یاد کرتا رہے، چاہے نماز پڑھ کر یاد کرتے رہو ان کے سامنے کبھی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاؤ کبھی ان کے سامنے جھک جاؤ کبھی ان کے سامنے سجدہ کرنا شروع کر دو کبھی ان کے سامنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر قعدہ میں بیٹھ جاؤ۔ یہ مختلف ہیئتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کرنے سے اللہ تعالیٰ جل شانہ خوش ہو جاتے ہیں۔ نوافل پڑھو

ان نوافل میں صلوٰۃ التسبیح بھی آجاتی ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دس قسم کے گناہ اللہ تعالیٰ جل شانہ معاف کر دیتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ سکھائی تھی اور فرمایا تھا اے چچا میں آپ کو ایک بہت بڑا انعام دوں ایک بہترین تحفہ دوں ایک بڑی قیمتی چیز دوں، پھر اس پر ان کو سکھلایا تھا کہ صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرو اے چچا! ہو سکے تو روزانہ پڑھو نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک دفعہ پڑھ لو یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لو یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک دفعہ تو پڑھ ہی لو۔ اس کا طریقہ یہ ہے آپ اپنے ساتھیوں سے پوچھ سکتے ہیں، کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور فرمایا کہ اے چچا اس سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں چھوٹے بھی بڑے بھی اگلے بھی پچھلے بھی نئے بھی پرانے بھی چھپ کے لیے سب کے سامنے کیے قصداً کیے بھولے سے ہو گئے ہر قسم کے گناہ اللہ تعالیٰ جل شانہ معاف کر دیتے ہیں اس میں۔

تو نوافل میں یہ بھی آجاتے ہیں (اگر دل چاہے تو) یہ بھی آپ پڑھ لیں اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں گناہ بخشوانے کا مہینہ بھی ہے دوزخ سے بری ہونے کا دھاکا (عشرہ) بھی ہے، پھر اس کے ذریعہ گناہ معاف ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ معاف فرما دیں گے۔ اس سے تھک گئے ہیں اب اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کلام پڑھنا شروع کر دیں قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیجئے اس سے تھک جائیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ویسے ہی نام لینا شروع کر دیں تسبیحات ہیں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہٰ الا اللہ اللہ اکبر کلمہ شریف خالی پڑھنا شروع کر دیں درود شریف پڑھنا شروع کر دیں استغفار پڑھنا شروع کر دیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنی شروع کر دیں۔ جس کو شیطان اور نفس سے بچنا مشکل ہو لاحول کی کثرت کیا کرے، نیکی پر جمنا مشکل ہو تو لاحول ولا قوۃ کی تسبیح پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ سے مدد مانگتا رہے اور پھر دعائیں مانگنے کا تو وقت ہے ہی آج بھی تو اعلان بھی ہو رہا ہے کہ ہے کوئی گناہوں کی معافی مانگنے والا میں اس کے گناہ معاف کروں۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا میں رزق دوں۔ ہے کوئی مبتلا ہو مصیبت میں۔ میں اس کی

مصیبت دور کروں آج بھی تو یہی اعلان ہو رہا ہے تو یہ دعائیں بھی مانگنا چاہیے جس چیز میں دل لگے اس میں آپ وقت گزار دیجئے یہ سوچ لیجئے کہ کتنی دیر میں نے جاگنا ہے اس میں، پھر سوچ لیجئے میں اس میں کیا کیا نفل پڑھوں گا کتنے نفل پڑھوں گا کتنی تسبیح پڑھوں گا، کتنا ذکر کروں گا کتنی دُعائیں مانگوں گا کتنا قرآن مجید پڑھوں گا، سب سوچ لیجئے گا اس کے بعد کام شروع کر دیجئے گا۔

ساری باتوں کا مقصد یہ ہے کہ آج کی رات قدر کی رات ہے اس کو رائیگاں نہ جانے دیں باتیں تو ساری عمر ہم کرتے رہتے ہیں سارا سال ہم کرتے رہتے ہیں آج وہ باتیں نہ کی جائیں بلکہ آج اللہ تعالیٰ جل شانہ سے باتیں کی جائیں تو کون سا فرق پڑ جائے گا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قدر کی رات بھیجی ہے اس کی قدر کرنا چاہیے نام ہی قدر کی رات ہے، پھر ہم قدر نہ کریں تو افسوس کی بات ہے اس واسطے جتنا بھی آپ جاگ سکیں آپ جاگ لیجئے اور اگر کمزور ہیں نہیں جاگ سکتے بے شک سو بھی جائیں کوئی ڈر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہم بندے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میرا بندہ کمزور ہے بیمار ہے، بے شک سو جائیں صحت کے لحاظ سے ضروری ہے سو بھی سکتے ہیں، تھوڑا جاگ لو زیادہ جاگ لو لیکن اور راتوں کے مقابلے میں قدر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کچھ زیادہ جاگ لینا چاہیے، ہر ایک کی اپنی ہمت ہے اپنی صحت ہے صحت اجازت دے ہمت طاقت اجازت دے یا کل کو کام زیادہ کرنا ہے اسی حساب سے اپنا بندوبست کر لینا چاہیے۔

اعتکاف کرنے والے حضرات جتنی رات چاہیں اور ساری رات بھی جاگ سکتے ہیں۔ لیکن جو کمزور یا بیمار ہیں جن کو نیند کرنا ضروری ہے یا نیند کرنا چاہتے ہیں تھک جاتے ہیں ان کے آرام کے لیے بارہ بجے کے بعد بجلی بند کر دی جائے گی، دوسرے لوگ بیٹھے تسبیحات پڑھتے نفل پڑھتے رہیں دعائیں مانگتے رہیں، صرف کتاب پڑھنا یا قرآن مجید

پڑھنا مشکل ہو جائے گا، چار بجے پھر بجلی جلا دی جائے گی اور اس اثنا میں جب لوگ سو رہے ہوں تو پھر اونچی آواز سے ذکر بھی نہیں کرنا چاہیے، تاکہ ان کی نیند خراب نہ ہو تو یہ اس لیے عرض کیا گیا کہ آج کی رات بڑی قدر کی رات ہے جتنا بھی ہو سکے اس کی قدر کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ جل شانہ توفیق عطا فرمائیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

☆ ☆ ☆

خطبات رمضان

(ترغیب انعامات)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. اَمَّا بَعْدُ!

رمضان المبارک کے مہینہ کا انتظار کر رہے تھے، شروع بھی ہو گیا پہلا عشرہ بھی ختم ہو گیا دوسرا عشرہ بھی چلا گیا اور آج رات سے تیسرا عشرہ شروع ہو گیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے رمضان شریف کو اپنے بندوں کی مغفرت کے لیے دوزخ سے آزاد کرنے کے لیے چن رکھا ہے۔ اب یہ دھا کا دوزخ سے رہائی کا ہے وہ تو مہربان ہیں از خود مہربانی فرما کر ہر افطار کے وقت دس لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے بری فرماتے رہتے ہیں اور آخری افطاری کے وقت یہ ۲۹ دن کا مجموعہ ہے، سب کو دوزخ سے بری فرمائیں گے، جب وہ اتنے سخی ہیں اور ہم مانگیں گے تو کیا ہمیں بری نہیں فرمائیں گے۔ اور یہ دھا کا تو ہے ہی اس لیے تا کہ دوزخ سے رہائی ہمیں مل جائے۔ یہ یاد رکھیں کہ مرنے کے بعد دو ہی گھر ہیں جنت ہے یا دوزخ ہے۔ دوزخ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ناراضگی کی جگہ ہے جن لوگوں سے ناراض ہوں گے ان کو دوزخ میں اکٹھا کر دیں گے۔ اور جن سے خوش ہو جائیں گے ان کو جنت عطا فرمائیں گے جنت میں ہر طرح کے عذاب ہیں آپ ان عذابوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے، کہ کتنے سخت اور دردناک عذاب ہوتے ہیں، اس دردناک عذاب سے بچنے کے لیے، چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے یہ دھا کا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے دے دیا ہے۔ اس لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے گناہ معاف ہو جائیں اور ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن کو دوزخ سے بری اللہ تعالیٰ جل شانہ فرما رہے ہیں۔ اس آخری دھاکے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ایک اور بہت قیمتی رات رکھی ہے جس کا نام لیلۃ القدر ہے اور فرماتے ہیں کہ اس ایک رات کی عبادت جس کو نصیب ہو جائے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور اس کو تراسی سال چار مہینے سے زیادہ عبادت کا ثواب ملتا

ہے ایک ہزار مہینے سے زیادہ ملتا ہے اور اسی مبارک رات میں فرشتے آسمان سے تشریف لاتے ہیں اور ہر ذکر کرنے والے، ہر اللہ تعالیٰ جل شانہ کو یاد کرنے والے ہر شخص کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں، اس پر رحمتیں بھیجتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں، معانقہ کرتے ہیں یہ اس رات کا اکرام اور انعام ہے کہ ہم جیسے گندوں کے ساتھ مصافحہ کر رہے ہیں اور معانقہ کر رہے ہیں، ان راتوں میں سے ایک رات آج کی ہے پانچ راتوں کے لیے فرمایا ہے سرکار نے کہ ان پانچ راتوں میں ایسی رات کو تلاش کرو جن میں پہلی رات آج کی ہے۔ آج غروب آفتاب سے یہ رات شروع ہوگئی ہے اور صبح صادق تک رہے گی یہ رات چلی گئی تو پھر چار راتیں باقی رہ جائیں گی، اس لیے ہم کو جتنا بھی ہو سکے ان راتوں میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کرنی چاہیے۔ حدیث شریف کے الفاظ ہیں جو قیام کرے اس کا مطلب نوافل پڑھنا آتا ہے۔ (ہر طرح کی عبادت ہے) چاہے آپ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سامنے قیام کریں، کبھی رکوع کبھی سجدہ کریں، ہر طرح سے ان کے احکام بجالائیں، تسبیحات پڑھتے رہیں تکبیرات کہتے رہیں دعائیں مانگتے رہیں تلاوت کرتے رہیں کبھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کلام پڑھنا شروع کر دیجئے یہ نماز جو ہے یہ تمام فرشتوں کی مجموعی عبادت ہے یہ تو ہمیں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نصیب فرمادی ہے، فرشتے کچھ قیام میں ہیں وہ حشر تک قیام ہی میں رہیں گے۔ جو رکوع میں ہیں وہ رکوع میں ہی رہیں گے جو سجدہ میں ہیں سجدہ میں رہیں گے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرشتوں کی مجموعی عبادت ہمیں نصیب فرمادی ہے تو نماز پڑھنا بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ایک عظیم عبادت ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کلام قرآن مجید پڑھنا شروع کردیں یہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے آگے رو کے گڑگڑا کے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں گناہوں کی۔ اپنی مرادیں مانگیں ضرورت کی چیز مانگیں جو جو آپ کو حاجت ہے مانگیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی تسبیح پڑھنا شروع کردیں جیسے سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتے رہیے، الحمد اللہ پڑھتے رہیے لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہیے۔ اللہ اکبر

پڑھتے رہیے، یہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت ہے درود شریف پڑھتے رہیے استغفار پڑھتے رہیے یہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت ہے۔ صلوٰۃ التسبیح ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ نماز پڑھتا ہے صلوٰۃ التسبیح اس کے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگلے پچھلے نئے پرانے اعلانیہ پوشیدہ قصداً خطا بھول کے ہو گئے جان بوجھ کے ہو گئے ہر طرح کے گناہ معاف کر دیتے ہیں یہ دعا کا تو ہے ہی گناہوں کی معافی کا دوزخ سے رہائی کا۔ اس واسطے اس رات کی قدر کریں جتنا بھی آپ سے ہو سکے اس رات کی عبادت کریں، اب اعتکاف والے جو حضرات تشریف لائے ہیں ان کے لیے کچھ مسائل بتا دیئے جاتے ہیں تاکہ ان مسائل کا خیال کر کے اپنے اعتکاف کو صحیح رکھیں اس میں فساد نہ آجائے اعتکاف کے معنی ہوتے ہیں عکوف۔ عکوف کا مطلب ہوتا ہے اپنے آپ کو محبوس کر لینا مقید کر لینا، گویا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں اپنے آپ کو مقید کر لیا ہے آپ نے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں محبوس ہو گئے ہیں آپ۔ آپ نے اللہ تعالیٰ جل شانہ سے وعدہ کیا ہے کہ یا اللہ! دس دن میں یہاں رہوں گا۔ آپ سے اپنے گناہ بخشوانے کے لیے آیا ہوں اپنی حاجتیں مانگنے کے لیے آیا ہوں، دوزخ سے رہائی کے لیے آیا ہوں جنت مانگنے کے لیے آیا ہوں میں یہیں رہوں گا اللہ نے اپنی آغوش میں لے لیا ہے۔ اپنے گھر میں بٹھا لیا ہے تو ہم کو کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے کہ محبوب ناراض ہو جائیں اس کے گھر سے نکلنا بھی نہیں چاہیے اس کی آغوش محبت سے باہر بھی نہیں ہونا چاہیے ہاں انہوں نے اجازت دی ہے کسی نے پیشاب کے لیے جانا ہے قضائے حاجت کے لیے جانا ہے کوئی فرض واجب غسل ہو گیا ہے اس کے لیے جانا ہے وہ جا سکتا ہے لیکن خبردار اس حاجت کے لیے جاؤ گے تو رستہ میں کھڑا نہیں ہونا چاہیے، جاتے بھی آتے بھی۔ ضرورت کے لیے اس نے اجازت دی ہے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دی ہے اگر آپ ایک منٹ کے لیے بھی کھڑے ہو گئے خود کھڑے ہوئے یا کسی نے کھڑا کر دیا تو بھی محبت کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ اس واسطے آپ نے اگر باہر نکلنا ہے وضو کے واسطے

یا غسل کے لیے نکلنا ہے۔ پیشاب یا پاخانے کے لیے نکلنا ہے یا جمعہ پڑھنے کے لیے جائیں گے تو بھی راستے میں کھڑا نہیں ہونا چاہیے، خاموشی سے نیچے دھیان کیے چلے جائیں اور واپس چلے آئیں ایسا بعض دفعہ ہوتا ہے کہ وضو کرتے کرتے ایک دوسرے سے بات کرنا شروع کر دیتے ہیں وہ بھی غلط ہے بات بھی نہیں کرنی ہے، ہاں! کوئی عضو دھوتے دھوتے دوسرا بھی وضو کر رہا ہو یہ بھی وضو کر رہا ہے اس میں کوئی فرق نہ آئے تو بات کر سکتے ہیں دین کی بات کر سکتے ہیں لیکن اپنا وضو کا کام چھوڑ کر بات کرے یا سنے تو اس کے اندر فساد آ جائے گا۔ اعتکاف میں طبعی اور شرعی ضرورت جو ہے اس کے لیے نکلنا ہو تو نکل سکتا ہے، لیکن راستہ میں ٹھہرنا کہیں نہیں ہے، بس اتنی اجازت ہے مسجد کی جگہ سے آگے ہاتھ کر لیں یا منہ کر کے کلی کر لیں، لیکن پاؤں مسجد کے اندر رہنا چاہیے پاؤں رہیں گے تو اعتبار رہے گا کہ آپ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں موجود ہیں ایسے ہی تھوکنے کے لیے ناک صاف کرنے کے لیے کھانے والا ہاتھ دھونے کے لیے مسجد کی جگہ سے باہر نہیں جانا ہے مسجد کی حدود کے اندر رہنا ہے۔ اگر آپ باہر جائیں گے تو آپ کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ جاتے جاتے چلتے چلتے راستہ میں کوئی بیمار مل گیا اس کا حال پوچھ سکتے ہیں آپ نے دیکھا راستہ میں جا رہے ہیں نماز جنازہ ہو رہی ہے جنازہ کی نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن صرف جنازہ کی نماز کے لیے مسجد سے جانا ٹھیک نہیں ہے اگر آپ کا روزہ ٹوٹ گیا تو اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا، اس لیے روزوں کو بھی سنبھال کر رکھنا چاہیے آپ وضو کے لیے گئے اور آپ نے مسواک کرنی ہے مسواک کی اجازت ہے یا کسی کو منجن کرنا ہے یا کسی کو ٹوتھ پیسٹ کرنا ہے اسی کی اجازت ہے، دیکھو اس سے زائد وقت نہیں خرچ کرنا اور وہاں بیٹھے تولیہ سے خشک بھی کر سکتے ہیں لیکن جتنی دیر خشک کرنا ہے اتنی دیر بیٹھ سکتے ہیں زیادہ دیر نہیں بیٹھنا آپ نماز کے لیے تلاوت کے لیے سجدہ تلاوت کرنے کے لیے نوافل پڑھنے کے لیے یا قضا نماز پڑھنے کے لیے ان کاموں کے لیے وضو کرنے کے لیے جا سکتے ہیں۔ باقی صرف وضو کے لیے جائیں کہ کوئی عبادت نہیں کرنی ہے تو اس کے لیے

اجازت نہیں ہے بعض دفعہ کپڑا کوئی ناپاک ہو جاتا ہے اس ناپاک کپڑے کو دھونے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے تو خود جا کر دھو سکتے ہیں بعض دفعہ آدمی جاتا ہے بیت الخلاء میں تو اگر بیت الخلاء مصروف ہے تو مجبوراً وہاں تھوڑی دیر انتظار کرنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا ہے بعض لوگ پان یا بیڑی یا سگریٹ کے لیے مجبور ہوتے ہیں ان کو یہ عادت بڑی پریشان کرتی ہے تو وہ جاتے آتے میں بیت الخلاء میں پی سکتے ہیں، اس کے لیے کھڑا نہیں ہونا ہے اور مسجد میں نہیں پینا چاہیے اگر کوئی زبردستی آپ کو حدود مسجد سے باہر نکالے تو بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو رات کو خواب آتا ہے اور غسل کی حاجت ہو جاتی ہے تو ایسے شخص کو مسجد میں رہنا جائز نہیں ہے اس کو فوراً نکل جانا چاہیے جلدی نہانے کا انتظام کرنا چاہیے، نہا کر آئے اگر کوئی فوری نہا نہ سکے تو فوراً غسل کا تیمم کرلے دیوار ہے اس میں تیمم کرلیں اوپر والی دیوار جو ہے نیچے والی دیوار پکی ہے چپس کی ہے اس پر تیمم کر سکتے ہیں تیمم کر کے جلدی سے انتظام کیجئے گا جب وہ انتظام ہو جائے تو فوراً غسل کرلیں۔ اذان دینے کے لیے مؤذن کی جگہ جانا بھی جائز نہیں تو یہ سارے مسائل ہیں ان کا خیال کرنا ہمیں ضروری ہے اگر ہم خیال نہیں کریں گے اور اعتکاف ٹوٹ جائے گا تو یوں سمجھئے گا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے محبت کا وعدہ ٹوٹ گیا وہ چیز جس کے لیے ہم آئے ہیں اس میں فرق آجاتا ہے اور وہ دو حج دو عمروں کا جو ثواب ملتا ہے اس میں فرق آجائے گا اب چونکہ یہ راتیں عبادت کی ہیں چونکہ یہ راتیں دوزخ سے بری ہونے کی ہیں، گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں دوزخ سے بری ہونے کا ذریعہ ہیں۔ اس لیے ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص ستر ہزار دفعہ کلمہ شریف پڑھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ جہنم سے بری فرما دیتے ہیں جو صدق دل سے پڑھے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توحید ان کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے پڑھے کلمہ شریف اس کو دوزخ سے بری فرما دیتے ہیں۔

ایک حکایت بیان کی گئی ہے کہ ایک جگہ دعوت تھی کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک ایک نوجوان نے رونا شروع کر دیا اور روتے روتے کہتا ہے کہ چچا میری ماں دوزخ میں

جل رہی ہے (اس کی ماں کا پہلے انتقال ہو چکا تھا کہتا ہے کہ وہ دوزخ میں جل رہی ہے) وہاں ایک بزرگ تھے انہوں نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف کے کئی نصاب پڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے دل ہی دل میں دعا کی یا اللہ اس نوجوان کی ماں دوزخ میں جل رہی ہے تو ایک نصاب ستر ہزار کلمہ کا میں عرض کرتا ہوں کہ ثواب اس کی ماں کو آپ پہنچا دیجئے۔ دوزخ سے رہا فرما دیجئے۔ فرماتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد وہ نوجوان ہنسنے لگا اور کہنے لگا: چچا میری ماں کو دوزخ سے رہائی مل گئی ہے تو وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے دو باتوں کا یقین ہو گیا ایک تو یہ کہ اس نوجوان کا کشف صحیح ہے، وہ واقعی صاحب کشف ہے اور دوسرے یہ کہ یہ جو میں نے نصاب پڑھا ہوا تھا، میں نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ جل شانہ سے درخواست کی تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس کو پہنچا دیا۔ دوزخ سے بری فرما دیا تو اس کا اثر بھی مجھے معلوم ہو گیا، لہٰذا آج ابھی وتروں کے بعد نفل پڑھنے کے بعد ستر ہزار دفعہ کلمہ ہم سب مل کر اکٹھا پڑھ لیں گے۔ کوئی ایک تسبیح پڑھے کوئی دو تسبیح پڑھیں۔ کوئی دس تسبیح پڑھے ساتھ ساتھ عبدالستار صاحب سے لکھواتے جایئے گا۔ بھئی چند منٹوں میں ستر ہزار پورا ہو جائے گا اور بڑی آسانی سے ہم اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا مانگ سکیں گے۔ یا اللہ! ہمیں بھی دوزخ سے بری فرما دیجئے، ہم بھی دوزخ سے بری ہونے کی خواہش رکھتے ہیں ہم بھی گناہ معاف کروانے کے لیے حاضر ہو گئے ہیں، آپ کے دربار میں جہاں آپ نے اتنی نوازش کی ہے، اتنی مہربانی کی ہے اپنے گھر بلا لیا ہے۔ وہاں اس کلمہ شریف کی برکت سے ہمیں دوزخ سے بری فرما دیجئے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

☆ ☆ ☆

اھتمام طلب مغفرت

(۲۹ رمضان المبارک بیان بعد عصر)

قطب الارشاد حضرت ڈاکٹر محمد حفیظ اللہ صاحب قدس سرہ

اہتمام طلب مغفرت

(۲۹ رمضان المبارک بیان بعد عصر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا خَیْرًا کَثِیْراً کَثِیْراً

اَمَّا بَعْدُا فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِہٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتُوْبُ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ○ (المائدہ پ٦ آیت ٣٩)

کلام پاک میں حق تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے گناہ کر کے حق تعالیٰ جل شانہ کی نافرمانی کر کے اپنی جان پر ظلم کرلیا ہو، اس کے بعد وہ اللہ کی طرف رجوع کرے توبہ کرے اور اپنے آپ کو سدھارے فَاِنَّ اللّٰہَ یَتُوْبُ عَلَیْہِ بے شک اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بڑے بخشنے والے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے کے قریب ہے، کچھ گھڑیاں باقی ہیں اگر چاند نظر آ گیا تو غروب آفتاب کے وقت رمضان شریف ختم ہو جائے گا۔ رمضان شریف ختم ہونے والا ہوا تو یہ آخری گھڑیاں ہیں، رمضان شریف کی۔ ہمارے اعمال نامے لپیٹے جا رہے ہوں گے، ختم کیے جا رہے ہوں گے۔فلاں کا اعمال نامہ ختم ہو رہا ہے۔اس کا ختم ہو رہا ہے۔اس کا ختم ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ خاتمہ پر ہر طرح کی خیر فرماتے ہیں، ہمارے گناہوں کو بخش دیں اور ہمارے اوپر مہربانی کی نظر فرما دیں۔ ہمارے دلوں میں یہ خیال ہوتا ہے ہم نے بڑے گناہ کیے ہیں ہمارے گناہ کیسے معاف ہوں گے، اسی کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کلام پاک کے اندر اس آیت میں فرماتے ہیں کہ اگر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے اگر نافرمانیاں اور سرکشیاں کر کے اب تمہیں ندامت ہو رہی ہے اور تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا شروع کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اپنے آپ کو عاجز محض بنا لیا ہے کہ میری کوئی طاقت نہیں ہے، بہت غلطیاں کیں، بہت سرکشیاں کیں، بہت نافرمانیاں کیں، اب مجھے بڑی پشیمانی ہے کہ میں نے کس مالک حقیقی کو ناراض کیا جب آپ اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے، تو اللہ تعالیٰ جل شانہ بڑے مہربان ہیں وہ توبہ کو قبول کر لیتے ہیں۔ وہ تو خود ترغیب دیتے ہیں۔تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور:پ۱۸) سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لو، اللہ سے توبہ کر لو۔اے مسلمانو! سب کے سب توبہ کر لو تا کہ تمہاری نجات ہو جائے۔آپ جانتے ہیں کہ یہ گناہ جتنے ہیں ہماری آخرت کے لیے زہر ہیں، انہیں اُخروی زندگی کے لیے سم قاتل سمجھنا چاہیے۔زہریلا مادہ سمجھنا چاہیے، اور ان کے چھوڑنے کا انسان کو مستحکم ارادہ کر لینا چاہیے۔تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں تم سب کے سب توبہ کر لو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لو گزشتہ گناہوں کی معافی مانگ لو، یہ میں اس لیے کہتا ہوں کہ تمہیں دوزخ سے نجات مل جائے۔ایک جگہ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرۃ:پ۲آیت نمبر۲۲۲)

بے شک اللہ تعالیٰ جل شانہ جو توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں اور جو پاکی حاصل کرنے والے ہیں (توبہ کرکے) ان کو بھی دوست رکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے کہ ہم سے گناہ ہوگئے جو ہوگئے وہ تو ہوگئے، آئندہ کے لیے عزم کرنا چاہیے کہ ہم گناہ نہیں کریں گے اور جو ہوگئے ان کا علاج یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائیں، عاجزی کریں، زاری کریں کہ یا اللہ! مجھ سے غلطی ہوگئی ہے میں بڑا پشیمان ہوں، مجھے بڑی ندامت ہے مہربانی فرمائیے گا میرے گناہ معاف فرما دیجئے گا۔ اللہ سے صلح کرنے کا طریقہ یہی ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ بڑی جلدی صلح فرما لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ اَلتَّائِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور ایک حدیث قدسی میں آتا ہے کہ میرے بندے اگر زمین اور آسمان کے برابر بھی گناہ لے کر میرے پاس آئیں اور مجھ سے گناہوں کی بخشش اور گناہوں کی مغفرت طلب کریں تو میں سب کو بخش دوں گا اور گناہوں کی کثرت کی طرف ذرا بھی نگاہ نہیں کروں گا۔ ایک حدیث شریف میں آتا ہے حدیث قدسی ہے کہ اے میرے بندے اگر تو زمین آسمان کے برابر مشرق سے لے کر مغرب تک شمال سے لے کر جنوب تک گناہ لے کر میرے پاس آئے تو اتنی ہی مغفرت لے کر تجھے ملوں گا۔ کتنے مہربان ہیں وہ مولا بخشنے کے لیے تیار ہیں۔ اصل میں ہمارے گناہوں کی نحوست ہمارے گناہوں کی ظلمت ہمارے گناہوں کی کدورت سامنے آجاتی ہیں اور گناہوں سے توبہ کرنے کے لیے آڑ بن جاتی ہے، بڑا حجاب بن جاتا ہے کہ ہائے ہم کیسے توبہ کریں؟ نہیں یہ بڑا غلط طریقہ ہے شیطان بہکاتا ہے تم کس حال سے کس منہ سے توبہ کررہے ہو! یہ تو تمہارا حال ہے کہ پھر تم گناہ کرنا شروع کردو گے شیطان اس طرح سے بہکاتا ہے۔ اس کے بہکانے میں نہیں آنا چاہیے جب کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ خود فرما رہے ہیں میں تمہیں معاف کرنے والا ہوں۔ ایک جگہ آتا ہے:

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾ (الزمر:۲۴-۵۳)

''اے ہمارے حبیب فرما دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے بالکل نا امید مت ہونا اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا. وہ تمام کے تمام گناہوں کو بخشنے والے ہیں بہت ہی مہربان ہیں۔''

بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا۔ اس نے بیس برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی پھر کچھ بری صحبتیں مل گئیں۔ کچھ بہت روپیہ پیسہ اور مال و دولت مل گیا۔ یہ مال و دولت بھی دے اگر اللہ پاک تو صحیح طریقے سے خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمادیں، صحیح طریقے سے کمانے کی توفیق عطا فرمادیں اللہ تعالیٰ کا دل میں ڈر ہو اللہ تعالیٰ کی محبت ہو تبھی یہ پیسہ بھی ٹھیک رہتا ہے، ورنہ یہ پیسہ بڑے اُلٹے راستے میں لگا دیتا ہے۔ تو جب بری صحبتیں ملیں ادھر سے روپیہ پیسہ مل گیا مال و دولت مل گئی جوانی کا نشہ تھا۔ اللہ کو بھول گیا ساری عبادت بھی بھول گیا، گناہوں کی زندگی میں مبتلا ہونا شروع ہو گیا۔ بالکل مذہب سے دین سے اللہ سے آزاد ہو گیا۔ اس طرح بیس برس تک من مانی زندگی گزارتا رہا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہر طور پر کی۔ کھانے میں پینے میں پہننے میں، لباس میں، ہر چیز میں جو نافرمانی اس سے ہو سکتی تھی، وہ چھوڑی نہیں۔ جب اس حال میں بیس برس اور گزر گئے ایک دین آئینہ دیکھتے ہوئے ڈاڑھی کے بال سفید نظر آ گئے۔ وقت ہوتا ہے کبھی کبھی کوئی نیکی سامنے آجاتی ہے، کسی اللہ والے کی بات دل کو کھا جاتی ہے حالانکہ وہ آئینہ روزانہ دیکھتا تھا، آج کے دن دیکھا تو ڈاڑھی کے سفید بال پر نظر پڑی، دل کو ایک دھچکا لگا کہ ہائے کیسی میری پاکیزہ زندگی تھی، کیسے میں اچھے اچھے کام کیا کرتا تھا، کیسے میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا،

کیسے میں رات کو رو رو کے گزارا کرتا تھا کیسے میں اللہ تعالیٰ سے مناجاتیں کیا کرتا تھا وہ ساری زندگی میں نے چھوڑ دی بیس برس سے اللہ کی نافرمانی کر رہا ہوں۔ بڑا دل کو دھکا لگا، بڑی پشیمانی ہوئی، بڑا افسوس کرنے لگا اور اسی گھبراہٹ میں، اسی پشیمانی میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوا اور عرض کرتا ہے اے خدا! میں نے بیس برس تک آپ کی تابعداری کی اور پھر میں پھر گیا، اسی واسطے فرماتے ہیں رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا یا اللہ! آپ نے جب ہمیں ہدایت دی تو مہربانی فرما کر ہمیں توفیق فرمانا کہ ہم ہٹ نہ جائیں، سیدھے راستے سے۔ تو کہنے لگا: خدایا! بیس برس تک آپ کی تابعداری کی اور اب بیس برس پھر ہو گئے، نافرمانی میں لگا ہوا ہوں۔ نہ آپ کی مانتا ہوں نہ آپ کے رسول ﷺ کی مانتا ہوں۔ اپنی من مانی زندگی گزار رہا ہوں۔ میرے دل پر اب چوٹ لگی ہے میرا دل پشیمان ہو گیا ہے، اے اللہ! اگر میں بری حرکات سے باز آجاؤں یہ جو میری بری حرکات بیس برس سے چل رہی ہیں اگر میں باز آجاؤں اور میں آپ کی طرف رجوع کروں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی؟ بس یہ کہہ بیٹھا۔ حق تعالیٰ جل شانہ بڑے مہربان ہیں، اس کا دل سنبھالنے کے لیے اس کو غیب سے آواز آئی۔ اے میرے بندے! تو نے ہم سے دوستی رکھی تھی، ہم نے تجھ سے محبت رکھی تو نے ہمیں چھوڑ دیا ہم نے تجھے مہلت دی اب اگر رجوع کرے گا تو ضروری شنوائی ہو گی تمہاری پذیرائی ہو گی، تمہاری توبہ قبول ہو گی۔ میں تیری توبہ قبول کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اسی کو حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

اے میرے بندے! میں نے تجھے بنایا ہے مگر! تجھے کہتا ہوں میں اعلان کرتا ہوں باز آ۔ تو میری طرف لوٹ آ۔ اے میرے بندے! تو میری طرف آجا۔ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ۔ تو کیسا بھی ہو گیا ہے۔ گر کافر گبر و بت پرستی باز آ؟ تو نے میرا انکار کرنا شروع کر دیا۔ میرے ساتھ شریک بنانے شروع کر دیے تو نے آگ کی پوجا شروع کر دی۔ تو نے بتوں

کو پوجنا شروع کر دیا۔ پھر بھی میں تجھے قبول کرنے کے لیے تیار ہوں۔ تو میرے پاس آجا۔ تو میرا بندہ ہے میرا بنایا ہوا ہے، مجھے تجھ سے بڑی محبت ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ خیال نہ کرنا کہ ہم تجھے مایوس کر دیں گے۔ نا امید کر دیں گے نہیں۔

این درگہہ مادر گہہ نا امیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ........

کہ ہماری درگاہ نا اُمیدی کی درگاہ نہیں ہے، سو دفعہ تو توبہ کرے گا ٹوٹ جائے گی، پھر توبہ کرے گا ٹوٹ جائے گی، پھر توبہ کرے گا ٹوٹ جائے گی، پھر توبہ کرے گا ٹوٹ جائے گی، پھر بھی ہم توبہ قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ وہ بڑے مہربان مولا ہیں بڑے کریم آقا ہیں۔

ایک بت پرست تھا۔ برسوں سے بت کی پوجا کیا کرتا تھا۔ جو وقت متعین تھا اس وقت میں جا کر بت کے پاس بیٹھ جایا کرتا تھا اور یاصنم، یاصنم، یاصنم، اے بت، اے بت، اے بت! کہا کرتا تھا، اس کو یہی ایک بات سکھائی گئی تھی اسی کو وہ عبادت سمجھا کرتا تھا۔ برس ہا برس یاصنم کرتے کرتے گزر گئے، ایک دن بھولے سے زبان سے صنم نہ نکل سکا۔ بجائے صنم کے یاصمد نکل گیا۔ فوراً آواز آئی اللہ جل شانہ کی طرف سے اے میرے بندے کہو کیا کہتے ہیں۔ لَبَّیْکَ یَا عَبْدِیْ. اس کے دل پر بڑی چوٹ لگی، آج بھولے سے میری زبان سے یاصمد اللہ کا نام نکل گیا تو فوراً جواب آیا اور بت کی طرف خیال آیا کہ اس کو پوجتے ہوئے برسا برس گزر گئے ہیں۔ یاصنم، یاصنم کر رہا ہوں اس نے جھوٹے منہ ایک دفعہ بھی جواب نہیں دیا، اس نے بت کو لات ماری، ٹانگ ماری پاؤں سے اس کو نیچے پھینک دیا اور کہا کہ میں تجھ سے بیزار ہو گیا ہوں میں اس اللہ کو پوجوں گا، اس کی عبادت کروں گا۔ جس نے بھولے سے ایک دفعہ بلانے پر میری بات کا جواب دیا تو حق تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں اسی کو فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ○

(التحریم:۲۸)

اے ایمان والو اللہ کی طرف خالص توبہ کرو۔ خالص توبہ کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے ہماری توبہ قبول ہوگی۔ ہم تو کیا چیز ہیں آپ جانتے ہیں کہ ایک آدمی کسی کا قصور کر لیتا ہے سو منتیں کرتا ہے سو ساجتیں کرتا ہے وہ ناک منہ چڑھاتا رہتا ہے، بڑی مشکلوں سے بات کرتا ہے بات کرنے کے بعد بھی اس کا حال سیدھا نہیں ہوتا ہمارے مہربان مولا مالک حقیقی کتنے مہربان ہیں وہ سارے گناہ معاف کرنے کے بعد مہربانی کا معاملہ بھی فرما دیتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ آپ کا کوئی مقدمہ ہو عدالت میں اور کسی بڑے قصور میں آپ کو پکڑا گیا ہو اور آپ نے سفارشیں کیں، آپ نے مقدمے کی پیروی کی اور آپ چھوٹ گئے بری ہو گئے۔ بری تو آپ ہو جائیں گے لیکن وہ آپ کی فائل وہ مثل عدالت میں مستقل طور پر رکھی جائے گی اس کو ضائع نہیں کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ جل شانہ ایسے مہربان ہیں کہ اگر کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو سارے گناہوں کی مثلوں کو ختم کر دیتے ہیں، کوئی کسی قسم کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اسی کو فرماتے ہیں اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے اس کا گناہ تھا ہی نہیں۔ فرماتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں۔ جب میرے بندے نے میرے ساتھ صلح کر لی۔ میرے بندے نے پشیمان ہو کر مجھے سب کچھ مان لیا جب میں نے اس سے صلح کر لی ہے، اس سے راضی ہو گیا تو اگر اعمال نامے میں اس کے گناہ لکھے باقی رہ گئے تو فرشتے سمجھیں گے کہ یہ گناہ گار ہے فرشتوں کی نظر میں بھی گناہ گار ہونا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے، اس واسطے نامۂ اعمال سے گناہوں کو بالکل مٹا دیتے ہیں فرشتے بھی سمجھیں بڑا مقرب ہے بڑا معزز ہے، آپ جانتے ہیں کہ اگر کسی نے گناہ مسجد کے فلاں کونے میں کیا، گھر کے فلاں کونے میں کیا، فلاں بازار میں کیا، فلاں جنگل میں کیا تو قیامت کے دن یہ ساری جگہیں اور سارے کونے سارے درخت اور پہاڑ سب گواہی دیں گے، یا اللہ! اس نے فلاں جگہ

بیٹھ کر میرے پاس بیٹھ کر گناہ کیا تھا درخت گواہی دیں گے، پہاڑ گواہی دے گا، مکان گواہی دے گا، بازار گواہی دے گا، جس کونے میں کیا وہ گواہی دے گے شجر حجر سب گواہی دیں گے۔ فرماتے ہیں جب میرے بندے سے میری صلح ہو جاتی ہے تو پھر ان جگہوں کو بھلا دیتا ہوں، پہاڑ کو بھی یاد نہیں رہتا، درخت کو بھی یاد نہیں رہتا، زمین کو بھی یاد نہیں رہتا، مکان کو بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کوئی گناہ کیا تھا کل گواہی بھی نہیں دے سکیں گے کتنے مہربان مولا ہیں کتنے شفیق ہیں، بلکہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں کہ میرا بندہ میرے پاس آ گیا میرا پیدا کیا ہوا بندہ میرے پاس آ گیا۔ مجھے اس بندے سے بڑی شفقت ہے اور بڑی محبت ہے، میری طرف آ گیا ہے، میری طرف لوٹ آیا ہے۔ بڑے خوش ہوتے ہیں اور جناب نبی کریم ﷺ نے تو ایک مثال سے سمجھایا ہے کہ ایک آدمی جنگل صحرا میں چلا گیا سفر کر کے دور جا رہا ہے۔ اور اس کے پاس ایک ہی سواری ہے کوئی اور ساتھی نہیں ہے اکیلا جا رہا ہے اسی سواری پر اس کے کھانے کا سامان ہے، اسی سواری پر اس کے پینے کا سامان بھی ہے ایک جگہ اس کو خیال آیا کہ میں تھک گیا ہوں جانور بھی تھک گیا ہوگا۔ تھوڑی دیر کے لیے میں یہاں آرام کر لوں اور پھر میں اپنا سفر جاری رکھوں گا تھکا ہوا تو تھا ہی، جب نیچے اترا تھوڑی دیر بیٹھا تو آنکھ لگ گئی۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ سواری غائب ہے، اب آپ تصور کریں لق و دق صحرا ہو اور دور دور تک کوئی پانی کا نام و نشان نہ ہو اور نہ اس کے پاس سواری ہو کہ اس کے ذریعہ جلدی کہیں پہنچ جائے۔ سواری پر پانی تھا وہ بھی نہیں ہے، سوری پر کھانا تھا وہ بھی نہیں ہے، ایسے میں انسان اگر پھنس جائے تو بتاؤ پھر اس کا کیا حال ہوگا۔ تھوڑی دیر اور دیکھ بھال کی کہیں سواری کا پتہ نہ لگا۔ حیران و پریشان تھا کہ اب کیا کروں وہ سمجھ گیا کہ اب سوائے مرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے اور اسی جنگل میں اور اسی صحرا میں مجھے موت آیا چاہتی ہے کیونکہ میرے پاس کھانا ہے نہ میرے پاس پانی ہے جو میں زندگی بچا سکوں، اب بالکل مایوس ہو کر موت کے انتظار میں پڑ گیا، تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ وہی سواری موجود ہے، دیکھتے ہی حیران ہو

گیا، خوشی کے مارے پھولا نہ سمایا، اس قدر خوشی ہوئی اس قدر خوشی ہوئی کہ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ کتنی خوشی اس کو ہوئی ہو گی اور خوشی کے مارے اس کا ہوش نہیں رہا۔ اللہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے: تو میرا بندہ ہے میں تیرا خدا تو نے کتنا میرے ساتھ احسان کیا ہے۔ خوشی میں بھول گیا خدا کو اپنا بندہ کہہ رہا ہے اپنے آپ کو خدا کہہ رہا ہے اسے خیال بھی نہیں خوشی کے اندر اتنا بھول گیا۔ تو فرماتے ہیں اندازہ لگاؤ، اس کی خوشی کا اسی طرح جب گناہ گار بندہ نافرمان بندہ باغی بندہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا بندہ، نافرمان سرکشی کرنے والا بندہ جب اس کو ہوش آتا ہے ندامت ہوتی ہے، پشیمانی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور صدق دل سے توبہ کرتا ہے یا اللہ! جو ہو چکا سو ہو چکا یا اللہ! میں آئندہ کے لیے عہد کرتا ہوں میں آئندہ نہیں کروں گا گزشتہ گناہ میرے مہربانی کر کے معاف فرما دیجئے گا۔ فرماتے ہیں جب اسی طرح بندہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ جل شانہ کو وہ بندہ جو جنگل میں صحرا میں مرنے کے انتظار میں پڑ گیا تھا اور خوشی سے الٹے سیدھے الفاظ کہنے شروع کر دیئے تھے، اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے اللہ پاک کو، جب اس کا بندہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے آپ اس سے اندازہ لگائیے اللہ تعالیٰ جل شانہ کتنے مہربان ہیں کتنے شفیق ہیں اور ہماری توبہ قبول کرنے کے لیے تیار ہیں، اس واسطے ہمیں چاہیے توبہ کے اندر دیر نہ لگائیں غلطیاں ہو جاتی ہیں انسان سے قصور ہو جاتے ہیں، لیکن انسان کو چاہیے کہ پھر اس روٹھے ہوئے مولا کو راضی کرنے کی کوشش بھی کرے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں تُوْبُوْا اِلٰی رَبِّكُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ. اے بندوالے میرے امتیو! میں تم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں توبہ کیا کرو اللہ کی طرف رجوع کیا کرو اپنے گناہوں قصوروں کی معافی مانگتے رہا کرو۔ اس لیے کہ میں بھی فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ. میں دن سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ اب حضور اکرم ﷺ کو تو توبہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی (وہ تو معصوم تھے) ہمیں سبق دینے کے

لیے اللہ تعالیٰ کی ناشکری سے بچنے کے لیے توبہ استغفار کرتے تھے۔ جب حضور اکرم ﷺ توبہ کیا کرتے تھے تو ہمیں پھر کیوں نہیں کرنا چاہیے اور ایک حدیث میں آتا ہے۔

جو شخص یہ چاہے، جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کا اعمال نامہ جب اس کو ملے تو اس کو خوشی نصیب ہو، اسے چاہیے کہ کثرت سے استغفار کیا کرئے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کیسی مہربانی ہے فرماتے ہیں:

مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا.

جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے، کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو جو فرشتہ اس گناہ کو لکھنے والا ہے وہ تین ساعات انتظار کرتا ہے فوراً نہیں لکھ لیتا۔ اگر وہ گناہ سے معافی مانگ لیتا ہے تو وہ پھر لکھتا ہی نہیں ہے کتنی رعایت اللہ پاک دیتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہیں اور فرماتے ہیں جب وہ توبہ کر لیتا ہے۔ اس کو اس گناہ کی وجہ سے قیامت میں عذاب بھی نہیں ہوگا یہ آپ جانتے ہیں کہ یہ شیطان جو ہے ابلیس اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جب اس کو مردود کیا اس نے کہا:

بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ............الخ کہ یا اللہ! مجھے آپ کی عزت اور آپ کے جلال کی قسم! جب تک لوگوں کے اندر جان ہے میں بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ اس نے تو یہ کہا۔ ہمارے اللہ پاک نے قرآن کریم میں فرمایا: فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ،

تم تو اے شیطان یہ کہتے ہو مجھے بھی اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک میرے بندے معافی مانگتے رہیں گے میں بھی انہیں ضرور معاف کرتا رہوں گا، میں بھی ہٹوں گا نہیں، تو جتنا زور لگانا چاہتا ہے لگالے، جب تک میرے بندے میری طرف آتے رہیں گے گناہ کی معافی مانگتے رہیں گے، میں معاف کرتا چلا جاؤں گا معاف کرتا چلا جاؤں گا۔

ایک شخص آیا جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو کیا ہوگا؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا گناہ لکھ دیا جائے گا فرشتہ تین گھڑی انتظار کرے گا، اگر اس نے معافی نہیں مانگی تو لکھ دیا

جائے گا تو پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اثم یَسْتَغْفِرُہٗ پھر گناہ کی معافی مانگ لے قَالَ یُغْفَرُ لَہٗ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ پھر وہ گناہ اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

حدیث قدسی ہے:

یَابْنَ آدَمَ اِنَّکَ مَادَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَاکَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَلٰی نَفْسٍ مَّاءٍ ثُمَّ لَسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ ثُمَّ لَسْتَغْفَرْتَنِیْ ٥

”فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا جب تک تو میری طرف رجوع کرتا رہے گا، جب تک تو گناہوں کی معافی مانگتا رہے گا، میں تیرے گناہ معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کچھ پروا نہیں کہ تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں، تیرے گناہ مشرق سے مغرب تک پہنچ جائیں مجھے کچھ پروا نہیں، میں سارے تیرے گناہ معاف کرتا رہوں گا تو فکر نہ کر ہاں تو مجھ سے معافی مانگتا رہ۔“

اے میرے بندے! اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لائے، پھر مجھے ملے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور تو اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے، اتنے گناہ ہوں کہ ساری زمین مشرق سے مغرب تک بھر جائے، شمال سے جنوب تک بھر جائے، اور تو مجھے ملے اس حال میں اور تو گناہوں کی بخشش چاہتا ہو، گناہوں کی

معافی چاہتا ہو تو پھر میں بھی اتنی ہی زمین بھر کر بخشش کی تجھے ملوں گا، سارے گناہ تیرے معاف کر دوں گا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا کوئی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ اے میرے رب! میرے پالنے والے خدا گناہ ہو گیا ہے، مجھے معاف کر دے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے اس کا کوئی خدا ہے؟ کوئی اس کا رب ہے جو گناہ بخشنے والا ہے اس کا کوئی رب ہے جو مواخذہ کرنے والا ہے، کیونکہ میرا بندہ جانتا ہے، میں اس کے گناہ بخشنے والا ہوں اور میں ہی اس کے گناہ کی سزا دینے والا ہوں اور وہ مجھ سے معافی مانگ رہا ہے غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر کرے گا، پھر معاف کر دوں گا۔ فرماتے ہیں جب تک معافی مانگتا رہے گا، میں معاف کرتا رہوں گا۔ اس لیے چاہیے یہ کہ ہم اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں اور اپنے اللہ کو راضی کر لیں۔

آپ جانتے ہیں کہ رمضان شریف کی آخری گھڑیاں ہیں، اعمال نامے رمضان شریف کے ختم کر دیئے جائیں گے، لپیٹ کر رکھ دیئے جائیں گے، ان آخری گھڑیوں کی قدر کرنی چاہیے۔

آپ جانتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ ﷺ ممبر شریف پر چڑھے ایک سیڑھی پر چڑھے فرمایا: آمین، دوسری سیڑھی پر چڑھے فرمایا: آمین، پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمایا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آج آپ نے ایسے جملے فرمائے، جو پہلے ہم نے کبھی نہیں سنے تھے فرمایا نبی کریم ﷺ نے جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے میرے سامنے آگئے اور انہوں نے فرمایا: اے محمد! میں بددعا کرتا ہوں آپ آمین کہیے اور انہوں نے بددعا کی۔

بَعُدَ مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْلَهٗ اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ

''فرمایا وہ شخص اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے وہ ہلاک ہو جائے جس کے پاس

رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی بخشش نہ ہوئی۔ اس پر میں نے کہا تھا آمین۔ باقی دو دوسری باتیں ہیں۔ اس وقت متعلقہ بات یہی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے آمین فرمایا ہے: آپ سوچئے اللہ تعالیٰ جل شانہ ہیں بھیجنے والے جبرئیل علیہ السلام کو، جبرئیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے تشریف لائے ہیں اور اللہ کے حکم سے بددعا کر رہے ہیں ان لوگوں پر جنہوں نے رمضان شریف کا حق ادا نہیں کیا گناہوں کی معافی نہیں مانگی۔ اور جناب رسول کریم ﷺ جو محبوب رب العالمین ہیں وہ آمین فرما رہے ہیں، پھر اس بددعا کا کتنا بڑا اثر ہو سکتا ہے، آپ تصور کر سکتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے بھی اسی لیے فرض کیے ہمارے گناہوں کی بخشش ہو جائے تراویح بھی اسی لیے متعین ہوئیں کہ ہمارے گناہوں کی بخشش ہو جائے، جو کسی ملازم کے کام میں تخفیف کرتا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں۔ اعتکاف کرنے والے کے بھی اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ اب آپ اندازہ لگائیے کہ گناہ معاف کرنے کے کتنے ذرائع ہو رہے ہیں، ان ذرائع میں سے کسی نمبر پر بھی کوئی شخص نہ آیا اور گناہ معاف نہ ہوئے تو اسی لیے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آمین اور جبرئیل علیہ السلام نے بددعا فرمائی ہے آپ جانتے ہیں کہ پہلا دہا کا آیا رحمتوں سے بھرا ہوا آیا رحمتوں کی بارشیں برساتا ہوا آیا اور رحمتیں برسا برسا کے رخصت ہو گیا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس کی قدر کی اور جنہوں نے قدر نہ کی وہ محروم رہ گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا دہا کا رمضان شریف کا بخشش سے بھر بھر کر بھیجا کہ میں بخشتا رہوں گا بخشتا رہوں گا، گناہ معاف ہو رہے تھے۔ بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس دہاکے کا حق ادا کیا وہ دہا کا بھی آیا اور رخصت ہو گیا اور اب دوزخ سے رہائی کا دہا کا آیا اور وہ بھی چند لمحات کے بعد رخصت ہونے والا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ روزانہ ہر افطاری کے وقت دس لاکھ وہ آدمی جن کے لیے دوزخ کا حکم ہو چکا ہوتا ہے جہنم کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ جل شانہ بری فرماتے رہتے ہیں اور آخری دن میں

ساری افطاری کے وقت کے بری کیے ہوؤں کا مجموعہ بری فرماتے ہیں، جب یہ خود رمضان شریف کی خوشی میں رمضان شریف کی رحمتوں اور برکتوں اور فیوض کی وجہ سے وہ معاف فرماتے رہتے ہیں، اگر ہم اس کے ناکارہ بندے گناہوں کی بخشش مانگ رہے ہیں اور دوزخ سے چھٹکارا مانگ رہے ہیں تو کیا ہمیں معاف نہیں فرمائیں گے، یقیناً معاف فرمائیں گے ضرور معاف فرمائیں گے ہمیں تہیہ کر لینا چاہیے ہم ضرور معافی مانگیں گے، آپ جانتے ہیں آخری وقت ہے اس وقت جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، دوزخ سے رہائی ہو رہی ہے، کسی نے معاف کرائے کسی نے نہ کرائے بچ گیا جس نے کرا لیے اور پھنس گیا جس نے گناہ معاف نہ کرائے۔

جب آپ جانتے ہیں کہ رمضان رخصت ہو رہا ہے تو اس کی قدر کرنا چاہیے افسوس کہ ہم نے قدر نہ کی، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے فرشتے مقرر فرمائے تھے اعلان پر اعلان ہو رہے تھے۔ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ نیکی کی تلاش کرنے والے بڑا اچھا زمانہ آ گیا ہے بڑا موسم سہانا ہو گیا ہے، بڑا اچھا وقت آ گیا ہے، بڑی بہار کا موسم آ گیا ہے، بخشش کا موسم ہے نیکی کا موسم ہے ایک نیکی ایک نفل نیکی فرض کے برابر ہو رہی ہے، ایک فرض ستر فرض کے برابر ہو رہا ہے، اسی لیے جتنی نیکی کر لو اچھا ہے۔

يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ اے برائی کی تلاش کرنے والے اے برائی کرنے والے یہ بڑا خیر و برکت کا زمانہ ہے تو برائیوں سے رک جا باز آ جا، تو اب بھی بڑا بے حیا ہے اس زمانہ میں بھی باز نہیں آتا۔ اس کے بعد وہ فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ ہے کوئی گناہوں کی بخشش چاہنے والا میں اس کے گناہ بخشوں۔

هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ اِلَيْهِ ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کروں۔ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَ لَهٗ سُؤَالَهٗ ہے کوئی سوال کرنے والا میں اس کا سوال پورا کروں۔ اعلان برابر ہو رہے تھے برابر ہو رہے تھے، اگر کل کی رات آخری تھی تو اعلان

بھی ختم ہو چکے، اگر آج رات نصیب ہوئی تو آج رات بھر اعلان ہوتا رہے گا، لیکن رات گزر چکی ہے تو سمجھو کہ یہ رمضان شریف کے آخری لمحات ہیں۔ افسوس کہ ہم نے قدر نہ کی تراویح ہم نے خراب کی جو تراویح کا حق تھا جو قرآن شریف اور نماز پڑھنے کا حق تھا جو قرآن مجید سننے کا حق تھا، افسوس! ہم سے ادا نہیں ہوا روزوں کا جو حق تھا افسوس کہ ہم ایسے روزے نہ رکھ سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے، تمہارے لیے افسوس کہ ہم نے اس ڈھال کو پھاڑ ڈالا۔ کسی نے روزے رکھے ہوں تو رکھے ہوں، کسی نے تراویح پڑھی ہوں تو پڑھی ہوں۔ اب اندازہ فرمائیے کہ کس شان سے یہ مہینہ آیا تھا۔ غضب کے دروازے، ناراضگی کے دروازے سب بند تھے رحمتیں برس رہی تھیں، افسوس کہ یہ رحمتیں اب ہم سے رخصت ہو رہی ہیں۔ ابھی چند گھڑیاں باقی ہیں ابھی جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، سارا مہینہ کھلے ہوئے تھے۔ ہم نے قدر نہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے تو مغفرت لٹا رکھی تھی تاکہ میرا بندہ ہر طریقے سے باز آجائے بخشش اس کی ہو ہی جائے، لیکن افسوس! کہ ہم نے قدر نہ کی۔ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لیے بڑے مہربان تھے، بڑے کریم تھے بڑی مہربانی فرماتے رہے، ہمارے ساتھ ہم نالائقوں کے ساتھ بڑی محبت تھی، ساری ساری رات جاگتے رہے اور ہماری بخشش کے لیے دعائیں کرتے رہے، پاؤں پر ورم آجاتا تھا لیکن ہمارے گناہوں کی بخشش کی دعا کرتے رہے۔

یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ کرتے رہے، کتنی شفقت ہے، لیکن ہم قدر نہیں کرتے، نہ روزہ صحیح رکھا نہ تراویح پڑھی نہ غور فکر کیا ان کی مغفرت تو عام ہو رہی ہے، اب آپ جانتے ہیں جنت کے دروازے بند ہونے والے ہیں گناہ گاروں کے لیے ابھی بھی وقت ہے جنت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اور دوزخ کے دروازے ابھی بند ہیں، اگر کسی نے دوزخ سے آزادی نہیں مانگی اگر مانگی بھی ہے تو پھر بھی بے نیاز تو نہیں ہو سکتے، اب بھی مانگنے میں کمی نہیں کرنی چاہیے، وہ بڑے کریم ہیں۔ جب وہ خود معاف کرنے پر تلے ہوئے ہیں اتنی مہربانی فرما رہے ہیں تو ہمارے مانگنے پر بخشش کیوں نہیں فرمائیں گے،

ضرور فرمائیں گے، اس لیے ان چند لمحات کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے اور پھر بات یہ ہے کہ بھاگ کر جا بھی کہاں سکتے ہو۔ کوئی اور خدا ہے جو بچا لے گا، وہی ایک خدا ہے جس کے سامنے گڑگڑانا چاہیے، عاجزی کرنی چاہیے، زاری کرنی چاہیے، آپ کو معلوم ہے کہ مرنا یقینی ہے آپ نے دیکھا ہماری مسجد میں آنے جانے والے فوت ہو گئے، آپ نے دیکھا ہو گا گلی محلے میں رہنے والے فوت ہو گئے، ہمارے بازار میں آنے جانے والے رہنے والے دکاندار فوت ہو گئے، ہمارے شہر کے بڑے بڑے آدمی فوت ہو گئے۔ ان آنکھوں سے خود دیکھا ہے ان ہاتھوں سے خود دفن کیا ہے، کیا یہ یقین ہے کہ ہم زندہ رہیں گے؟ مرنا یقینی ہے اور مرنے کے بعد حساب یقینی ہے تو تیاری کرنی چاہیے اگلے جہاں سے چھٹکارا حاصل کرنے کا انتظام کرنا چاہیے کل کو قیامت کا بھی سامنا کرنا ہے، قبر کی منزل سامنے ہے محشر کا ہولناک منظر سامنے ہے۔ ایک ایک آدمی سے ایک ایک بات کا سوال ہونے والا ہے، آج جو بھی مرضی ہے چھپ چھپ کے کر لو، کل کو سامنے آئے گی، ایک ایک بات پوچھی جائے گی، اگر گناہوں کی معافی نہ ہوئی تو زمین کی وہ جگہیں جہاں گناہ کیا تھا وہ بھی گواہی دیں گیں ہمارے ہاتھ پاؤں بول بول کر ہمارے خلاف گواہی دیں گے، انسان کہے گا اے میرے ہاتھ! اے میرے پاؤں! میرے خلاف کیوں ہو رہے ہو؟ وہ کہیں گے جس خدا نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے آج وہ ہمیں بولنے کی طاقت دے رہا ہے، اس لیے ہم بول رہے ہیں بلوائے جا رہے ہیں، خود بول کیسے سکتے ہیں، اس واسطے ہمارا کوئی گناہ چھپ نہیں سکتا ہے اگر چھپے گا تو گواہ موجود ہوں گے اگر انکار کرے گا تو گواہ موجود ہوں گے تو بھائی قبر سامنے ہے سوچ لو قیامت سامنے ہے محشر کا ہولناک نظارہ سامنے ہے اور پھر میزان رکھی جائے گی جس میں ہمارے نیک کام اور برے کام رکھے جائیں گے، نیکیاں ایک پلڑے میں رکھی جائیں گی اور برائیاں ایک پلڑے میں رکھی جائیں گی اور فرشتے سامنے کانٹے کے پاس کھڑا ہو گا اور مجرم کو جس کے ترازو میں اعمال تولے جا رہے ہوں گے، اس کو بھی سامنے کھڑا کر دیا جائے گا وہ بھی کانٹا

دیکھ رہا ہے فرشتہ بھی کانٹا دیکھ رہا ہے جب نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا تو فرشتہ اعلان کرے گا یہ شخص فلاں فلاں کا بیٹا ہے آج نیکیوں کا اعمال نامہ بھاری ہو گیا اس کو جنت میں بھیجا جا رہا ہے، بڑی عزت سے بڑے احترام سے بڑے اکرام سے جا رہا ہے اور اگر خدانخواستہ برائیوں والا پلڑا بھاری ہو گیا تو مجرم سامنے دیکھ رہا ہے، فرشتہ سامنے کانٹے پر کھڑا ہے، اعلان کرے گا یہ شخص کھڑا ہے اس کا پلڑا گناہوں سے بھاری ہو گیا ہے یہ رسوا ہو گیا یہ آج ذلیل ہو گیا جہنم کے فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے اور بڑی بے عزتی اور توہین کے ساتھ لے جایا جائے گا، بھائی یہ میزان بھی سامنے آنے والی ہے پل صراط بھی سامنے آنے والی ہے، وہ ایک پل ہے جو تلوار سے زیادہ تیز ہے، بال سے زیادہ باریک ہے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا اس پر ہر ایک کو چلنا پڑے گا اگر نیکیاں ٹھیک ہیں اپنے پاس موجود ہیں سامان نیکی کا موجود ہے۔ تو انشاء اللہ پار ہو جائے گا۔ اور اگر برائیاں ہی برائیاں ہیں برائیاں زیادہ ہیں تو کٹ کر گر جائیں گے۔ تو بھائی یہ ساری منزلیں پیش آنے والی ہیں سب دنیا کی منزل کو چھوڑ گئے ہمیں بھی چھوڑنا پڑے گا، جب چلنا ٹھہرا تو چین کیوں ہے قبر کی گھاٹی بڑی سخت ہے اس میں سانپ بھی ہیں بچھو بھی ہیں، بدبو بھی ہے گرم ہوائیں بھی ہیں بڑے دردناک عذاب بھی ہیں، اس واسطے سامان کر لینا چاہیے اگر ہم ایمان لائے ہیں تو ایمان کو سنبھال کر رکھنا چاہیے بے فکری سے بچنا چاہیے۔

اب آپ سوچیں رمضان شریف کتنا رہ گیا ہے، چند لمحات چند گھڑیاں رہ گئیں ہیں۔ اس واسطے دعا کر لیجئے اللہ تعالیٰ جل شانہ ہمیں اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے ہمیں دوزخ سے رہا فرمادے اور جنت نصیب فرمادے۔ دعا کرنے سے پہلے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. سو مرتبہ پڑھ لیجئے اس واسطے کہ حدیث میں آتا ہے جو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

گناہوں کی بخشش کا کچھ سامان کر لیجئے اور ایک یہ آتا ہے کہ اگر کوئی جمعہ کے دن

عصر کے بعد یہ دعا ۸۰ مرتبہ پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ.

تو اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

دعا

(رمضان شریف کے آخری لمحات کے لیے)

﴿ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ٥
سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ٥
سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ٥ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥ ﴾ (تین مرتبہ)

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴾ (تین مرتبہ)

﴿ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ. ﴾ (تین مرتبہ)

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (آل عمران:۸)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ﴾

(تین مرتبہ)

وَاعْفُ عَنَّا. یا اللہ معاف فرمادیجئے۔وَاغْفِرْ لَنَا ہمیں بخش دیجئے۔وَارْحَمْنَا ہمارے ساتھ رحم کا معاملہ فرمائیے۔أَنْتَ مَوْلَانَا. آپ ہمارے والی وارث ہیں آپ ہمارے مالک ہیں۔رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ (آل عمران پ ۴ آیت ۱۹۳) رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (آل عمران پ ۴ آیت ۱۹۲) رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ (آل عمران پ ۴ آیت ۱۹۴) یا أَرْحَمَ الرّٰحِمِينَ. (تین مرتبہ) آپ ہمارے معبود ہیں ہم آپ کے بندے ہیں، آپ ہمیں دیکھ رہے ہیں، ہماری درخواستیں اور دعائیں سن رہے ہیں، آپ عالم الغیب ہیں، یقیناً ہم سے خطائیں ہوئی ہیں یا اللہ! یا اللہ یقیناً ہم سے خطائیں ہوئی ہیں، یا اللہ! روزے بھی بگاڑ ڈالے خراب کردیئے، حق ادا نہیں ہوا، یا اللہ روزوں کا حق ادا نہیں ہوا، بڑی کوتاہیاں ہوں گئیں ہیں، اے مہربان مولا! بڑی کوتاہیاں ہوگئیں ہیں، اپنی رحمت سے ڈھانپ لیجئے گا، یا اللہ! تراویح بھی بگاڑ دیں، یا اللہ آپ کے سوا روزے اور تراویح کو

کون ٹھیک کر سکتا ہے، مہربانی کر کے ہمارے روزے اور تراویح کو ٹھیک فرما دیجئے، ہمارے روزے اور تراویح کو ٹھیک فرما دیجئے۔ یا اللہ! یا اللہ گناہوں کا بوجھ بہت بھاری ہے، یا اللہ! گناہوں کا بوجھ بہت بھاری ہے، یا اللہ! ہم نے کسی اپنے عضو کو خالی نہیں چھوڑا گناہوں سے۔ آنکھوں کو بھی خراب کیا، کانوں کو بھی خراب کیا، زبان کو بھی خراب کیا، ہاتھ کو، پاؤں کو، دل کو، دماغ کو، ہر عضو کو ملوث کرتے رہے گناہوں میں۔ مجسمہ گناہ گار۔ اقراری مجرم ہیں آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ یا اللہ! بہت بھاری بوجھ گناہوں کا لیے بیٹھے ہیں۔ اے اللہ! بڑا بھاری بوجھ ہے آپ سے رحمت کا پانی مانگتے ہیں ہمارے گناہوں پر رحمت کا پانی برسا دیجئے گا، ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے گا، آپ کے دروازے پر آئے ہیں رحمت فرما دیجئے گا۔ اے اللہ! مہربانی فرما دیجئے گا۔

یا رب، یا رب، یا رب، یا رب، یا رب، یا حی، یا حی، یا حی، یا اللہ یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحمٰن، یا رحمٰن، یا رحیم، یا رحیم، یا رحیم، یا ارحم الراحمین، یا ارحم الراحمین، یاذ الجلال والاکرام، یاذ الجلال والاکرام، یاذ الجلال والاکرام، یا حی یا قیوم، یا حی یا قیوم، یا حی یا قیوم۔ یا رب گناہوں کی وجہ سے بڑے نادم ہیں، بڑے شرمندہ ہیں، بڑے نالائق ہیں، آپ کے گھر میں بیٹھے ہیں مہربانی فرما کر محروم نہ فرمانا۔ یا اللہ! گناہوں سے بخشش مانگتے ہیں، یا اللہ! اگر آپ نے معاف نہ فرمایا تو کون معاف کرے گا، ہمارا کیا بنے گا، یا اللہ کون ہمیں پوچھے گا۔ یا اللہ، غفار الذنوب، یا غفار الذنوب، یا غفار الذنوب، معاف فرما دیجئے گا، معاف فرما دیجئے گا، معاف فرما دیجئے گا، یا رؤف مہربانی فرمائیے گا۔ یا اللہ! دل سے معافی مانگتے ہیں اللہ میاں ہماری توبہ ہے، یا اللہ! ہماری توبہ ہے، یا اللہ! رمضان شریف رخصت ہو رہا ہے کچھ نہ کیا ہم نے۔ یا اللہ! رمضان شریف کے روزے چلتے جا رہے ہیں ہم نے کچھ نہیں کیا ہمیں معاف کر دیجئے، یا اللہ! ہمیں بخش دیجئے، یا اللہ! دوزخ کو ہم پر حرام فرما دیجئے گا، یا اللہ! دوزخ کو ہمارے اوپر حرام فرما دیجئے گا، یا اللہ ہماری گردنیں دوزخ سے آزاد فرما دیجئے گا۔ اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا

وَاُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاَزْوَاجِنَا مِنَ النَّارِ یَاذِی الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ. اے ہمارے اللہ! ہمارے رب، ہماری گردنوں کو دوزخ سے آزاد فرما دیجئے گا، ہمارے باپ جو گزر چکے ہیں ان کی گردنیں بھی دوزخ سے آزاد فرما دیجئے گا، ہمارے بھائی مسلمان جتنے بھی ہیں، سب کی گردنیں دوزخ سے آزاد فرما دیجئے گا۔ ہماری اولادوں کی گردنیں بھی دوزخ سے آزاد کر دیجئے گا، یا اللہ! ہماری بیویوں کی گردنیں بھی دوزخ سے آزاد فرما دیجئے گا، یا اللہ آپ مہربانی فرما دیجئے گا، ہمارے ملنے والوں کی گردنیں بھی دوزخ سے آزاد فرما دیجئے گا، یا اللہ! آپ مہربانی فرما دیجئے گا، آپ بڑے رحیم ہیں، بڑے سخی ہیں، مہربانی فرما دیجئے گا، یا اللہ! دوزخ کے دروازے بند ہیں ہمیں معاف فرما دیجئے گا، یا اللہ! جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، یا اللہ اے مہربان مولا، اے آقا، اے کریم ہمیں جنت دے دیجئے گا، یا اللہ ہمیں جنت دے دیجئے گا، یا اللہ! ہمیں جنت دے دیجئے گا، یا اللہ! جنت ان کو دے ہی دو۔ یا اللہ! حکم دے دیجئے جنت مل جائے ہمیں، یا اللہ ہم دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں، ہم دوزخ سے آزادی مانگتے ہیں، یا اللہ دوزخ بھی تین مرتبہ سوال کرنے کے بعد کہہ دیتی ہے ان کو دوزخ سے آزاد کر دیجئے۔ یا اللہ! مہربانی فرما کر دوزخ کی دعا بھی قبول کر لیجئے، ہماری دعا بھی قبول کر لیجئے۔

بادشاہ جرم مارا در گزار
ما گنہگار ایم و تو آمرز گار

اے بادشاہ ہمارے جرموں سے درگزر فرمائیے۔ اے اللہ! ہم گناہ گار ہیں اور تو مہربانی فرمانے والا ہے۔

تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم
جرم بے اندزہ و بے حد کردہ ایم

یا اللہ! آپ سخی ہیں، آپ کریم ہیں، آپ مہربان ہیں، ہم تو بدی کرنے والے ہیں بے انداز بے حد جرم کیے ہیں۔

مغفرت دارم امید از بخشش تو
آنکہ خود فرمودیٔ لا تقنطوا

یا اللہ! آپ نے خود فرمایا لاتقنطوا۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ اس واسطے ہم بھی مایوس نہیں ہیں، آپ سے بخشش مانگ رہے ہیں آپ سے پوری پوری امید ہے بخشش فرمادیں گے، یا اللہ! آپ بڑے کریم ہیں، یا اللہ! آپ بڑے سخی ہیں، سخیوں کے دروازے سے لوگ لے کر جاتے ہیں۔ خالی کوئی نہیں جاتا۔ یا اللہ! ہم بھروسہ کر کے آئے ہیں، آس لے کر آئے ہیں۔ مہربانی فرما کر ہم سب کو بخشش دیجئے گا۔ یا اللہ! اس گھڑی اپنے گھر میں آپ نے بٹھا رکھا ہے، آسرا لے کر آئے ہیں، مہربانی فرما کر ہم سب کو بخش دیجئے گا، یا اللہ ہمارے سب گناہوں کو معاف فرمادیجئے گا، یا اللہ اس گھڑی اپنے گھر میں آپ نے بٹھا رکھا ہے۔ آپ نے توفیق عطا فرما رکھی ہے۔ یا اللہ! جمعہ کا دن ہے، جمعہ کی آخری گھڑیاں ہیں، رمضان شریف کی آخری گھڑیاں ہیں، دعائیں قبول ہوتی ہیں آخری گھڑیوں میں مہربانی فرما کر ہم سب کے گناہ جتنے بھی ہیں سب کے سب معاف فرما دیجئے گا، یا اللہ آپ کے کرم سے اتنا مانگتے ہیں کہ جیسے بچہ پہلے دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے کوئی گناہ نہیں ہوتا آج ہمیں بھی تو ایسا کر دیجئے۔ اے اللہ آپ بڑے قادر ہیں، بڑی قدرت والے ہیں ہمیں بھی ایسا کر دیجئے گا، ہمارے سارے گناہ اعمال نامے سے ختم فرما دیجئے گا۔ اے اللہ! ختم فرما دیجئے گا، یا اللہ سارے گناہ مٹا دیجئے گا، یا اللہ جب یہاں سے اُٹھیں تو ہمارے سر پر کوئی گناہ نہ ہو۔ یا اللہ! سارے گناہ مٹا دیجئے گا، یا اللہ! جنت ہمارے لیے واجب فرما دیجئے گا، یا اللہ دوزخ کو ہمارے اوپر حرام فرما دیجئے گا، مہربانی فرما کر جنت عطا فرما دیجئے گا، یا اللہ ہماری اولادوں کو بھی دوزخ سے بچا لیجئے گا، ہمارے بھائی، بہنوں کو بھی دوزخ سے بچا لیجئے گا، ہمارے اعزا اقرباء کو بھی دوزخ سے بچا لیجئے گا، ہمارے احباب کو بھی یا اللہ! ہمارے مشائخ ہیں، ہمارے اساتذہ ہیں ہمارے ملنے والے ہیں سب کو دوزخ سے رہائی فرما دیجئے گا سب کے گناہ بخش دیجئے گا، سب کو

جنت دے دیجئے گا، یا اللہ بہت سے اہل حقوق ہیں بہت سے ہمارے اوپر احسان کرنے والے ہیں۔ سب کو بخش دیجئے گا، یا اللہ جتنے بھی مسلمان، مرد، عورتیں ساری دنیا میں ہیں جو آج تک ہوئے ہیں اس وقت موجود ہیں سب کے لیے ہم معافی مانگتے ہیں سب کو بخش دیجئے گا۔ (مانگ لو جو مانگنا، بڑا چوٹی کا وقت ہے ختم ہو رہا ہے، چند گھڑیاں باقی رہ گئی ہیں، یہ گزر گئیں تو ختم ہو جائے گا رمضان شریف۔ جلدی سے مانگ لو بڑے کریم ہیں سن رہے ہیں اپنے گھر سے خالی نہیں جانے دیں گے، یقین کر لو ضرور دیں گے، دل سے یقین کے ساتھ مانگنا چاہیے۔ مانگنے میں کسر نہ چھوڑیے گا۔ جو جی میں آئے مانگ لیجئے گا) یا اللہ! ہمیں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ امتی ہونے کی نسبت ہے اس کا واسطہ دیتے ہیں ہمیں دور نہ کرنا یا اللہ! ہمیں دور نہ کرنا۔ یا اللہ! آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں دھکیلنا نہیں، یا اللہ! ہم آپ سے سوال کر رہے ہیں ہمیں نا امید نہ کرنا، یا اللہ جتنے بھی اعمال ہیں ٹوٹے پھوٹے سب کے سب قبول فرمانا۔ یا اللہ ہمارے حالات کی اصلاح فرما دینا، یا اللہ ہم آپ کی نیکی میں مشغول رہیں ہر وقت۔ یا اللہ گناہوں سے ہمیں بچے رہنے کی توفیق عطا فرمانا۔ یا اللہ! جب تک ہم زندہ رہیں ہم آپ ہی کا نام لیتے رہیں، ہم صحیح اسلامی زندگی پر قائم رہیں، یا اللہ! جب مرنے کا وقت آئے تو خالص پکے سچے ایمان پر ہمارا خاتمہ ہو۔ یا اللہ! آپ سے ہمارا کوئی حال چھپا ہوا نہیں ہے۔ بے شک آپ نے ہمیں بہت سے حکم دیے ہم نے چھوڑ دیے، ہم نے اُن حکموں کی نافرمانی کی ہے۔ یا اللہ! جن باتوں سے آپ نے روکا ہم وہی کرتے رہے۔ یا اللہ! سوائے آپ کی بخشش کے کوئی ہمارا ذریعہ نہیں ہے۔ مہربانی فرما کر ہمیں بخش دیجئے گا۔ یا اللہ! ہمارے سارے کے سارے گناہ بخش دیجئے گا۔ یا اللہ! جناب نبی کریم ﷺ کا واسطہ بھی دیا ہے، تمام نبیوں کا واسطہ دیتے ہیں، یا اللہ! آپ کی ذات کا، آپ کی صفات کا واسطہ دیتے ہیں، یا اللہ! آپ کے معصوم نورانی فرشتے ہیں، ان کا واسطہ دیتے ہیں، یا اللہ! آپ کی جنت کا واسطہ دیتے ہیں، یا اللہ! آپ کے جتنے اولیاء قطب، ابدال، غوث ہوئے ہیں اور جتنے

آپ کے مقبول بندے ہیں سب کا واسطہ دیتے ہیں مہربانی فرما کر ہمارے سارے گناہ معاف فرما دیجئے گا۔ ہمارے گناہ بالکل معاف فرما دیجئے۔ یا اللہ ہمیں گناہوں سے بالکل پاک وصاف فرما دیجئے، یا اللہ! بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے دعاؤں کے لیے حکم دیا ہے۔ ان کی نیک حاجات آپ سب جانتے ہیں، یا اللہ ان کی سب حاجات کو پورا فرما دیجئے۔ آپ بڑے قادر ہیں، اے قدیر! ان کی سب حاجات کو پورا فرما دیجئے۔ اے مالک حقیقی اے آقا، اے مہرباں مولا ان کی سب ضرورتیں پوری فرما دیجئے۔ جو لوگ رشتے ناطے میں پریشان ہیں ان کی مدد فرما دیجئے۔ جو قرض کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی قرض میں مدد فرما دیجئے۔ جو تجارت میں کاروبار میں پریشان ہیں ان کی کاروباری پریشانیاں دور فرما دیجئے۔ جو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی حاجت پوری فرما دیجئے۔ جن کی اولاد نافرمان ہے ان کی بھی مدد فرما دیجئے گا۔ یا اللہ! ہر حال میں ہر گھڑی میں آپ کی مدد مانگتے ہیں جن لوگوں نے دعا کے لیے فرمایا ہے یا اللہ! ان سب کو صحیح اسلامی زندگی عمر بھر نصیب فرمائیے گا۔ مرتے وقت ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائیے گا، ہم سب کو جنت عطا فرمائیے گا۔

یا اللہ! ہم اس پاکستان میں رہتے ہیں یا اللہ اس پاکستان کی حفاظت فرمانا، یا اللہ! اس میں اسلامی آئین کا نفاذ فرمانا، یا اللہ! حکام کو توفیق عطا فرمانا، ان کے لیے آسان فرما دے ان کے سامنے سے ساری رکاوٹیں دور فرما دے کہ وہ اسلامی آئین کا نفاذ کر دیں یا اللہ! جو لوگ اسلام کے دشمن ہیں ان کے منصوبے خاک میں ملا دے۔ ان کو ملیا میٹ فرما دے، ان کو تباہ و برباد فرما دے، اسلام کا بول بالا فرما دے، یا اللہ! اس کے دشمنوں کو ہم آپ ہی کے سپرد کرتے ہیں آپ ہی ان کو دیکھنے والے ہیں یا اللہ! ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اس پاکستان میں اسلام کا بول بالا ہو جائے، اسلامی نظام رائج ہو جائے، ہر شعبہ زندگی میں اسلام رائج ہو جائے۔

یا اللہ! دنیا میں جہاں جہاں آپ کے نیک بندے دعائیں مانگ رہے ہیں کوئی

بیت اللہ شریف میں بیٹھے دعائیں مانگ رہے ہیں، کوئی طواف میں مانگ رہے ہیں، کوئی سعی میں مانگ رہے ہیں، کوئی جناب رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر پر بیٹھے مانگ رہے ہیں، کوئی مسجد اقصیٰ میں بیٹھے مانگ رہے ہیں۔ جہاں جہاں بھی آپ کے مقبول بندے بیٹھے دعائیں مانگ رہے ہیں دوسرے بندے دعائیں مانگ رہے ہیں ان سب دعاؤں میں ہمیں بھی شامل فرمالیجے گا۔ یا اللہ! ہماری دعاؤں میں ان کو شامل فرمالیجے گا۔

یا اللہ ہم کیا مانگ سکتے ہیں ہمیں تو اپنی ضرورتوں کا بھی پتہ نہیں ہے، ایک مختصر درخواست یہ کرتے ہیں کہ ہمارے آقائے نامدار سرکار دو جہاں نبی اکرم ﷺ نے جس جس بھلائی کی دعا مانگی ہے وہ سب بھلائیاں یا اللہ! ہمیں عطا فرما دیجئے گا۔ یا اللہ! وہ سب بھلائیاں ہمیں عطا فرما دیجئے گا۔ یا اللہ! برائیوں سے ہم کیا پناہ مانگ سکتے ہیں۔ ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے آقائے نامدار سرکار دو عالم ﷺ نے جس جس برائی سے پناہ مانگی ہے ان سب سے یا اللہ ہم بھی پناہ مانگتے ہیں ہمیں اپنی پناہ میں رکھ لیجے گا۔ (ہمیں اپنی پناہ میں لے لیجئے)

یا اللہ! اس رمضان المبارک میں جتنی بھلائیاں آپ نے رکھی ہیں جو بھلائیاں آپ نے رکھی ہیں وہ ساری کی ساری ہمیں عطا فرما دیجئے گا۔ یا اللہ! اس رمضان شریف کی برکت سے ہماری مدد فرمائیے گا۔ اس کا نور ہمیں عطا فرما دیجئے گا اس کے فیوض اور انوار ہمیں عطا فرما دیجئے گا اس کی برکتیں عطا فرما دیجئے گا۔

یا اللہ! آپ نے مہربانی فرمائی ہے۔ ہمارے گناہوں کو انشاء اللہ آپ نے معاف فرما دیا ہوگا۔ یا اللہ! آخرت میں بھی ہماری دستاری فرمانا۔ یا اللہ! وہاں رسوا نہ فرمانا، یا اللہ! ہمیں وہاں گھبراہٹوں سے محفوظ رکھنا۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ٥ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾ (تین مرتبہ)

یا اللہ سرکار دو عالم ﷺ کے جتنے امتی ہیں سب کو بخش دیجئے گا۔ یا اللہ سب کو بخش دیجئے گا، یا اللہ سب پر رحم فرمائیے گا۔ یا اللہ سب کی پردہ پوشی فرمائیے گا۔ یا اللہ سب کے قصوروں کو معاف فرما دیجئے گا۔ یا اللہ سب امتیوں پر مہربانی کی نظر فرمائیے گا۔ یا اللہ! آپ ہی سے مانگتے ہیں۔ (چند منٹ باقی رہ گئے ہیں کچھ کر لیجئے گا۔ مانگ لیجئے گا)

﴿ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ ﴾

"یا اللہ اپنے غضب سے مارنا نہیں، یا اللہ ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کرنا۔"

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ (سات مرتبہ)

یا اللہ آپ ہی ہمارے پالنے والے ہیں ہم آپ کے بندے ہیں، آپ ہمارے معبود ہیں آپ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے یا اللہ ہم اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق آپ کے عہد اور وعدے پر قائم ہیں۔ یا اللہ! مگر جو جو ہم نے برائیاں کیں اس سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں، یا اللہ آپ نے اتنی نعمتیں عطا فرمائیں اتنی نعمتیں عطا فرمائیں۔ ہم سب کی قدر کرتے ہیں سب کا اقرار کرتے ہیں، یا اللہ افسوس ہے ہم نے ان نعمتوں کی قدر نہ کی یا اللہ اس طرح اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتے ہیں، مہربانی فرما کر ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے گا۔ آپ کے سوا کوئی اور بخشنے والا نہیں ہے، ضرور مہربانی فرما کر ہمیں بخش دیجئے گا، ہمیں جہنم سے آزادی فرما دیجئے گا۔

﴿ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ (الفرقان پ۲۵) اَللّٰهُمَّ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وَقِنَا

عَذَابَ الْقَبْرِ وَقِنَا عَذَابَ الْحَشْرِ وَقِنَا عَذَابَ الْفَقْرِ.
وَقِنَا عَذَابَ الْمَوْتِ وَقِنَا عَذَابَ الدَّيْنِ﴾

﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ﴾

''یا اللہ جنت کا سوال کرتے ہیں اور جو قول اور عمل ہمیں جنت کے قریب کردے اس کا بھی سوال کرتے ہیں۔''

﴿وَاِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَاقَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ﴾

''اور ہم دوزخ سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں اور جن کاموں کی وجہ سے دوزخ میں جانا ہو ان سے بچا لیجئے گا۔''

یا اللہ! آپ بڑے کریم ہیں، ہمیں آپ کی مہربانی سے بڑی امید ہے، آپ نے ہماری دعائیں قبول فرمالی ہیں، اس لیے کہ مایوسی نہیں کرنی چاہیے۔ مایوسی تو کفریہ بات ہے ہم آپ سے مایوس نہیں، یا اللہ! مہربانی فرما کر ہمیں مرتے دم تک ایمان پر قائم رکھنا۔ ہماری اولادوں کو بھی نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتے رہنا، ہمارے بھائی، بہنوں کی بھی نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتے رہنا۔ یا اللہ! حضور اکرم ﷺ کے جھنڈے تلے ہمارا حشر فرمانا۔ آپ یقین کیجئے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمارہے ہیں، اتنے آدمی جب اکٹھے مانگتے ہیں ان کو حیا آتی ہے کسی کو ناکام نہیں فرماتے ہیں اور پھر اتنے عالم بیٹھے ہیں کتنے اللہ کے مقبول ہوں گے۔

کریم بخشند بناکاں بہ بداراں

ان سے بڑی بڑی امیدیں ہیں کسی مقبول کے صدقے سے ہمیں بھی معاف فرما

دیں گے۔ وہ خالی نہیں بھیجیں گے ضرور عطا فرمائیں گے۔

یا اللہ! ہمیں یقین ہے آپ نے سب درخواستیں سن لی ہیں، یا اللہ! ہمیں امید ہے آپ نے منظوری بھی دے دی ہے۔ یا اللہ! مہربانی فرما کر ضرور بر ضرور قبول فرمانا یا اللہ! ہم آپ کے بندے ہیں آپ ہی سے امید رکھتے ہیں آپ سے امید نہیں رکھیں گے تو پھر کس سے امید رکھیں گے؟

یا اللہ! ہمیں تو اپنی ضرورتیں بھی مانگنا نہیں آتیں ہمیں کچھ پتہ نہیں کل ہمیں کیا ضرورت پیش آنے والی ہے، اگلے مہینے اگلے سال کیا ضرورت پیش آنے والی ہے دین کی کیا کیا ضرورتیں ہیں، دنیا کی کیا کیا ضرورتیں ہیں آخرت کی کیا کیا ضرورتیں ہیں ہمیں کچھ معلوم نہیں، یا اللہ! ہم آپ سے مدد مانگتے ہیں، آپ کے بندے ہیں، یا اللہ! ہم آپ سے مدد مانگتے ہیں آپ سے فرمانبرداری کا اظہار کر رہے ہیں یا اللہ! مہربانی فرمانا ہماری جتنی بھی دنیا کی جائز ضرورتیں ہیں جتنی آخرت کی ضرورتیں ہیں سب کی سب پوری فرما دیجئے گا، یا اللہ! ہمیں مانگنا نہیں آتا ہم کیا مانگ سکتے ہیں آپ ہماری حاجتوں سے پورے پورے واقف ہیں کہ میرے بندوں کو کیا کیا ضرورتیں پیش آنے والی ہیں، ہم ساری ضرورتیں حاجتیں آپ کو پیش کرتے ہیں۔منزول بک کل حاجة. ہر حاجت آپ کو پیش کرتے ہیں ہماری دین کی دنیا کی آخرت کی ساری حاجتیں یا اللہ! آپ کے سپرد کرتے ہیں۔

یا اللہ! آپ کا شکر ہے آپ نے بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی یا اللہ! آپ کا شکر ہے مانگنے کی توفیق عطا فرمائی آپ کا بڑا بڑا احسان بڑی بڑی مہربانی ہے ورنہ یہ ہاتھ اٹھ نہیں سکتے تھے یہ اٹھوائے جاتے ہیں یا اللہ! آپ نے اپنی مہربانی سے اٹھوائے ہیں یہ ہاتھ۔ آپ کی دی ہوئی توفیق سے بیٹھے رہے ہم۔ یا اللہ کون بیٹھ سکتا ہے کوئی کسی کو گھر میں نہ آنے دینا چاہے تو دھکیل دیتا ہے، دھتکار دیتا ہے باہر نکال دیتا ہے، آپ نے مہربانی فرمائی ہے اپنے گھر میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یا اللہ! آپ سے ہمیں بڑی بڑی

امیدیں ہیں آپ بڑے کریم ہیں، بڑے رحیم ہیں بڑے مہربان ہیں آپ کی کریمی پر آپ کی رحیمی پر بھروسا ہے آپ کے رحمٰن ہونے پر، غفور ہونے پر بڑا بھروسا ہے۔
(آمین ثم آمین)

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ ﴾

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴾ (تین مرتبہ)

﴿ وَصَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ﴾

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)

☆ ☆ ☆